



آغا خانیت



علمائے اُمت کی نظر میں

ناشر

سواد اعظم اہلسنت چترال پاکستان

ملنے کا پتہ

دارالعلوم تعلیم القرآن سول کواٹر شاپ اور صدر

آغا خانیت

علمائے اُمت کی نظر میں



ناشر



سوالا عظیم اہل سنت و جماعت حیرال پاکستان

میلے کا پتہ

دارالعلوم تعلیم القرآن سول کوارٹر پشاور

نام کتاب آغا خانیت علمائے امت کی نظر میں

مرتب فیض المثر چترالی

فن کتابت تلمیذ پیرین رقم راہی

مصحح مولانا نعمت المثر چترالی

ناشر سواد اعظم المہنت چترالی پاکستان

ذیونگر الخ

مولانا عبید المثر چترالی

مدیر دارالعلوم تعلیم القرآن سول کوارٹر پشاور - محسن

فہرست

۴	صفحہ	عرض مرتب
۵		مقدمہ ، مولانا محمد یوسف لدھیانوی
۲۵		الاکتفاء
۳۷		مفتی اعظم پاکستان مفتی دل حسن صاحب کراچی فتوی
۴۵		مفتی رشید احمد صاحب کراچی فتوی
۴۶		فتوی دارالعلوم کراچی
۱۰۵		فتوی مولانا سلیم الشرف خان صاحب
۱۰۶		توثیقات علماء سندھ
۱۰۸		فتوی علماء پنجاب
۱۲۲		فتوی علماء سرحد و شمال علاقہ جات
۱۳۱		آزاد کشمیر
۱۳۲		بلوچستان
۱۴۲		فتوی دارالعلوم دیوبند (اندلیا)
۱۴۴		فتوی مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور (اندلیا)
۱۴۵		فتوی جامعہ انیسر
۱۴۶		فتوی شیخ عبد الشاہ بن باز
۱۳۸		ضمیمہ فتوی مفتی اعظم پاکستان مفتی دل حسن صاحب کراچی فتوی



عرض مرتب

پاکستان میں جن افراد کو آغا خان نے کہا جاتا ہے ان کے ابتدائی تعلق اسماعیلی
 مذہب کی نژادی شاخ سے ہے اسماعیلی مذہب کی ابتدا دوسری صدی
 ہجری کے اواخر میں ہوئی۔ اسماعیلیوں کے عقائد پر یونانی، ایرانی، ہندی
 اور نصرانی فلسفوں کا شدید غلبہ نظر آتا ہے ان کے یہاں تعلیمات کو دو حصوں
 میں منقسم کیا گیا ہے ایک ظاہری دوسری باطنی۔ اُس دور کے علماء نے ان کے
 عقائد پر نقد و نظر کے بعد اُن کو خارج از اسلام قرار دیا۔ اس وجہ سے بیشتر تاریخوں
 میں اسماعیلیوں کا ذکر ناقص باطنی یا ملحدہ (جمع ملحد) کے عنوان کے تحت
 کیا گیا ہے۔ اسماعیلیہ سے تعلق زیادہ لٹریچر عربی زبان میں ہے یا انگریزی
 میں ہے جس کے سہل الحصول نہ ہونے کی وجہ سے عوام اُس سے مستفید
 نہیں ہو سکتے۔ دوسرے اس ایک ہزار سال کے عرصہ میں گمراہی میں مزید
 اضافہ ہوا ہے۔ لہذا آغا خانیوں کے موجودہ عقائد کی روشنی میں دنیا بھر کے
 جید علماء کرام سے فادحی حاصل کر کے کتابی شکل میں پیش کئے جاتے
 ہیں تاکہ عوام کو حقائق کا علم ہو سکے اور وہ گمراہی سے بچیں۔
 وعا توفیقہ الہیۃ باللہ

فیض الشریح الی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسَلَامٌ عَلَى عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَى

مَقَدِمَةٌ

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہم العالی

آغا خانوں کے جن عقائد کی بناء پر یہ فتویٰ شائع کیا جا رہا ہے ان کا خلاصہ حضرت مولانا مفتی
 ولی حسن صاحب مفتی اعظم پاکستان کی تحریر میں اس کی کافی تفصیل دارالعلوم کراچی کے فتوے میں آپ
 ملاحظہ فرمائیں گے لیکن آغا خانوں کے بارے میں چند ضروری مباحث کا ذکر کر دینا ضروری ہے
 جن سے قارئین کو آغا خانانہ مذہب کے بارے میں کافی حد تک بصیرت حاصل ہو سکے۔

۱۔ آغا خانانہ سلسلہ امامت

اسمعیلی مذہب میں سلسلہ امامت کو کلیدی حیثیت حاصل ہے ان کے نزدیک حاضر امام کا فیصلہ
 ناظر ہے اس لئے سب سے پہلے ان کے سلسلہ امامت پر نظر ڈالنا ضروری ہے ان کے یہاں ائمہ کا سلسلہ
 حسب ذیل ہے۔

- ۱۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ ۴۰ھ
- ۲۔ حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما ۶۱ھ
- ۳۔ حضرت زین العابدین علی بن حسین رضی اللہ عنہما ۹۴ھ
- ۴۔ حضرت محمد باقر ۱۱۴ھ
- ۵۔ حضرت جعفر صادق ۱۴۸ھ

جعفر صادق کے بعد فرقہ امامیہ میں مسئلہ امامت پر اختلاف فرقا شاعشریہ نے حضرت جعفر
 صادق کے صاحبزادہ موسیٰ کاظم کو امام مانا اور اسمعیلی اسکے بڑے صاحبزادے حضرت اسمعیل

بن جعفر صادق کی امامت کے قائل ہوئے۔ ڈاکٹر زاہد علی نے تاریخ فاطمین مصر میں اس سلسلہ میں جو کچھ لکھا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے۔

امام جعفر صادق کے ترتیب عمر کے لحاظ سے سات بیٹے تھے۔ ۱۔ اسمعیل ۲۔ عبد اللہ اقطع ۳۔ موسیٰ کاظم ۴۔ محمد معروف بہ دیاج ۵۔ اسحق ۶۔ عباس ۷۔ علی عریضی۔ اول الذکر چاروں نے امامت کا دعویٰ کیا جس سے متعدد فرقے پیدا ہو گئے۔ ان میں مشہور اور اہم فرقہ اسمعیلیہ اور فرقہ موسویہ ہے اسمعیلی امام جعفر صادق کے بعد حضرت اسمعیل کی امامت لے ڈاکٹر زاہد علی صاحب "تاریخ فاطمین مصر میں عام مورخین کی غلطیاں کے زیر عنوان لکھتے ہیں۔

جہاں کہیں عام مورخین نے سلسلہ نسل اللہ کا ذکر کیا ہے وہاں حضرت علیؑ کو امام اول بتایا ہے اور اس طرح سلسلہ قائم کیا ہے ۱۔ حضرت امام علیؑ ۲۔ امام حسن ۳۔ حسینؑ ۴۔ امام علیؑ دس العابدین ۵۔ محمد باقر ۶۔ امام جعفر صادق ۷۔ امام اسمعیل۔ اس طرح امام اسمعیل کو ساتواں امام شمار کیا ہے حالانکہ حضرت علیؑ عقائد اسمعیلیہ کے مطابق امام اول نہیں ہیں اسمعیلیوں کے ہاں امامت کا سلسلہ حضرت امام حسنؑ سے شروع ہوتا ہے حضرت علیؑ تو اساس اور رسی ہیں البتہ فرقہ اثنا عشریہ نے حضرت علیؑ کو بھی اللہ کے سلسلہ میں شریک کیا ہے اس طرح ان کے عقیدے کے مطابق بارہویں امام محمد المستطربین مورخین نے اسی پر قیاس کر کے اللہ فرقہ اسمعیلیہ کے سلسلہ میں حضرت علیؑ کو بھی امام اول قرار دیدیا۔ لیکن اسمعیلیہ کے عقیدے کے رد سے یہ بالکل غلط ہے ان کے ہاں حضرت امام حسنؑ پہلے امام ہیں اور ساتویں امام اسمعیل کے فرزند محمد ہیں۔ تو تاریخ النطقاً کچھ جات ہیں اسمعیل عقائد کا بڑا ادارہ مدار اس عدد پر ہے۔

لیکن آغاخان اللہ کی مستند تاریخ "جو نور مبین" کے نام سے آغاخان ثالث کے دور میں لکھی گئی اور تاریخ اللہ اسمعیلیہ جو حال ہی میں خود آغاخان کی طرف سے کراچی سے شائع ہوئی ہے ان میں امام اول حضرت علیؑ کو قرار دیا گیا ہے اور امام دوم حضرت حسینؑ کو حضرت حسنؑ کو سلسلہ اللہ میں سرے سے لیا ہی نہیں گیا۔ چنانچہ نور مبین کی عبادت درج ذیل ہے۔ حضرت امام حسینؑ (سن امامت

کے قائل ہیں، اور اثنا عشری یا موسوی حضرت موسیٰ کاظم کو امام مانتے ہیں اسمعیلیوں کا کہنا ہے کہ حضرت اسمعیل حضرت امام جعفر کے بڑے صاحبزادے تھے امام جعفر نے ان کی امامت پر نص کی تھی اور اسمعیل کی والدہ کی موجودگی میں انہوں نے نہ کوئی نکاح کیا نہ نوڈی خریدی لہذا وہی امام ہیں اثنا عشریوں کا کہنا ہے کہ اسمعیل پر امام جعفر نے نص ضرور کی تھی مگر ان کا انتقال باپ کی موجودگی میں ہو گیا تھا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کو یہاں ہو گیا (یعنی دلے بدل گئی) اور امامت موسیٰ کاظم کی طرف منتقل ہو گئی۔

علامہ مجلسی کی روایت کے مطابق امام جعفر صادق نے اسمعیل کو اپنا جانشین بنایا تھا۔ لیکن ایک موقع پر انہوں نے شراب پی لی تو ان کے والد برفروختہ ہو گئے اور ان کو مغرول کر کے امام موسیٰ کاظم کو منتقل کر دی۔ مگر فرد اسمعیلیہ نے اس کو نہیں مانا۔ اسمعیل بن جعفر کے بائے میں دو قول ہیں ایک یہ کہ ان کا انتقال والد کی زندگی میں ہو گیا تھا اور دوم یہ کہ ان کا انتقال نہیں ہوا تھا مگر بقیہ کے طور پر وہ روپوش ہو گئے تھے۔ اور اپنی موت مشہور کرادی تھی تاکہ قتل سے بچ جائیں۔

(ملخص تاریخ فاطمیں مصر ص ۳۹ تا ۴۱ ج ۱)

بہر حال اسمعیلی حضرت جعفر صادقؑ کے بعد ان کے بڑے صاحبزادے اسمعیل کو چھٹا امام مانتے ہیں اور یہاں سے ان کے ائمہ کا دور مستر "شروع ہوتا ہے اس دور میں ان کے حسب ذیل پانچ امام ہوئے۔

(بقیہ حاشیہ) از سکریم تاسلام۔ کوذل مسجد میں جب حضرت علیؑ کو عبدالرحمن بن ابیہم نے شہید کیا تو سند امامت پر حضرت امام حسینؑ جلوسہ افروز ہوئے (ص ۴۸-۴۹) تا پنج ائمہ اسمعیلیہ کی بیات درج ذیل ہے۔ حضرت امام حسینؑ ۲ دور امامت ۴۷ تا ۶۱ھ - ۶۶۱ تا ۶۸۰ھ حضرت علیؑ کی شہادت کے بعد ۲۱ رمضان ۴۰ھ / ۲۸ جنوری ۶۶۱ء کو حضرت امام حسینؑ سند امامت پر جلوسہ افروز ہوئے۔ اس وقت آپ کی عمر ۳۶ سال کی تھی، (ص ۱۱۶-۱۱۷ ج ۱)

۱۵۸ھ

۶۔ حضرت اسماعیل بن جعفر صادق

۱۹۷ھ

۷۔ حضرت محمد بن اسماعیل المکرم

۲۱۲ھ

۸۔ عبداللہ بن محمد دہمی احمد

۲۲۵ھ

۹۔ احمد بن عبداللہ تقی محمد

۲۶۸ھ

۱۰۔ حسین بن احمد رضی عبداللہ

دورِ ظہور

حسین بن احمد کے صاحبزادے عبداللہ نے ۲۹۷ھ میں مغرب (افریقہ) میں حکومت قائم کر لی اور المہدی کا لقب اختیار کیا یہاں سے بقول ان کے ائمہ کا دور کشف شروع ہوتا ہے۔ عبداللہ المہدی کی قائم کی ہوئی سلطنت ۳۳۶ھ تک افریقہ میں اور ۳۸۵ھ سے ۵۶۷ھ تک مصر پر رہی۔ ان خلفاء کو خلفاء عبیدیہ میں یا فاطمیہ کہا جاتا ہے اور ان کی قبرستیں یہ ہیں۔

۱۔ عبید اللہ المہدی

ولادت ۱۲ شوال ۲۶۰ھ آغاز حکومت ۲۹۷ھ وفات

۱۔ ابوالقاسم محمد القاسم باقر اللہ

۲۴۵ھ ۳۶۲ ۲۲ شوال ۲۲۲ھ

۳۔ ابوطاہر اسماعیل المنصور باللہ

۳۰۲ - ۳۲۳ - ۲۸ شوال ۳۲۱ھ

۴۔ ابوالقاسم محمد المظفر لدین اللہ

۳۱۹ - ۳۴۱ - ۱۱ ربیع الثانی ۳۶۵ھ

۵۔ ابوالمنصور نزار العزیز باللہ

۳۲۳ - ۳۶۵ - ۱۲ رمضان ۳۸۶ھ

۶۔ ابوعلی الحسین الحاکم باللہ

۳۴۵ - ۳۸۶ - ۲۷ شوال ۴۱۱ھ

۷۔ ابومحمد علی الظاہر لاغر از دین اللہ

۳۹۵ - ۴۱۱ - شعبان ۴۷۲ھ

۸۔ ابوالقاسم محمد المستنصر باللہ

۴۲۷ - ۴۷۲ - ۴۸۷ھ

مستنصر باللہ اسماعیلیوں کے اٹھارویں امام تھے ان کے انتقال کے بعد ان کی جانشین کے

مسئلہ پر اختلاف پیدا ہوا۔ مستنصر کے امیر ابجوش افضل نے ان کے چھوٹے بھائی کے مسئلے

کو اس کا جانشین بنا دیا۔ اس کے بڑے بیٹے نزار نے اس کی اہمیت کو تسلیم نہیں کیا بلکہ خود امام

حسن بن صباح جو اس زمانے میں بہت بڑا اسمعیلی داعی تھا ۔ اس نے نزار کی حمایت کی ۔ یہاں سے اسمعیلیوں کی دو شاخیں ہو گئیں ۔ ایک نزاریہ کہلاتی اور دوسری مستعلیہ ۔ نزار نے مصر سے بھاگ کر اسکندریہ پر اپنی حکومت قائم کر لی ۔ اور المصطفیٰ لدین الشرحا لقب اختیار کیا ۔ امیر ابھیوش افضل نے اس کے مقابلہ میں لشکر بھیجا جس کو نزار کے مقابلہ میں ہزیمت اٹھانی پڑی ایک سال کے بعد پھر ایک لشکر بھیجا ۔ اس دفعہ نزار کو شکست ہوئی اور اسے گرفتار کر کے قاہرہ لیجایا گیا ۔ مستقل نے نزار کو دو دیواروں کے بیچ میں کھڑا کر کے اس پر دیواریں چنوا دیں اور ایک روایت یہ ہے کہ اس کو قید کر دیا جس کے بعد وہ اس چار دیواری سے باہر نہیں نکل سکا اور ۴۹ھ میں انتقال کیا ۔

اگرچہ نزار کو اپنے مقصد میں ناکامی ہوئی ۔ مگر اس کے حامیوں نے اس کی دعوت جاری رکھی جس کے نتیجے میں حسن بن صباح نے قلعہ الموت پر نزاری حکومت قائم کر دی ۔ کہا جاتا ہے کہ حسن بن صباح نے نزار کے بیٹے ہادی کو مصر سے بلا کر اس کے باپ نزار کی مسند امامت پر بٹھایا اور یہ حکومت تقریباً ڈیڑھ سو سال تک جاری رہی ۔ مستنصر کے بعد نزاریوں کے مندرجہ ذیل امام ہوئے ۔

وفات	دعوت	امامت
۱۹۔ نزار بن مستنصر	۲۰۔ ہادی بن نزار	۲۱۔ مہدی بن ہادی
۲۱۔ مہدی بن ہادی	۲۲۔ قاہر بن مہدی	۲۳۔ حسن علی ذکرہ و سلام
۲۳۔ حسن علی ذکرہ و سلام	۲۴۔ علی محمد	۲۵۔ جلال الدین حسن
۲۵۔ جلال الدین حسن	۲۶۔ علاء الدین محمد	۲۷۔ رکن الدین خورشاہ
۲۷۔ رکن الدین خورشاہ		

رکن الدین کے دور میں قلعہ الموت کو تباہیوں نے تاراج کر دیا اور رکن الدین کو قتل کر دیا ۔ جس سے نزاری اقتدار کا خاتمہ ہوا ۔ اور نزاری اماموں کا مرکز الموت ایران منتقل ہو گیا ۔ کہا جاتا ہے اس دور میں ان کے مندرجہ ذیل امام ہوئے ۔

دعوت	امامت	شمس الدین
۲۸۔ شمس الدین	۲۹۔ شمس الدین	۳۰۔ شمس الدین

وفات	امامت	وفات	امامت
۸۲۷	۷۷۱	۷۷۱	۲۹ قاسم شاہ
۸۸۰	۸۶۸	۸۶۸	۳۱ محمد بن اسلام شاہ
۹۰۲	۸۹۹	۸۹۹	۳۳ عبدالسلام
۹۲۰	۹۱۵	۹۱۵	۳۵ ابوذر علی
۹۵۷	۹۲۲	۹۲۲	۳۷ ذوالفقار علی
۱۰۳۸	۹۹۳	۹۹۳	۳۹ خلیل اللہ علی
۱۱۰۶	۱۰۷۱	۱۰۷۱	۴۱ سید علی
۱۱۹۴	۱۱۴۳	۱۱۴۳	۴۳ قاسم شاہ
		۱۲۲۳	۴۵ خلیل اللہ دوم

آغاخان کا لقب

خلیل اللہ علی ایک شورش میں قتل کر دئے جس پر اسمعیلیوں کی طرف سے شورشیں شروع ہو کر ایران کے بادشاہ فتح علی قاجار نے اسمعیلیوں کو مطمئن کرنے کے لئے خلیل اللہ کے دو سالہ لڑکے حسن علی کو آغاخان کا لقب دیا اور اپنی لڑکی اس سے بیاہ کر دی لیکن فتح علی کی وفات کے بعد حسن علی آغاخان کو ایران میں مشکلات پیش آئیں اور انہوں نے اپنا مستقر ایران کے بجائے ہندوستان بنالیا۔ اور بمبئی میں حکومت اختیار کی۔ یہاں سے اسمعیلی اماموں کے نام کے ساتھ آغاخان کا لقب شروع ہوا۔

۴۶	آغاخان اول	حسن علی	۱۲۹۸ء
۴۷	آغاخان دوم	علی شاہ	۱۳۰۲ء
۴۸	آغاخان سوم	سلطان محمد شاہ	۱۳۷۶ء
۴۹	آغاخان چہارم	کریم شاہ	حاضر امام

کی رسالت کی شہادت مراد ہو، جس میں مؤمنین کی اذان کے پہلے کلمے، اَشْهَدُ اَنْ
 مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرے کلمے اَشْهَدُ اَنْ
 مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ سے ساتویں امام محمد بن اسماعیل کی رسالت کی طرف اشارہ
 ہو جس میں قرآن مجید، تورات اور انجیل کی طرح ایک تحریف شدہ کتاب سمجھی گئی ہو جس میں
 شریعت محمدی کے ظاہر کی نہ صرف توہین کی گئی ہو بلکہ یہ بھی کہا گیا ہو کہ اللہ تعالیٰ نے سلسلہ
 کے بعد سے محمد بن اسماعیل کے ذریعے اسے معطل کر دیا ہے جس کی بنیاد باطنیت پر قائم
 ہو۔ جس سے ارتکاب فواحش و منکرات مباح ہو جائے جس میں اپنے علم حقیقت
 کے مسائل مثلاً علول، تناسخ اور عقول عشرہ وغیرہ یونانی، ایرانی اور ہندی نظریات
 سے لئے گئے ہوں، جس میں دس حدود (یعنی ارکان دعوت) میں رومن کیسٹھونک
 پر حرج کے نظام کی تقلید کی گئی ہو۔ جس میں حدود علویہ (یعنی عقول عشرہ) اور
 دس حدود سفلیہ (یعنی ارکان دعوت) کے واسطہ کے بغیر خدا تک پہنچنا یا نجات حاصل
 کرنا ناممکن ہو۔ جسمیں اپنی ”پوری وفاداری“ سے اور کل طاقت سے سلطنت برطانیہ سے
 تعاون کرنے اور پر غلو ص وفاداری کے ساتھ لامتناہی خدمات انجام دینے کی توفیق کی گئی ہو
 ہو۔ جس میں امام، محرمات اور فواحش کے مرتکب ہونے پر بھی امام باقی رہتا ہو اور فواحش
 کے ارتکاب کی وجہ سے اس کی امامت میں شک کرنے سے مومن کا ایمان جاتا رہتا ہو وغیرہ
 عالم تو عالم ہی ہیں لیکن ایک غیر عالم شخص بھی اسمعیلیوں (یعنی آغا خانوں) کے
 ان ان عقائد کو جانتے کے بعد ایک منٹ کے لئے بھی انہیں مومن و مسلم ماننے کے لئے
 تیار نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اسے یہ لوگ اپنی کتابوں کے حوالوں کے آئینہ میں صاف طور پر غیر مسلم
 نظر آتے ہیں تاہم ان کے غیر مسلم ہونے کے بارہ میں چند معتبر ترین فتاویٰ نقل کئے جاتے
 ہیں تاکہ مزید تسلی و تشفی کا باعث ہوں۔

فتویٰ نمبر ① و یجب اکفار الروافض فی قولہم برجعة الاموات الی

الدنيا وبتنا سنج الارواح وبانتقال روح الاله الى الائمة وبقولهم
 في خروج امام باطنى وبتعطيلهم الامر والنهى الى ان يخرج الامام
 الباطن وبقولهم ان جابر بن عبد السلام غلط في الوحي الى محمد صلى الله
 عليه وسلم دون علي بن ابي طالب رضى الله تعالى عنه وهو لاء القوم
 خارجون عن ملة الاسلام واحكامهم احكام المرتدين كذا في الظهيرية
 (فتاوى عالمگیری جلد ۱ ص ۲۶۴)

ترجمہ و مطلب (درج ذیل وجوہ کی بناء پر ایسے واقف (جیسا کہ اسمعیل اور ان جیسے
 دوسرے فرقے مثلاً زیدی، نصیری، دروزی وغیرہ) کو کافر جاننا واجب ہے جن کے عقائد
 یہ ہوں کہ

- ۱۔ مردے پھر زندہ ہو کر دنیا میں واپس لوٹ آتے ہیں ۔
- ۲۔ روہیں جسمانی ڈھانچے بدل کر دنیا میں پھر نئے روپ میں آجاتی ہیں (مثلاً
 کوئی گناہگار مر جائے تو اس کی روح گدھے میں ڈال دی جاتی ہے اور پھر مرنے لے کے بعد
 کتے میں ڈال دی جاتی ہے اور اس طرح ایک روح بطور سزا چوڑاسی قالب بدلتی ہے) (از صغریٰ)
- ۳۔ اللہ تعالیٰ اماموں کی شکل میں ظاہر ہوتے ہیں یعنی اماموں میں اللہ تعالیٰ کی روح
 منتقل ہو جاتی ہے ۔

- ۴۔ ایک باطنی امام آئے گا اور تب تک احکام شریعت پر عمل درآمد معطل رہے گا ۔
- ۵۔ جابر بن عبد السلام اللہ تعالیٰ کی وحی کو علی بن ابی طالب کے پاس لیجانیکی بجائے غلط سے
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لیجاتے ہے ۔

مذہب بالا عقائد حامل لوگ ملت اسلام سے خارج ہیں اور ان کے احکام مرتدوں
 والے احکام ہیں (فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۶۴)

فتویٰ نمبر ۲ (۲) نعم لا شک فی تکفیر من قد ف الیہ عاتشہ رضی اللہ

تعالى عنها اوانكر صحبة الصديق رضي الله تعالى عنه او اعتقد الاوهية
في علي اوان جبريل غلط في الوحي او نحو ذلك من الكفر الصريح المخالف
للقرآن - (رد المحتار جلد ۲ صفحہ ۲۵۴ مطبوعہ بیروت)

ترجمہ و مطلب :- ہاں اس شخص کو کا فرق دینے میں کوئی شک نہیں جو کہ منافقین کی طرف سے
ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر لگائی گئی تہمت کو درست کہتا ہو یا ابو بکر
صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صحابی رسول ہونے کا انکار کرے یا حضرت علی کو معبود سمجھے
یا یہ سمجھے کہ حضرت میں خدا تعالیٰ سمائے ہوئے ہیں اور ان میں خدا کی روح جلدہ گر ہے یا یہ
سمجھے کہ جبریل علیہ السلام وحی الہی کو علی کے پاس لیجاتے

کی بجائے غلطی سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لیجاتے ہے یا اسی طرح کا کوئی
اور صاف مخالف قرآن عقیدہ رکھے (مثلاً یہ کہ قرآن مجید کے چالیس سائے ہیں یا موجودہ
قرآن مجید صدیوں کی تحریف شدہ بوسیدہ کتاب ہے یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو نبی
نبی یا رسول مانے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہ جانے وغیرہ) ^{منقول} (نادی سامی ص ۱۹۲)

فتویٰ غیر (۳) (تبیہ) يعلم معاصنا حكم الدرر والنيامنة فانهم
في البلاد الشامية يظهرون الاسلام والصوم والصلوة مع انهم يعقدون
تناسخ الارواح وحل الخمس والزنا وان الاوهية تظهر في شخص بعد
شخص ويحجدون الحشر والصوم والصلوم ويقولون المسمى بها غير
المعنى المراد ويتكلمون في جناب نبينا صلى الله عليه وسلم كلمات
فظيعة وللعلمة المحقق عبد الرحمان العمادي فيهم فتوى مطولة و
ذكر فيهم انهم ينتحلون عقائد النصيرية والاستغيلة الذي يلقبون
بالقرامطة والباطنية الذين ذكرهم صاحب المواقف -

(المراد) وفيهم فتوى في الخيرية ايضا فراجعها والحاصل انهم يصدق

عليهم السلام الزنديق والمنافق والملحد (فتاویٰ شامی المعروف رد المحتار جلد ۲۹۸)

ترجمہ و مطلب :- علامہ شامی رحمہ اللہ علیہ باب المرتد میں کفار کی قسمیں بیان کرنے کے بعد

فرماتے ہیں کہ یہیں سے دروزیوں اور یتامنیوں کا حکم بھی معلوم کیا جاسکتا ہے (یعنی وہ زندیق

ملحد اور منافق ہیں) کیونکہ وہ بلاد شام میں اپنا مسلمان ہونا اور اپنا نماز روزہ ظاہر کرتے ہیں ۔

حالانکہ وہ تناسخ ارواح (یعنی اواگون) کا عقیدہ رکھتے ہیں اور شراب اور زنا کو حلال سمجھتے

ہیں (کیونکہ ان کے ایک امام نے بقول ان کے انہیں شریعت کی سب پابندیوں سے آزاد

کر کے ان پر رحمت کے دروازے کھول دیئے تھے) اور وہ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ ان کے

اماموں کے روپ میں خود خدا تعالیٰ جلوہ گر ہوتے ہیں اور یہ لوگ حشر نشر اور نماز روزے

کے انکاری ہیں اور کہتے ہیں کہ نماز اور روزے کا وہ مفہوم نہیں جو عام لوگ سمجھتے ہیں اور

وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بھی گندی گندی باتیں کہتے ہیں (مثلاً یہ کہ آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم علی بیوی ہیں یا یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بحیرا راجب (ایک عیسائی

درویش) کے شاگرد تھے یا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ابوطالب نے نبوت سونپی تھی یا یہ

کہ حضرت خدیجہ کبریٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی استانی تھیں جن سے آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم نے تکمیل علوم کی (وغیرہ) ۔ ^{از منقول} محقق علامہ عبد الرحمن عمادی کا ان کے بارے میں ایک طویل

فتویٰ ہے اس میں انہوں نے ذکر کیا ہے کہ دروزیوں اور یتامنیوں نے دراصل اپنے پیش

روا، اسماعیلیوں اور نصیریوں کے عقائد چرائے ہیں (یعنی ان عقائد کے اصل موجد اسماعیل

اور نصیری ہیں) جن کو قرامطہ اور باطنیہ کا نام دیا جاتا ہے جنہیں صاحب مواقف نے بھی

ذکر کیا ہے اور ان کے بارے میں چاروں مذہبوں کا فتویٰ نقل کیا ہے ۔ (علامہ شامی اگے فرمائیں)

فتاویٰ خیر یہ میں بھی ان کو غیر مسلم قرار دیا گیا ہے اور خلاصہ کلام یہ ہے کہ یہ زندیق منافق

اور ملحد ہیں (فتاویٰ شامی جلد ۲۹۸)

فتویٰ نمبر ۴۷ (۲) کفایۃ المفتی جلد نمبر ایک میں مسئلہ نمبر ۴۱۶ کے جواب میں حلول الوضو

عل غلط فی الوحی اور قرآن مجید میں کسی زیادتی کا اعتقاد رکھنے والوں پر کفر کا فتویٰ لگا کر ان کے ساتھ رشتے ٹکڑے کرنے کو ناجائز قرار دیا گیا ہے۔

فتویٰ نمبر ⑤ امداد الفتاویٰ جلد نمبر ۶ میں مسئلہ ۴۴۶ کے جواب میں آنحضرتوں کے کفر پر ایک مفصل فتویٰ بعنوان "الحکم الحقانی فی الحزب الاغصانی" صادر کیا گیا۔
 فتویٰ نمبر ⑥ مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ علیہ کا ایک مفصل فتویٰ بعنوان "تکفیر کے اصول اور غنائی فرقہ کا حکم" ایک رسالہ کی صورت میں آپ کے فقہی رسائل کے مجموعہ "جواہر الفقہ" کے حصہ اول میں موجود ہے جس کا مطالعہ اس باب سے بے حد مفید اور باعث بصیرت ہے۔

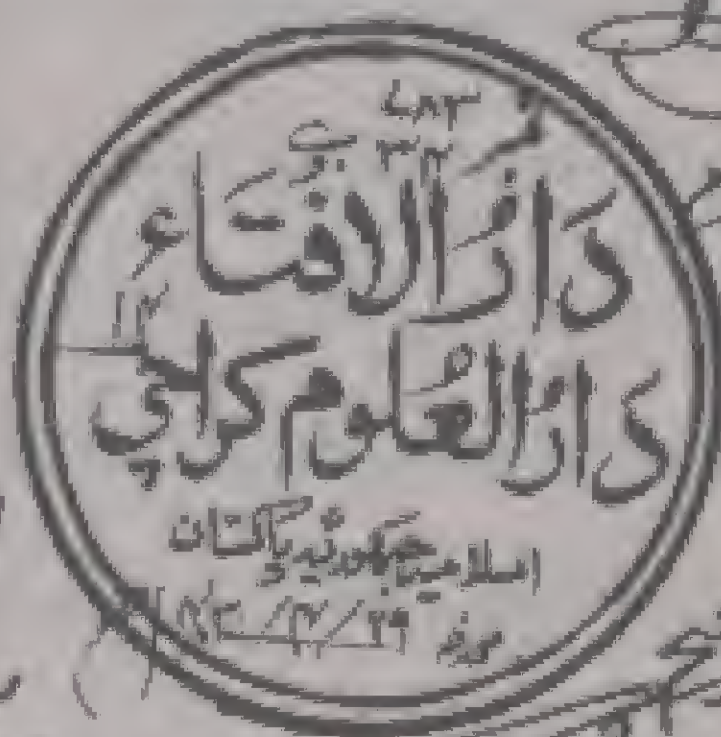
نوٹ :- یہ رسالہ علیحدہ بھی طبع ہو گیا ہے اور مکتبہ دارالعلوم کراچی کے پتہ پر دستیاب ہے۔
 اب ہم استفتاء مذکور کے اصل سوالات کا نمبر وار جواب تحریر کرتے ہیں۔

- ① ان عقائد و نظریات والا فرقہ کافر ہے ② ان پر نماز جنازہ جائز نہیں
- ③ ان کو مسلمانوں کے مقبرہ میں دفن کرنا جائز نہیں ④ ان کے ساتھ مناکحت جائز نہیں۔
- ⑤ ان کا ذبیحہ حلال نہیں۔ ⑥ یہ خارج اسلام ہیں لہذا ان کے ساتھ مسلمانوں جیسا معاملہ ہرگز نہیں کیا جاسکتا۔ واللہ تعالیٰ اعلم وعلیہ اتم واحکم

الجواب صحیح

مفتی رفیع عثمانی رحمہ اللہ

۱۲/۳/۱۳۹۲ھ



حرفہ اصغر علی

دارالعلوم کراچی

الجواب صحیح

الجواب صحیح

دارالافتاء - دارالعلوم کراچی

۱-۲-۱۳۹۲ھ

بدرہ سعید غفرلہ

۲-۲-۱۳۹۲ھ

حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب مہتمم جامعہ فاروقیہ کراچی کا فتویٰ
ظہار علی وفاق المدارس العربیہ پاکستان صدر سودا عظمیٰ اہلسنت پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

اسمعیلی فرقے کے جن عقائد و نظریات کا سوال میں ذکر ہے ان کے پیش نظر ان لوگوں

کے کفر میں کسی شک و شبہ کا گنجائش نہیں ہے۔

کلام میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو صراحتہً اللہ کہا گیا ہے جو کفر ہے آغا خان کو

قرآن مطلق کہنا اور قرآن کریم میں وارد شدہ لفظ اللہ سے آغا خان کو مراد

لینا بھی صریح کفر ہے اس طرح نماز اور زکوٰۃ کا انکار بھی موجب کفر ہے۔

اس لئے اسمعیلیوں کو مسلمان سمجھنا کھلی ہونٹ لگائی ہے ان کا رد ذیل

سے انکار اور حج سے انحراف بھی مشہور و معروف ہے، اس لئے کسی طور سے

ان کو مسلمان نہیں کہا جاسکتا ان کا جنازہ پڑھنا جائز ہے نہ ان کو مسلمانوں کے

قبرستان میں دفن کرنا درست ہے ان کا ذبیحہ بھی حلال نہیں نہ شادی بیاہ کا

کا تعلق ان کے ساتھ صحیح ہے۔ غرضیکہ مسلمانوں کی طرح ان کے ساتھ کسی

قسم کا معاملہ کرنا جائز نہیں ہے فقط

واللہ اعلم و علیہ التمسد اکل

سلیم اللہ خان

مہتمم جامعہ فاروقیہ کراچی

۱۳/۸/۶۰ ۲۷ ۵/۵/۶۰ ۱۹۸۳

توقیعات علماء کراچی

دارالافتاء

الجامعۃ الفاروقیہ

الجواب صحیح

شاہ فیصل کالونی رقم ۱ سکر اتھی ۵۰ پاکستان

سید سید خان مہتمم دارالافتاء

الجواب صحیح
نظام الدین شامی

دارالافتاء جامعہ فاروقیہ کراچی

الجواب صحیح
مفت اعظم پاکستان

الجواب صحیح
مولانا اسفندیار خان مہتمم مدرسہ صدیقیہ

دارالافتاء کراچی

مفت اعظم پاکستان

جنرل سکریٹری سواد اعظم المسیت پاکستان

الجواب صحیح
محمد زکیا مہتمم مدرسہ انوار اقران کراچی

الجواب صحیح

آغا خانی خود بھی اپنے آپ کو مسلمان نہیں کہتے اور جو عقائد سوال میں لکھے ہیں یہ مسلمانوں کا عقیدہ
ہو نہیں سکتا ہے اس کے علاوہ بھی وہ اپنے عبادت خانوں میں آغا خان کی تصویر کی تقریباً
پرستش کرتے ہیں۔ لہذا حکم شرعی کے اعتبار سے

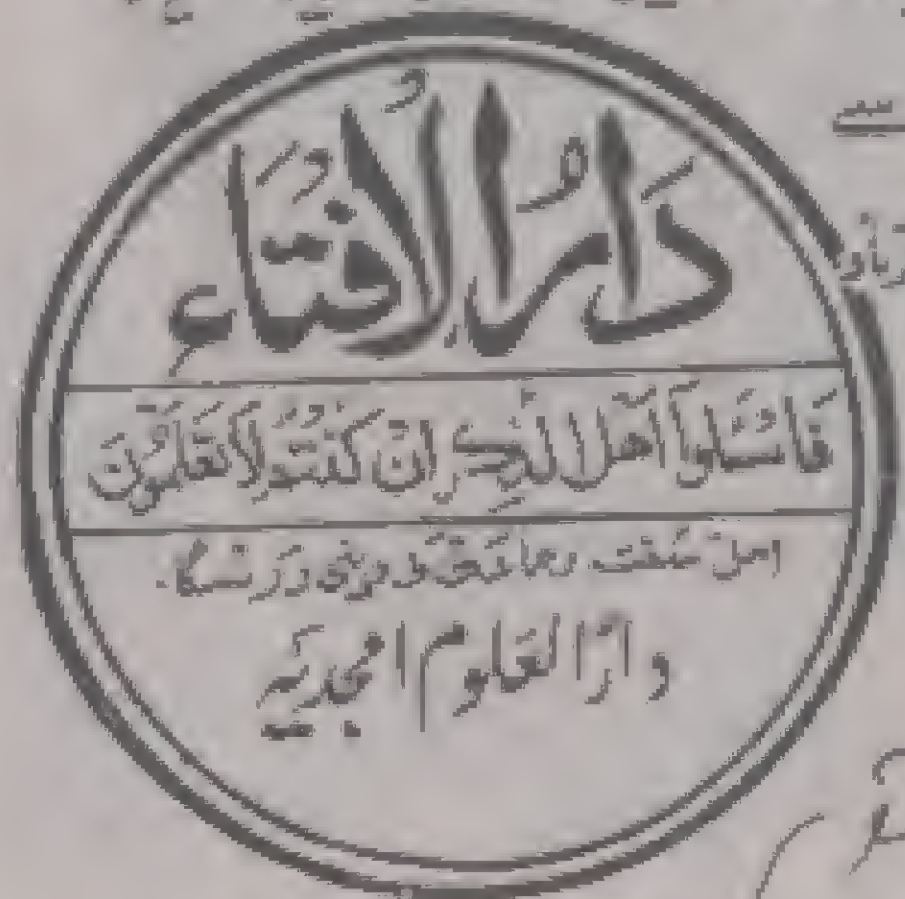
وہ مسلمان ہیں ان کے ساتھ مسلمانوں سا برتاؤ

کرنا جائز ہے نہ ان کی نماز جنازہ جائز ہے

نہ وہ حلال ہے نہ مقابر مسلمین میں

دفن کیا جائے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مفت محمد رفیع شامی



بلاشبہ شیخ آغا خانی عقائد مند و سلفی تھے کہنے کی وجہ سے کافر اور خارج از اسلام
 ہیں ان کا کفر شاعت یوں کفر سے بھل زیادہ اور شدید ہے ان کے عقائد باطلہ سے واقف ہونے کے
 بعد ان کے کفر میں قائل کرنا اور انہیں مسلمان کہنا بھی مستلزم کفر ہے ان سے مناکحت بالکل ناجائز اور
 حرام ہے ۔ فقط محمد اسحاق صدیقی عفا اللہ عنہ

الجواب صحیح

مولانا فدا الرحمن درخواستی صاحب ، مہتمم مدرسہ انوار القرآن کراچی

الجواب صحیح محمد امین مدرس مدرسہ مفتاح العلوم گھاس مارکیٹ حیدرآباد

الجواب صحیح محمد عبدالرحیم غفرلہ منیکل مہتمم جامعہ غوثیہ رضویہ کراچی

الجواب صحیح محمد علیل الرحمان مدرس خادم مدرسہ مدینۃ العلوم اسلام پور

الجواب صحیح محمد اکرم ، مدرسہ حنیفہ کریمہ شہداد پور سندھ

الجواب صحیح واہ غلام اللہ ، خادم مدرسہ جامعہ دارالعلوم کدھ کوٹ ضلع جیک آباد

الجواب صحیح محمد الدین نائب مہتمم

الجواب صحیح محمد عمر منگی ، مفتی مدرسہ مدینۃ العلوم بنید شریف ضلع حیدر آباد

الجواب صحیح ابو محمد عبدالکریم شاکر خطیب جامع مسجد گوٹہ بنی بخش مائل ضلع بدین

مولانا کلیم اللہ بدین مولانا عبدالرشید بدین

مولانا محمد اسماعیل ٹنڈو غلام علی بدین مولانا حافظ محمد شفیع ڈگری ضلع بھکر پارکر

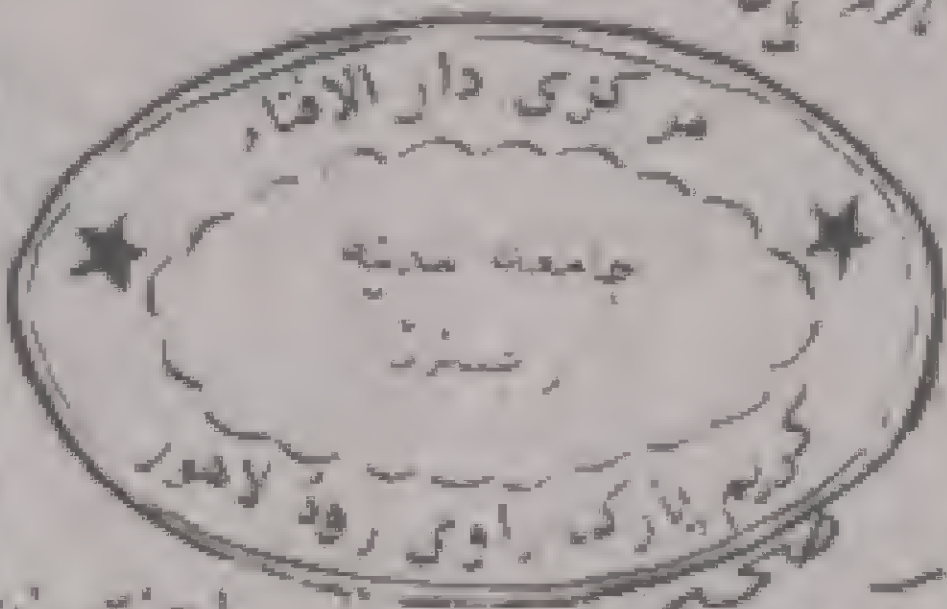
مولانا عبدالتبار صاحب چاول بدین

علمائے نجاب کا فتویٰ

الجواب باسم قلم الصواب

- ۱۔ منہجہ بالا اعتقادات کا رکھنے والا کافر ہے اس کو مسلمان سمجھنے والا کافر و مرتد ہوگا
- ۲۔ ان کی نماز جنازہ میں ہرگز شرکت نہ کی جائے و نہ اندیشہ کفر ہے۔ (۲) مسلمانوں کے قبرستان میں ہرگز دفن نہ ہونے دیا جائے۔ (۳) ان کے ساتھ نکاح ہوی نہیں سکتا اگر نکاح ہوا تو خالص زنا ہوگا اولاد ولد الزنا اور حرامی ہوگی۔ ۵۔ ان کا ذبیحہ مردار ہوگا۔ ۶۔ ہرگز نہیں۔

الواب صحیح
آپ کا مخلص دماغ ہے
فیض سراج احمد دہلوی
علمائے حق کے فیصلہ کی
یقیناً تائید کرتا ہے



(حضرت مولانا) سراج احمد دہلوی

عبدالحق محمد غفرلہ جامعہ مدرسہ لاہور

۲۲ رجب المرجب ۱۴۱۲ھ

الجواب صحیح

حضرت مولانا حامد میاں صاحب مدظلہ

مہتمم جامعہ مدنیہ کریم پارک لاہور

الجواب ومن الصدق والصواب

صلی اللہ علیہ وسلم

اکابر امت کافری ہے کہ جماعت آغا خانی اور فرقہ آغا خانی کافر ہے۔ امداد انصاری

میں تصریح ہے کہ اسلام میں کلمہ توحید بنیاد ہے اس کے وہ قائل نہیں کہ وہ یہ تک معنی

میں تغیر کیا لفظ اللہ ہی کو غلط سمجھا، نماز پنجگانہ روزہ حج و زکوٰۃ کا انکار کیا۔ اور زکوٰۃ

کے نام سے جو کچھ دیا تو وہ بھی دنیا کے ایک امیر ترین آدمی کو دیا۔ حالانکہ صدیق اکبرؓ نے صرف منکرینِ زکوٰۃ سے جہاد فرمایا ہے۔ مساجد شعارِ اللہ ہیں انہوں نے اس سے انحراف کیا۔ اور جو جماعت خانے ہیں اُن کا رخ قبلہ کی طرف بھی نہیں ہے یعنی یہ اہل قبلہ بھی نہیں ہیں۔ سلام جو عند اللقا ایک مستون طریقہ ہے انہوں نے اس کو بدل دیا۔ فقہا کلام نے فرمایا ہے ایک بستی اگر مشفق ہو کر صرف ایک منہ کا انکار کریں مثلاً اذان دینا چھوڑ دیں۔ تو خلیفہ وقت کے لئے ان کے ساتھ جہاد کرنا فرض ہے اور بھی ان میں تباہی ہے ہیں جو سوال میں نہیں آئے ہیں وہ یہ کہ میت کھاتے ہیں محرمات سے نکاح کرتے ہیں۔

جبکہ قادیانی صرف ختم نبوت کے منکر ہو کر اقلیت میں آکر کافر ہوئے ہیں تو کیا یہ پوری شریعت پر جھاڑو پھیرنے کے بعد بھی کافر نہ ہوں گے، یہ کافر ہیں کافر ہیں کافر ہیں۔ اور یہ بالکل مسلمان کہلانے کے مستحق نہیں، لہذا نہ ان کو مسلمانوں کے قبروں میں دفن جائز ہے اور نہ ان پر نمازِ جنازہ پڑھنا جائز ہے اور نہ ان کا ذبیحہ حلال ہے اور نہ مناکحت جائز ہے مسلمانوں جیسا کوئی معاملہ ان کے ساتھ نہ کریں۔

فقط والسلام غلامِ مصطفیٰ غفرلہ جامعہ ضیاء العلوم

سیکیم پورہ لاہور، ۱۶/۸/۱۳۸۳ھ

الجواب

علمائے ہند کا یہ منقطعِ علم ہے تو فرقہ آغا خانی جو بہت سے احکام کے منکر ہے۔

قطعاً کافر ہے۔

احقر نور الحسن عفی عنہ

دارالعلوم رحمانیہ فیروز پورہ روڈ لاہور

اوپر بتایا جا چکا ہے کہ اسمعیل مذہب کی بنیاد سلسلہ امامت پر قائم ہے اس لئے تمام قارئین کو خصوصاً اسمعیل مذہب کے منسلک حضرات کو فہم و انصاف کے ساتھ چڑا مور پر غور کرنے کی دعوت دی جاتی ہے۔

۱۔ امام حسن کو کیوں نہیں لیا گیا ؟

میں اوپر نور مبین اور تاریخ ائمہ اسمعیلیہ کے حوالوں سے بتا چکا ہوں کہ آغا خاں حضرات حضرت علی کا جانشین اور امام ثانی حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو قرار دیتے ہیں حالانکہ اصول یہ ہے کہ امام کا فرزند اکبر تخت امامت کا مالک ہوتا ہے۔ اس اصول کے تحت حضرت حسن کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کا مندر شین تسلیم کرنا چاہیے تھا جیسا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بعد مندر خلافت کے ذہنی وارث ہوتے اور ان کی وفات کے بعد ان کے فرزند اکبر کو ان کا جانشین ہونا چاہیے تھا۔ غرضیکہ سلسلہ امامت حسن ہونا چاہیے تھا نہ کہ حسین۔ لیکن کیا بات ہوئی کہ آغا خانیوں نے حضرت حسن اور ان کی اولاد کو سلسلہ امامت میں داخل کرنے کے لائق نہیں سمجھا۔ ؟ اس کی وجہ کہیں یہ تو نہیں کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے حق میں خلافت سے دستبردار ہو گئے تھے اور ان کے اس تصور کی سزا انہیں یہ دی گئی کہ انہیں اور ان کی اولاد کو امامت سے معزول کر دیا گیا ؟ پھر کیا یہ معقول ہے کہ امام تو چھوٹا بھائی ہو۔ لیکن خلافت کا مستحق بڑے بھائی کو تصور کیا جائے۔ اس سے ہم یہ نتیجہ اخذ کر سکتے ہیں کہ نظریہ امت نام کی کوئی چیز حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے زمانے میں نہیں تھی۔ در نہ کوئی وجہ نہ تھی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرزند اکبر کو اپنا جانشین نہ بناتے اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے فرزند اکبر کی موجودگی میں خود مدعی امامت بن بیٹھے۔ الغرض اگر نظر انصاف دیکھا جائے تو اسمعیلی سلسلہ امامت کی پہلی بسم الشری غلط ہے۔

۲۔ حضرت اسمعیل بن جعفر کی امامت

سلسلہ امامت میں امام جعفر صادق کے فرزند اکبر حضرت اسمعیل بن جعفر کو چھٹے امام

الجواب هو المفتي الصدوق

آغا خانی فرقے کے جو عقائد آپ کے سوال میں تحریر فرمائے ہیں اس کی بنیاد پر یہ فرقہ دائرہ اسلام سے خارج ہے حج اور روزے کا انکار تو صریحاً قرآن کریم کا انکار ہے اسی طرح دیگر عقائد بھی اسلام کے خلاف ہیں یہ فرقہ مسلمانوں سے علیحدہ ہے اس لئے ان کے احکام بھی مسلمانوں کی طرح نہیں تمام احکام میں مسلمانوں سے جدا ہیں۔ نماز جنازہ مناکحہ بیسی وغیرہ بھی درست نہیں۔

واللہ اعلم بالصواب
مفتی محمد حسین نعیمی جامعہ نعیمیہ
لاہور

الجواب

جو فرقہ فرائض کا منکر ہے اور سلف صالحین کے عقائد کے خلاف عقائد رکھتا ہے وہ ہرگز مسلمان نہیں۔

احقر العباد مولوی ابوالربان محمد رمضان

مفتی دارالعلوم حزب الاحناف لاہور

الجواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم، واضح رہے کہ ضروریات دین میں سے کسی ایک چیز کا بھی اگر کوئی شخص منکر ہے تو وہ دائرہ اسلام سے خارج اور کافر ہے لہذا اگر فرقہ مذکورہ کے واقعی یہی عقائد ہیں جو سوال میں مذکور ہیں تو وہ مسلمان کہلانے کے مستحق نہیں ہیں۔ مسلمانوں کے لئے ان کی نماز جنازہ پڑھنا، ان کو مسلمانوں کی قبرستان میں دفن کرنا ان کے ساتھ مناکت کرنا، ان کا بیسی کھانا اور ان کے ساتھ مسلمانوں جیسے سلوک کرنا

جائز نہیں ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

محمد عبد اللہ رحمہ

معین مفتی جامعہ دارالعلوم ملتان

۱۶ شعبان ۱۴۰۲ھ

الجواب صحیح

بندرہ شہر احسان ہونہ مفتی جامعہ دارالعلوم



الجواب

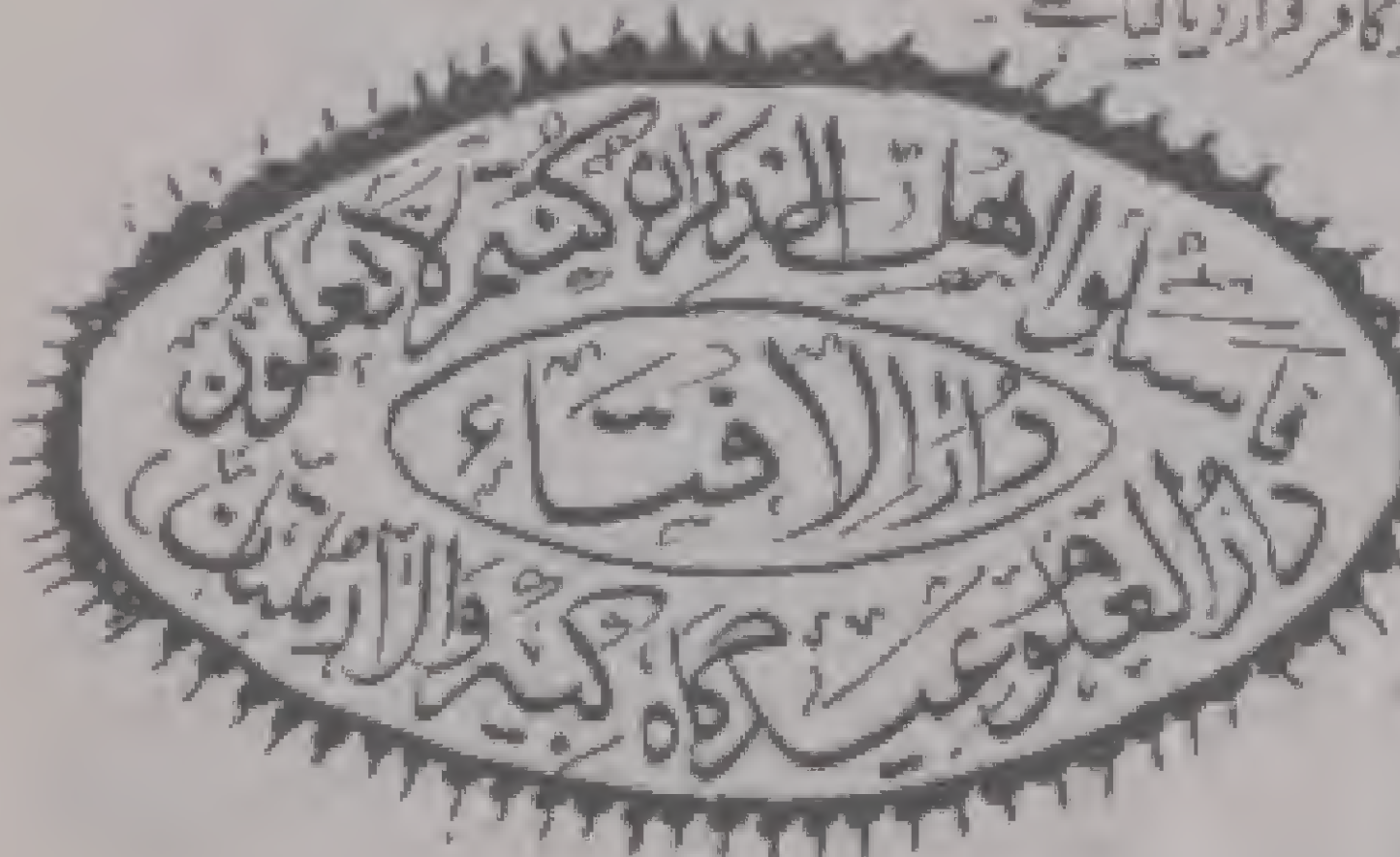
مذکورہ عقائد کو صحیح سمجھنے والا بلاشبہ کافر ہے اس کے ساتھ مسلمانوں کا معاملہ
نہ کیا جائے ان سے مناکحت ان کا جنازہ ان کے ذبیحہ کو کھانا مسلمانوں کے قبرستان میں دفن
کرنا ہرگز جائز نہیں کیونکہ یہ شخص ضروریات دین کا منکر ہے فرقہ آغا خانی کے بارے میں حضرت
تجانی کا رسالہ "القول الحقانی فی الخربۃ الاغاخانی" ہے اس میں اور دیگر اکابر اہل علم کی
تحریرات میں اس فرقہ کو کافر قرار دیا گیا ہے۔

فقط واللہ اعلم

عبد القادر عقی

مدرس دارالعلوم کبیر والا

۲۴ رجب ۱۴۰۲ھ



الجواب مشہور آغا خانی فرقہ کافر اور خارج از اسلام ہے۔ ان کے ساتھ مسلمانوں
کا سابر تاؤ ہرگز نہ کیا جائے۔ نہ ان سے مناکحت صحیح ہے اور نہ مسلمانوں کے
قبرستان میں ان کو دفن کیا جائے ان کی بعض کفریات کی سوال میں بھی تصریح ہے مثلاً

لفظ اللہ سے مراد امام لینا اور صلوٰۃ خمسہ زکوٰۃ ، روزہ ، حج کا انکار کرنا یہ امور بلاشبہ
کفر ہیں مزید تفصیل کے لئے دیکھیں حضرت اقدس حکیم الامت حضرت تھانوی قدس سرہ
کا رسالہ "الحکم الحقانی فی الحرب الاغنائی" (جواب الفقہ ص ۶۲)
فقط واللہ اعلم

مفتی خیر المدارس

الجواب صحیح

بندہ عبد الستار عفا اللہ عنہ

نائب مفتی ، محمد انور

خیر المدارس - ملتان پاکستان



مندرجہ بالا عبارت سے مندرجہ ذیل مسائل معلوم ہوئے ۔

۱۔ فرق قتالہ درونیہ - تیامنہ ، نصیریہ ، اسماعیلیہ شر شر صوم صلوٰۃ

حج کے منکر ہیں اور شخص بعد شخص میں ظہور الوصیت کے قائل ہیں معاذ اللہ ۔

۲۔ مذاہب اربعہ میں ان کا یہ حکم ہے کہ انہیں دارالاسلام میں رہنے نہ دیا جائے

اور نہ ان سے مناکحت جائز ہے اور ان کا ذبیحہ حلال ہے ۳۔ انہیں زندیق

مناقہ ملحد کہا جاسکتا ہے ۴۔ اسلامی حکومت پر ان کا قلع قمع اور استیصال

فقط واللہ اعلم

واجب ہے ۔

العید
محمد رفیع

خادم الافتاء مدرسہ اسلامیہ عربیہ خیر المدارس ملتان شریف

آغا خانینور کے عقائد سراسر اسلام کے منافی ہیں ان کا اسلام سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے نہ ہی یہ لوگ اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں نہ اپنی عبادت گاہوں کو مسجد کہتے ہیں ان کے مسلمانوں کی طرح نہ اذان ہے نہ نماز ہے نہ روزہ ہے اور نہ حج ہے جب اسلام کے بنیادی عقائد اور ارکان کے ہی یہ لوگ قائل نہیں تو ان کے کفر میں کیا شک ہے جو شخص ان کے کفریہ عقائد پر مطلع ہونے کے باوجود کافر نہ کہے وہ خود کافر ہوگا۔

علماء کرام ان کے کفر پر متفق ہیں بندہ ناچیز بھی علماء کرام کے فتویٰ کا مؤید اور صدق ہے

نقطہ

بندہ منظور احمد چنیوٹی عفا اللہ عنہ

ناظم اعلیٰ ادارہ مرکزیہ دعوت و ارشاد چنیوٹ

صدر مجاہدین احرار پاکستان

الجواب الموفق للصواب

ایسے عقائد رکھنے والا ضروریات دین اور اسلام کے اصول و مسائل قطعیہ کا منکر ہے یہ صریح عقائد کفریہ ہیں جس میں تاویل کی گنجائش نہیں اس لئے ان عقائد والے بلاشبہ بالاتفاق کافر ہیں ان سے نکاح میل جول کا معاملہ حرام ہے نہ ان کی نماز جنازہ پڑھی جائے (شامی باب المرتدین ج ۲) تفصیل حضرت تھانوی کے رسالہ "القول الحقانی فی الحزب الاغاخانی" میں ہے۔

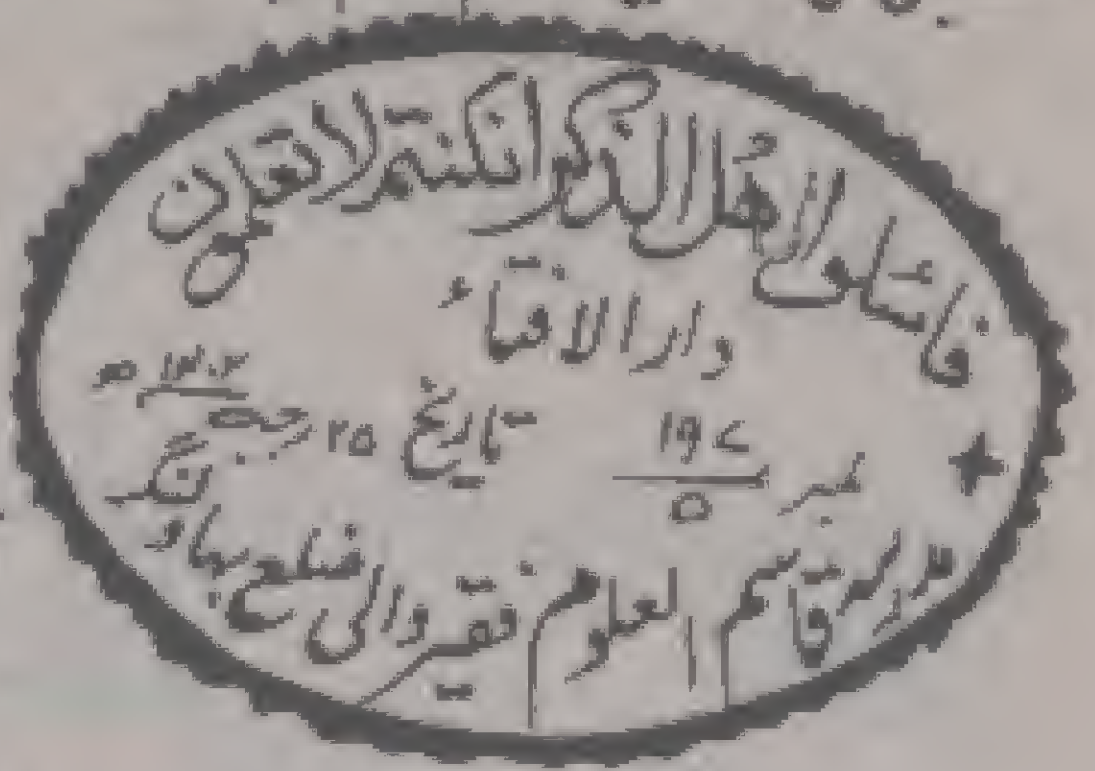
الحبيب شفيق الرحمن درخواستی مفتی مدرسہ

مخزن العلوم عید گاہ فاہور

حضرت مولانا حافظ الحدیث محمد عبداللہ درخواستی صاحب

صدر جمعیت علماء اسلام

جس شخص یا قوم و فرقہ کے وہ نظریات ہوں جو سوال میں مذکور ہیں تو وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے کیونکہ ایمان تصدیق باللہ و بجمع ما جا بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نام ہے۔



کتب احقر الوری
عبد اللطیف مفتی مدرسہ عربیہ
قاسم العلوم فقیر والی

مدرسہ عربیہ احیاء العلوم ظاہر پیر

الجواب صحیح

عبد الکریم خادم مدرسہ عربیہ احیاء العلوم ظاہر پیر

الحجیب مصیب
خادم مدرسہ احیاء
ظاہر پیر

الجواب حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی نے اس فرقہ کے متعلق ایک رسالہ شائع کیا تھا جو کہ جواہر الفقہ مفتی محمد شفیع صاحب ص ۶۴ تا ۶۵ پر درج ہے جس میں سوال سے ملتی جلتی بعض باتیں مذکور ہیں اور ان پر کفر کا فتویٰ

ہے۔ فقط واللہ اعلم بالصواب
غلام رسول عفی عنہ

دارالافتاء جامعہ رشیدیہ حیدرآباد دکن

الجواب

اس قسم کا عقیدہ رکھنے والا شخص کافر مرتد، واجب القتل، ان پر نماز جنازہ، مسلمانوں کے مقبرہ میں دفنانا، ان کے ساتھ نماز کو ان کا ذبیحہ تمام حرام ہیں ان کے ساتھ مسلمانوں جیسا معاملہ کرنا درست نہیں۔

الجواب صحیح

جمال الدین خطیب جامع رحمانیہ نامی محلہ ساہیوال پنجاب

الجواب صحیح

فقیر ابوالاحمد، خادم مدار العلوم مدنیہ بہاول پور
عبدالحمد عفی عنہ مدرس مدرسہ عربیہ دارالعلوم مدنیہ بہاول پور

الجواب

مذکورہ بالا عقائد و نظریات رکھنے والا کوئی شخص مسلمان کہلانے کا مستحق نہیں ہے جو شخص ایسے آدمی کو اس کے ان عقائد پر مطلع ہو کر بھی مسلمان سمجھے وہ بھی یقیناً دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

الجواب صحیح

سلمان احمد مدرسہ اسلامیہ عربیہ جامع مرکزی ٹوبہ ٹیک سنگھ فیصل آباد

الجواب

مندرجہ بالا عقائد اسلام کے خلاف ہیں ضروریات دین کا انہیں انکار ہے لہذا مندرجہ بالا عقائد رکھنے والا شخص دائرہ اسلام سے خارج ہے اسے مسلمانوں کا سا سلوک رکھنا درست نہیں۔

الجواب صحیح محمد سعید عفی عنہ مدرس مدرسہ مصباح العلوم خوشاب ضلع سرگودھا

الجواب بعون الوهاب

استفتاء میں مذکورہ فرقہ اگر واقعاً ایسے نظریات کا حامل ہے تو پھر ایسا شخص جس کے عقائد و نظریات اور افکار اسلام کے بنیادی اصولوں کے مخالف ہوں اور وہ اسلام کے متعین کردہ احکامات سے نہ صرف روگردانی کا مرتکب ہوتا ہے بلکہ ان کے مقابلہ میں اپنی طرف سے خود ساختہ احکامات کی تعمیل کو ضروری خیال کرتا ہے ایسا شخص بلاشبہ دائرہ اسلام سے خارج اور ملت بیضا المصطفیٰ السما کا باغی ہے۔

الجواب صحیح هذا ما عتدي والله اعلم بالصواب

ما جيزاده برق التوحيد ، دار الافتاء

جامعہ تعلیم الاسلام مامونہ کابنجن فیصل آباد

الجواب صحیح

محمد حسن غفرلہ مدرسہ عربیہ جامعہ احیاء العلوم عید گاہ مظفر گڑھ

الجواب

ایسے عقائد والے لوگ مسلمان نہیں ہیں اور جو غیر معاملات غیر مسلموں

سے جائز نہیں ان سے بھی جائز نہیں رکب واللہ اعلم

محمد عبد الشکر کان النور

مہتمم مدرسہ عربیہ دار الہدی بھکر۔

الجواب

بالاعقیدہ رکھنے والا کافر ہے کیونکہ یہ تمام عقائد نص صریح کے خلاف ہیں

لہذا ان کے ساتھ معاملہ بھی کفر والا کی جائے۔ واللہ اعلم

محمد حسین ، ناظم اعلیٰ ادارہ احیاء العلوم العربیہ عید گاہ روڈ چوٹ

الجواب

مندرجہ ذیل مذکورہ توحید و رسالت، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ ضروریات
دین میں سے ہیں اور ضروریات دین کا انکار کفر ہے اور ان میں تاویل بھی کفر ہے۔

غلام رسول فیصل آبادی

دارالعلوم مدرسہ عربیہ اسلامیہ جسٹریڈ
بورس والا ضلع و ہارڈی
مدیر مدرسہ عربیہ اسلامیہ پورے والا
فضل احمد مدرسہ عربیہ اسلامیہ جسٹریڈ پورے والا

الجواب

حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ مرحوم تحریر فرماتے ہیں

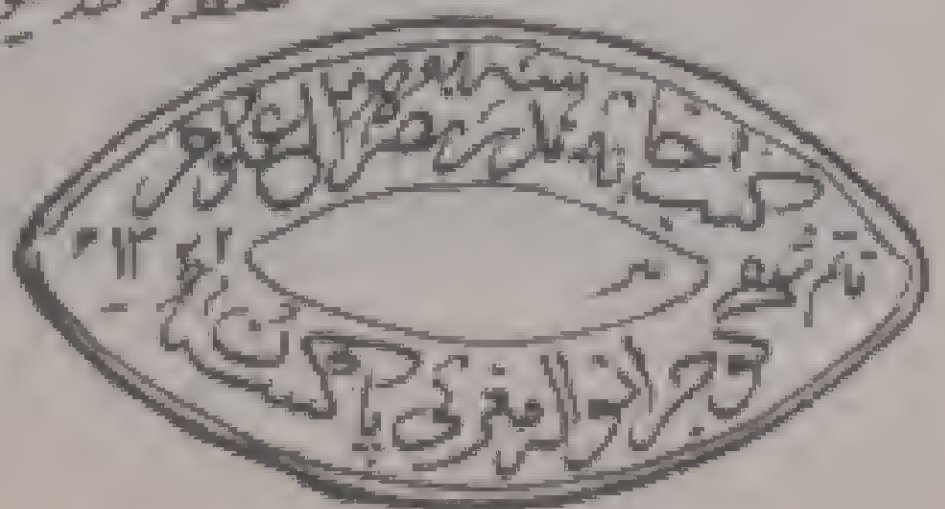
حضرت عائشہ پر تہمت یا قرآن مجید صحیح اور کالی نہ سمجھنا۔ حضرت ابو بکر صدیق کی محبت
کا منکر ہونا۔ یا حضرت علی کو الوہیت کا مستحق اعتقاد کرنا یا حضرت علی کو وحی الہی
کا حقدار جاننا، بے شک کفر ہے (بالفاظ بغیر یہ مضامین)

مذکورہ بالا عقائد میں سے اکثر دیشہ کفریہ عقائد ہیں مثلاً اپنے امام کو حقیقی
مالک سمجھنا۔ قرآن کے حقیقی معانی سے انحراف کر کے اپنے معانی میں لینا۔ اور اللہ سے
آغا خان مراد لینا (غضب تو یہ بالکل فرعون کی طرح دعویٰ ربوبیت سے) زکوٰۃ،

ٹیکس، نماز، روزہ اور رمضان کا اور حج کا انکار کرنا صریح کفر ہیں ان کے ساتھ میل
جول، دوستی اور محبت جملہ تعلقات اہل اسلام کے منقطع کرنے اور ان سے بیزاری
کا اظہار واجب اور لازم ہے۔ ان کی ذبیحہ کھانی اور ان سے مناکح بھی جائز نہیں
ہے یہ مرتدین یا کفار غیر اہل کتاب کے حکم میں ہیں۔

نقطہ واللہ تعالیٰ اعلم و ہو بیدار

محمد عیسیٰ نصر العلوم کوہ پورہ



الجواب صحیح کیونکہ ضروریات دین سے کسی ایک کا انکار بھی کفر ہے

خطیب جامع مسجد بریلو کہ بالا حافظ قاری حاجی
خطیب جامع مسجد حضرت مولانا
محمد دریس صاحب

مولوی منظور الرحمن فاضل

جامعہ صدیقہ گوچر انوالہ

الجواب یہ لوگ حضرت ابو بکر عثمان رضی اللہ عنہم کو کافر عالم
وغیرہ سمجھتے ہیں۔ اور ہم کو بھی یہ کافر ہی سمجھتے ہیں ایسوں کو ہم مسلمان کسی طرح کہہ
سکتے ہیں۔

اراسم البرکات
احمد اسماعیل صاحب جامعہ اسلامیہ گوچر انوالہ

الجواب ایسے باطل نظریات کا حامل ہرگز ہرگز مسلمان نہیں ہے بلکہ اے مسلمان
کہنا اسلام کا تو مہین ہے وہ احکام خدا کے منکر ہو کر اسلام کے نظریہ سے نکل چکے
ہیں اور اس سے ان کا ارتداد ثابت ہو چکا ہے لہذا انہیں کافر کہا جائے گا۔

الجواب صحیح واللہ تعالیٰ در سولہ اعلم

حاکم علی رضوی مدرس مدرسہ غنیہ ضویہ سراج العلوم

گوچر انوالہ

الجواب بعون الملک الوہابی

صورت مسئلہ میں جو اباعرف ہے کہ مذکورہ عقائد و نظریات کا حامل
اہل سنت کے نزدیک بلاشبہ کافر و مشرک ہے دوسرے جوابات کی چٹان
ضرورت نہیں کیونکہ جب وہ کافر ہے تو پھر اس پر نماز جنازہ کیسی وہ

تو قضاء حق مسلمان کے لئے ہوتی ہے مسلمانوں کے قبرستان میں دفنانا
 بھی جائز نہیں، ان کے ساتھ نکاح بھی جائز نہیں فرماتے خداوندی
 ہے۔ - ولاتشک المشرکات حتی یؤمن الخ معلوم ہوا کہ مشرک
 کے ساتھ نکاح جائز نہیں جب تک کہ وہ مشرف باسلام نہ ہوں اُن کا
 ذبیحہ بھی مراد اور حرام ہے جب وہ مسلمان نہیں تو پھر ان کے
 ساتھ مسلمانوں جیسے معاملات کیسے جواز رکھتے ہیں

عذرا عنہی واللہ اعلم بالصواب

سید محمد علال الدین شاہ صاحب
 مہتمم جامعہ محمدیہ بھکلی شریف



الجواب

جو فرقہ یا جماعت ایسے عقائد و نظریات رکھتی ہے وہ یقیناً کافر ہے۔

واللہ اعلم بالصواب
 کتبہ شیر محمد، نائب مفتی و عربی مدرس
 مدرسہ عربیہ اسلامیہ دارالعلوم ربانیہ ضلع لاہور

الجواب واللہ الموفق للصواب

یہ عقائد و اعمال جو درج سوال ہیں اہل اسلام میں سے کسی فرقہ کے نہیں ہیں ان کا حامل
 مسلم نہیں ہے ایسے لوگوں سے کوئی معاملہ مندرجہ فی سوال اور دیگر معاملات اسلامیہ

کی حیثیت سے پیش کیا گیا ہے (سمعیل مذہب) اپنی کی طرف منسوب ہے اور ان کا سن وفات
 ۵۸ھ ذکر کیا گیا ہے حالانکہ تائیدی طور پر حضرت اسمعیل کی امامت کا مسئلہ قطعاً مشکوک
 ہے۔ خیر الدین زکریا الاعلام میں لکھتے ہیں

ولیس فیما بین (یدینا من کتب التاریخ ما یدل علی انہ
 کان فی حیاتہ شیاً مذکوراً۔ قوفی فی حیاتہ والدہ۔ وفی
 الاسماعیلیہ من یری ان اباه اظهر موتہ تفتیہ حتی لا یقصد
 العباسیون بالقتل۔) (ص ۳۱۱ - ۱۲۰)

اور ہمیشے سامنے تاریخ کی جتنی کتابیں ہیں ان میں کوئی چیز ایسی نہیں جو یہ بتاتی ہو کہ
 کہ وہ اپنی زندگی میں قابل ذکر چیز تھے ان کا انتقال ان کے والد کی حیات ہی میں ہو گیا
 تھا اور اسمعیلیوں میں سے بعض کی رائے ہے کہ ان کے باپ نے تفتیہ کے طور پر ان کی
 موت ظاہر کر دی تاکہ عباسی ان کے قتل کا قصد نہ کریں۔

جس شخصیت کے بارے میں قطعیت کے ساتھ یہ بھی نہ کہا جاسکے کہ وہ پانچویں امام (جعفر
 صادق) کے بزرگ تھے اس کا کوئی تاریخی دیکارڈ ہی موجود ہو ایسے مشکوک و مبہوم چیز پر ایمان کی
 بنیاد رکھنا اہل عقل سمجھ سکتے ہیں کہ کس حد تک صحیح ہے؟

۲۔ المہمستورین

امام اسمعیل بن جعفر کے بارے میں تو صرف یہی بات مشکوک تھی کہ آیا ان کا سلسلہ حیات ان کے
 والد ماجد کی وفات کے بعد تک دراز رہا یا نہیں؟ لیکن اس امر میں کسی اسمعیلی کو بھی اختلاف نہیں
 کہ وہ اپنے باپ کی حیات ہی میں روپوش ہو گئے تھے صرف غوام ہی سے نہیں بلکہ محدود دے چند افراد
 کے سوا ان کے خاص مریدوں کو بھی ان کے بارے میں کچھ معلوم نہیں تھا کہ وہ کہاں ہیں اور کیا ہیں؟

رکھنا اہل اسلام کے لئے جائز نہیں ہے شامی جلد ثالث باب المرتدین میں ہے۔

وذكر فيها أنهم يتحلون عقائد النصيرية والاسماعيلية

الذي يلقبون بالقرامطة والباطنية الذي ذكرهم صاحب

المواقف ونقل عن علماء اهل الاربعة انه لا يحل اقوامهم

في ديار الاسلام بحرية ولا غيرها ولا تحل مناجاتهم ولا ذبايحهم

هذا والله تعالى اعلم بالصواب

عبد الرشيد مفتي دار العلوم تعلیم القرآن

راجہ بازار راولپنڈی

الجواب صحیح

فاضل احسان الحق



الجواب

فرقہ آغا خانیت کے مذکورہ عقائد کے مطابق یہ فرقہ مسلمان نہیں بلکہ کافر ہیں

ضروریات دین اور اسلام کے مسائل قطعیہ کا منکر بالاتفاق کافر ہے۔ لہذا مسلمانوں

کے احکام ان پر جاری نہیں ہوں گے تو ان کے ساتھ مناجات اور ان پر نماز جنازہ پڑھنا وغیرہ

جائز نہیں۔

نثار اللہ خفیر جامعہ اسلامیہ راولپنڈی صدر

الجواب

اگر اسماعیلی فرقہ ان نظریات اور مروجات و معتقدات وہی ہیں جو

سائل نے رقم فرمائے ہیں تو ان کا امت مسلمہ سے خارج ہونے میں کیا شبہ رہ گیا

ہے اور ان کے ساتھ مسلمانوں والا سلوک کیسے روا رکھا جاسکتا ہے۔

الجواب صحیح عبدالعزیز زملوی

صدر مدرس جامعہ تدریس القرآن والحديث راولپنڈی

الجواب صحیح آقا ضیاء فتح اللہ ، سدیافت مدرسہ تعلیم القرآن راولپنڈی

الجواب

بصورت مذکورہ محررہ ایسے لوگ گمراہ و مضل ہیں

قاری محمد امین عفا اللہ عنہ . دارالعلوم خفیہ عثمانیہ محلہ وکٹاپلی راولپنڈی

الجواب

مذکورہ بالا عبارات جو کہ آپ نے تحریر فرمائی ہیں ان کی رو سے ایسا فرقہ مسلمین کہلاتے

کا مستحق نہیں یہ عقائد مشرکینہ ہیں ۔

ان اللہ لا یعفان ان یشرک بہ ویعف ما دون ذالک

سب گنہ معاف ہو سکتے ہیں مگر شرک معاف نہیں ہو سکتا ۔ فقط

سید محمود شاہ مہتمم دارالعلوم الاسلامیہ

محدثیاں راولپنڈی

الجواب

فرقہ اسماعیلیہ آغا خانیہ جو مذکورہ بالا عقائد اور نظریات کا معتقد

ہے ۔ قطعاً مرتد کافر دائرہ اسلام سے خارج ہے ان کے احکام مثل احکام مرتدین کے ہیں انکا

نماز جنازہ پڑھا جائز نہیں ۔ مسلمانوں کے مقبرہ میں دفن کرنا حرام ہے ان کے ساتھ

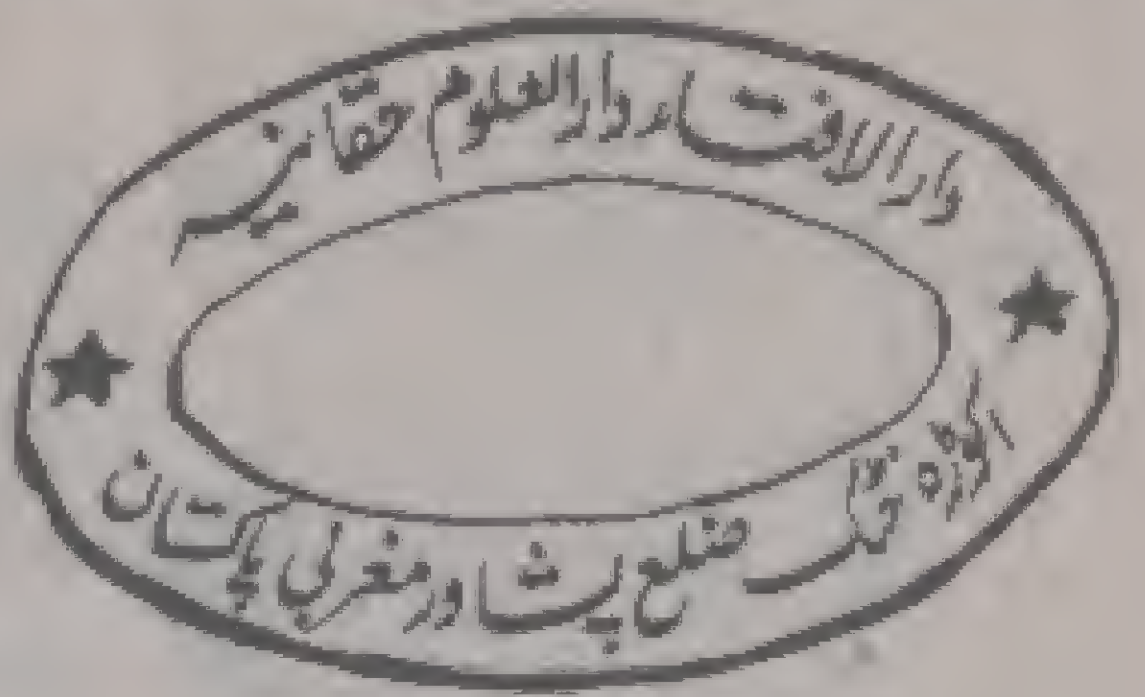
مناکحت جائز نہیں ۔ اگر کہیں ہو گئی ہو تو بلا طلاق دوسری جگہ نکاح کیا جائے ان کا ذبیحہ

مشکل خنزیر ہے واللہ اعلم بالصواب

حررہ رشید احمد عفی عنہ خطیب صدر مدرس مدرسہ ریاض الاسلام چٹانوالہ جھنگ

توقعات علماء پشاور سرحد

نحمدہ ونصل علی رسولہ الکریم ، اما بعد پس واضح ہے کہ دارالعلوم کراچی ۱۲ کے دارالافتاء کا جواب حق اور صواب ہے یہ فرقہ اسماعیلیہ ضروریات دین سے انکار اور انحراف کی وجہ سے کافر اور خارج از اسلام ہے اس سے کفار اور مرتدین جیسا معاملہ کیا جائے گا ۔ - الجواب صحیح محمد فرید عفی عنہ



بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله وكفى وسلام على عباده الذين اصطفى

اما بعد ۔ فرقہ اسماعیلیہ کے بارے میں جو استفتاء کیا گیا ہے فرقہ اسماعیلیہ کی تحریروں کی روشنی میں دلائل دہرائیں گے ساتھ ہمارا دو ٹوک جواب یہ ہے کہ فرقہ اسماعیلیہ کے تمام لوگ مرتد ہیں خارج از اسلام ہیں اس بارے میں دارالعلوم کراچی ۱۲ کے دارالافتاء سے جو جواب فتویٰ کی صورت میں دیا گیا ہے وہ بالکل حرف بحرف صحیح ہے ۔

الجواب صحیح محمد انور کلیمہ مستم و شہید دارالعلوم سرحد پشاور عبد اللطیف عفا اللہ عنہ مفتی سرحد

الجواب صحیح ، مفتی سرحد حضرت مولانا مفتی عبد القیوم صاحب پوپلزنی رحمۃ اللہ علیہ

الجواب صحیح ، فضل الرحمن مدرس دارالعلوم سرحد پشاور

الجواب صحیح - مبلغ اسلام ڈاکٹر فدا حسین بھانہ ماڈی پشاور (پاکستان)

الجواب صحیح - خطیب سرحد مولانا محمد امیر بھٹی گھر پشاور

الجواب صحیح - قاضی حبیب الرحمن (فاضل دیوبند) مدرس دارالعلوم سرحد پشاور

الجواب صحیح - عبید اللہ مدرس دارالعلوم سرحد (پشاور)

الجواب صحیح - عبد اللہ عفی عنہ مدرس دارالعلوم سرحد پشاور

الجواب صحیح - پادشاہ گل عفی عنہ مدرس دارالعلوم سرحد پشاور

الجواب صحیح - سید شمس عفا اللہ عنہ مدرس دارالعلوم سرحد پشاور

الجواب صحیح - شفیع الدین غفرلہ مدرس دارالعلوم سرحد پشاور

الجواب صحیح - د مطیع اللہ مدرس دارالعلوم سرحد پشاور

الجواب صحیح - شاہ نخت روان غفرلہ مدرس دارالعلوم سرحد پشاور

الجواب

مندرجہ بالا حقائق کی روشنی میں اس قسم کے عقائد کے حاملین اسلام

سے خارج اور پکے کافر ہیں ان کی نماز، جاذہ، مسلمانوں کو نہیں پڑھنی چاہیے نہ ان سے

نکاح کیا جائے اور نہ ان کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفنایا جائے۔

الجواب صحیح - فیاض الرحمن مہتمم مدرسہ مرکزی دارالقرآن ملک منڈی پشاور

الجواب صحیح - مولانا محمد ضیاء الحق صاحب شاہ فیصل شہید مسجد پشاور

الجواب

جس شخص یا جماعت کا عقیدہ یہ ہو کہ اللہ سے مراد کوئی مخلوق ہے اور نماز

روزہ اور زکوٰۃ فرض نہیں ہیں وہ کافر اور اسلام کے دائرہ سے خارج ہے

اس کے ساتھ مسلمان جیسا سلوک جائز نہیں ہے۔ فقط محمد یوسف عفی عنہ

الجواب صحیح - مولانا عبدالرحیم صاحب مہتمم مدرسہ عربیہ حدیثہ العلوم پشاور شہر

الجواب :- واضح ہو کہ فرقہ اسماعیلیہ مذکورہ فی السوال عقائد و نظریات کے رو سے
خارج از اسلام ہیں کیونکہ ارکان اسلام سے انکار کفر ہے ۔

الجواب صحیح ابو عمر عبدالعزیز النورستانی ، خادم الجامعہ الاثریہ اتر آباد پشاور
الجواب :- مذکورہ اعتقادات کے معتقد کو مسلمان کہنا ناجائز ہے بلکہ مذکورہ

معتقدات کی وجہ سے ان کی کفر میں شک نہیں رہتا ۔ واللہ اعلم

الجواب صحیح ۔ مولانا شاہد القادری مفتی دارالعلوم غوثیہ پشاور

مولانا پیر محمد ہشتی جامعہ غوثیہ پشاور

(الجواب) عقائد مذکورہ عقائد کفر ہیں اسلام سے ایسے عقائد والا کا کوئی
مناسبت نہیں ہے

(شیخ القرآن پینچ پیر) احقر محمد طاہر عفی عنہ

الجواب :- تذکرہ عقائد رکھنے والے شخص یا فرقہ کی کفر اور شرک اصل

البدیہات سے ہے ان کی کفر و شرک میں کوئی شک و شبہ نہیں ۔ اُن کے ساتھ

مسلمان جیسا کوئی معاملہ جائز نہیں ۔

الجواب صحیح ۔ امیر جمعیۃ العلماء اسلام عزیز الرحمن کان اللہ (فاضل دیوبند) ڈھکی چارسدہ

الجواب :- جو فرد یا جماعت ان اعتقادات پر قائم ہو ۔ جو درج ہیں ۔ چاہے

کوئی بھی ہو ۔ وہ دائرہ اسلام سے خارج غیر مسلم ہیں ۔ کیونکہ یہ اعتقادات اسلام

کے بنیادی عقائد کے خلاف ہیں ۔ ایسا فرد یا قوم کسی صورت میں مسلمان نہیں ۔

الجواب صحیح ۔ احقر سعید الرحمن عفی عنہ ناظم اعلیٰ دارالعلوم اسلامیہ عربیہ رستم ، مردان

الجواب صحیح :- محمد حسن خان خادم علوم حدیث اکبر دارالعلوم مردان

مولوی محمد عبدالرحمن بہتیم دارالعلوم و خطیب مسجد تھانہ تخت بھائی

فصل مردان

الجواب صحیح :- تاج زریں مدرس دارالعلوم شرکراہ ضلع مردان

الجواب صحیح :- فضل مالک ، دارالعلوم اسلامیہ چارباغ ضلع مردان سرحد

عبدالشکور مردان عبدالحلیم مردان
محمد ادریس مردان مولوی محمد فاضل صدر مدرس تجوید القرآن دیر

محمد عنایت الرحمن ، دارالعلوم رحمانیہ درگئی ملاکنڈ ڈویشن -

الجواب صحیح :- محمد علی صدر مدرس تعلیم القرآن حنفیہ سری ضلع کوہاٹ

الجواب صحیح :- اصل بادشاہ مدرس انجمن تعلیم القرآن کوہاٹ

الجواب صحیح :- منظور الحق مہتمم مدرسہ و خادم مدرسہ عربیہ ممتاز المدارس کوٹ رتہ ضلع منظر گرٹھ

غلام بخش مدرس " " " "

حفیظ اللہ " " " "

الجواب صحیح مولوی محمود سمعی خان مفتی و شیخ الحدیث دارالعلوم نظام العلوم بنوں

الجواب صحیح :- مولوی فضل غنی مدرس مدرسہ عربیہ معراج العلوم بنوں صوبہ سرحد

الجواب صحیح مولوی حبیب اللہ ، خادم دارالافتاء مدرسہ مدرس دارالعلوم الاسلامیہ لکی مروت ، بنوں

الجواب صحیح :- مولوی محمد عبدالقیوم شاہ ، صدر مدرس شیخ الحدیث دارالعلوم نظام اسلامیہ

اہل سنت و الجماعت تجوڑی لکی مروت ضلع بنوں

الجواب صحیح :- ناظم اعلیٰ مولانا حضرت علی شاہ مدرسہ عربیہ مطلق العلوم

محمد انور خان ناز ، داخل ضلع بنوں -

الجواب صحیح :- امان اللہ خادم الحدیث دارالعلوم نظامیہ میرانشاہ شمال وزیرستان

الجواب صحیح :- امیر گل ، مفتی و مہتمم فیض المدارس مابین گلان ضلع ڈیرہ اسماعیل خان

الجواب صحیح :- نیاز محمد مدرسہ اسلامیہ حسن المدارس ، ضلع ڈیرہ اسماعیل خان

محمد احمد خان مدرس " " " "

الجواب صحیح :- عبید اللہ - مہتمم دارالعلوم عبیدیہ و مفتی ڈیرہ غازیخان بلاک ۲

توقعات علماء حیرال

الجواب الصحیح مرشد حیرال حضرت مولانا محمد مستجاب صاحب مدظلہم
جو عقائد اور نظریات سوال میں درج کئے گئے ہیں ان کا حامل کافر ہے، نہ ان پر
نماز جنازہ جائز ہے نہ ان کو مسلمانوں کے مقبرہ میں دفن چاہیے نہ اس کے ساتھ مناکح جائز
ہے نہ ان کا ذبیحہ حلال ہے اور نہ ان کے ساتھ مسلمانوں جیسا معاملہ کیا جاسکتا ہے بلکہ ان
کے ساتھ کافروں جیسا سلوک کرنا چاہیے۔ فقط (حقیقہ محمد مستجاب عفرلہ)

مجاہد ملت حضرت مولانا عبداللہ صاحب حیرال

فرقہ اسماعیلیہ آغا خان کے کفر میں ذرا بھی تردد نہیں یہ فرقہ یقیناً کافر ہے

مولانا جلال الدین صاحب مولانا گلاب خان صاحب

جو شخص مذکورہ بالا عقیدہ رکھتا ہے وہ یقیناً کافر ہے اور خارج از اسلام ہو
میں کوئی شک نہیں۔ مولوی محمد شریف صدر دارالعلوم حیرال۔

الجواب صحیح مفتی نور اللہ مفتی اعظم حیرال

۱) محمد صاحب زمان خطیب شاہی جامع مسجد حیرال

مولوی طیب عفا اللہ

۲) عبداللہ دیاں۔

۳) محمد مجید فاضل دیوبند ۴) مولوی جمیل اللہ صاحب مدرس دارالعلوم حیرال

۵) مولانا حفیظ الرحمن صاحب مولانا ذاکر اللہ صاحب

۶) مولوی مشیر احمد اشرفی ۷) مولانا امان اللہ صاحب حیرال

۸) مولانا بشیر احمد صاحب حیرال ۹) مولانا شیخ عبداللہ صاحب حیرال

۱۰) الحاج محمد علی صاحب مہتمم دارالعلوم جغور حیرال

الجواب الصحيح

مولانا محمد يوسف صاحب جغور حیرال

مولانا سعید احمد صاحب دارالعلوم جغور حیرال

مولانا عبدالحکیم عرف کپنی مولائی حیرال

الجواب

صاحب هذه العقيدة خارج عن دائرة الاسلام بالكتاب
والسنة واجماع المسلمين وهذه العقيدة والاسئلة لا
تحمّل التأويل فمن يكفر بالايمان فقد حبط عمله وهو في
الآخرة من الخاسرين والتأويل في ضروريات الدين كفر
الحق لا يجاوز هذا الجواب ، شيخ الاسلام دارالعلوم ربانيہ دروش

الجواب الصحيح مولوی محمد عبدالرؤف صاحب

محمد تاج الدين اشرف الدين محمد سعيد

عبدالحمید مدرس دارالعلوم ربانيہ دروش بیل حیرال

مولانا مشرف خان صاحب دروش مولانا حمید الرحمن صاحب حیرت تحصیل دروش

مولانا محمود غزنوی صاحب حیرت تحصیل دروش مولانا کرامت اللہ صاحب ششی تحصیل دروش

مولانا منور شاہ نگر تحصیل دروش مولانا ادر حسین صاحب عشریت

مولانا قاضی دل محمد صاحب ارندو

الجواب الصحيح

قاضی غلام نبی چیرمین تجویز نفاذ شریعت حیرال مولانا محمد طاہر شاہ ادیر موٹر کھو

مولانا رحمت ہادی مہتمم دارالعلوم قادریہ حیرال

قاضی حمید الرحمن ادیر عبدالغفار ادیر فضل الرحمن واصف ادیر

مولانا عبداللطیف ادریس مولانا عبدالرحیم صاحب ادریس عبدالصبیر ادریس
غلام محمد ادریس مولانا وزیر مولانا کپڑا شکر مولانا میر محمد خان

الجواب صالح

مولانا قاضی محمد مراد صاحب کوشت مولانا قاضی محمد شاہ صاحب موڑ کھو
مولانا قاضی نور محمد صاحب کوشت مولانا فیض اللہ صاحب کوشت
مولانا عبدالحی صاحب عن نگین گہکے مولانا عبدالحی صاحب گہکے

مولانا سرفراز صاحب مہتمم مدرسہ فیض العلوم مرگول تحصیل موڑ کھو
محمد نظام الدین ، صدر مدرس مدرسہ فیض العلوم مرگول ضلع چترال

مولانا حبیب اللہ موڑ کھو مولانا عبدالکریم صاحب موڑ کھو
مولانا صاحب دار شاہ صاحب مولانا فیض اللہ موڑ کھو
مولانا غلام حضرت صاحب موڑ کھو مولانا قوت الاسلام صاحب موڑ کھو
جان محمد صاحب موڑ کھو مولانا مفتی ہدایت الدین صاحب موڑ کھو
مولانا مفتی نعمت اللہ صاحب موڑ کھو مولانا اشرف الدین موڑ کھو
مولانا حسن شاہ صاحب موڑ کھو مولانا خاندانہ صاحب موڑ کھو
مولانا سلطان محمد صاحب موڑ کھو مولانا حمید اللہ صاحب موڑ کھو
مولانا رحمت کریم صاحب تشکو موڑ کھو مولانا مفتی عبدالحمید صاحب موڑ کھو
مولانا قیوم شاہ صاحب تور کھو مولانا عبدالواسع تور کھو
مولانا غلام شفیق موڑ کھو مولانا کفایت اللہ صاحب موڑ کھو
مولانا قاضی جمال الدین صاحب مستونج مولانا رحمت امین صاحب تحصیل مستونج پوٹلی

مولانا مستقیم شاہ موڑ کھو کشم ، مولانا انوار الحق موڑ کھو کشم ، مولانا حبیب الرحمن موڑ کھو کشم
مولانا سعاد الدین موڑ کھو کشم ، مولانا عبدالحکیم موڑ کھو کشم

توقیعات علمائے کلکتہ

فرقہ آغا خانی یقیناً دائرہ اسلام سے خارج ہے

الجواب صحیح مفتی غلام مصطفیٰ صاحب

حضرت مولانا قاضی عبدالرزاق صاحب کلکتہ

حضرت مولانا عبدالشکور صاحب

حضرت مولانا عبدالواحد صاحب

حضرت مولانا شمس الحق صاحب

حضرت مولانا عبدالباری صاحب

حضرت مولانا محمد میاں صاحب

حضرت مولانا محمد دل صاحب

حضرت مولانا عبدالرزاق صاحب

حضرت مولانا عبدالوہاب صاحب

حضرت مولانا بدر الدین صاحب

حضرت مولانا محمد سلیم صاحب

حضرت مولانا عبدالرحمن صاحب

توقیعات علمائے کوہستان

مولانا عبدالخالق صاحب مدرسہ تعلیم القرآن ڈاکخانہ پٹن تحصیل پٹن ضلع کوہستان

مولانا عبدالعلیم صاحب " " " " " " " " " " " "

مولانا محمد بوستان صاحب مہتمم مدرسہ عربیہ پٹن " " " " " " " " " " " "

مولانا خیر الناس صاحب " " " " " " " " " " " "

مولانا الف خان پاس شیل کھن آباد " " " " " " " " " " " "

مولانا عبدالستین غازی آباد سیر پاس مہتمم مدرسہ پاس " " " " " " " " " " " "

مولانا عبدالستعان مہتمم مدرسہ تعلیم القرآن پاس " " " " " " " " " " " "

یہی حال ان کے بعد کے آئمہ مستورین کا رہا۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے شجرہ نسب میں بھی اختلافات رونما ہوئے۔ (تفصیل کے لئے دیکھئے تاریخ فاطمین مصر - فصل ۵-۶) اس دور میں نہ کسی کو ائمہ کے نام کا صحیح علم تھا نہ ان سے تعارف تھا نہ ان کی تعلیمات سے آگاہی تھی۔ جو لوگ اپنے آپ کو ائمہ کے داعی کی حیثیت سے پیش کر کے اہل بیت کے نام پر دعوت دیتے تھے وہ ائمہ کے معتقدین کو جس جانتے تعلیم دیتے تھے۔ نہ ان کے بارے میں کسی کو یہ معلوم تھا کہ وہ واقعتاً امام کی طرف سے مقرر کردہ داعی ہے یا اس نے محض لوگوں کو راستہ سے بہکانے کے لئے اہل بیت کی آڑ لے رکھی ہے۔ الغرض اس دور میں داعیوں کی طرف سے جو تعلیم پیش کی جاتی تھی۔ اسمعیلی عوام کے پاس اس کے سچ اور جھوٹ کے درمیان امتیاز پیدا کرنے کا کوئی ذریعہ نہیں تھا بلکہ داعی کی حرب زبانی ہی اسمعیلی عوام کے لئے یقین دایان کا واحد معیار تھی۔ امام تو خیر اسمعیلی عقیدے میں معصوم سمجھے جاتے تھے لیکن انصاف کرنا چاہیے کہ غیر معصوم داعیوں کے بیانات اور ان کے بلند بانگ دعوے پر ایمان لانا کہاں تک صحیح ہے؟

ائمہ کے داعی محض اپنی اغراض کے لئے زمین و آسمان کے قلابے کس طرح ملاتے تھے اس کی ایک واضح مثال مختار بن ابی عبید ثقفی کذاب کی شخصیت ہے جسے حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بعد کوفہ اور اسکے اطراف میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فرزند ارجمند حضرت محمد بن حنفیہؓ کے نام سے دعوت دی۔ یہاں تک کہ علاقوں پر اپنی حکومت قائم کر لی وہ حضرت محمد بن حنفیہؓ کو مدعی امامت قرار دے کر نہایت غلط تعلیم ان کے حوالے سے پیش کرتا تھا۔ اور حضرت کے جعلی خطوط لوگوں کو پڑھ کر سناتا تھا حالانکہ حضرت محمد بن حنفیہؓ مدینہ طیبہ میں موجود تھے اور وہ مختار کی دعوت سے منکر تھے۔ اس کے باوجود اسے جھوٹ پھیلانے میں کامیابی حاصل ہوئی۔ آئمہ مستورین کی حالت ایسی تاریکی میں تھی کہ نہ عوام کو ان کا نام معلوم نہ ان کے مقام کا پتہ، نہ ان سے رابطہ کی صورت نہ داعیوں کے دعووں اور ان کی تعلیمات کے صدق و کذب کو جانچنے کا کوئی ذریعہ تھا۔ ایسی تاریکی میں داعیوں نے ان کی طرف جو کچھ منسوب

توقعات علماء آزاد کشمیر

الجواب

اگر کوئی شخص مندرجہ بالا عقائد رکھتا ہے تو وہ مسلمان نہیں ہے اور

اس کے ساتھ اہل اسلام کا معاملہ کرنا درست نہیں، واللہ اعلم

الجواب صحیح، مولانا محمد یوسف خاں صاحب مہتمم دارالعلوم تعلیم القرآن بلندی پونچھ آزاد کشمیر
بارون الرشید آباد

قاضی محمد اسلم کشمیری، باغ پونچھ آزاد کشمیر

مولانا بشیر احمد کشمیری، مظفر آباد، آزاد کشمیر

مولانا محمد طیب کشمیری، مدرسہ عربیہ قاسم العلوم نعمان پورہ باغ آزاد کشمیر

مولانا امیر الزمان خان، مہتمم مدرسہ عربیہ قاسم العلوم نعمان پورہ باغ آزاد کشمیر

مولانا عبدالعزیز تھوڑاڑوی مہتمم جامعہ اسلامیہ دالاکوٹ آزاد کشمیر

مولانا محمد انور صاحب ناظم تعلیمات مدرسہ عربیہ قاسم العلوم نعمان پورہ آزاد کشمیر

مولانا محمد امین الحق صاحب مہتمم مدرسہ تعلیم القرآن باغ آزاد کشمیر

مولانا محمد حسین صاحب مہتمم جامعہ العلوم منگ، آزاد کشمیر

مولانا محمد صدیق صاحب ناظم تعلیمات دارالعلوم تعلیم القرآن بلندی آزاد کشمیر

مولانا عبدالکبیر صاحب مدرسہ فیض القرآن بسین گل تحصیل باغ آزاد کشمیر

مولانا محمد ظہور احمد صاحب

مولانا ممتاز احمد صاحب دارالعلوم تعلیم القرآن باغ آزاد کشمیر

مولانا عبدالروف صاحب مدرسہ عربیہ قاسم العلوم نعمان پورہ باغ آزاد کشمیر

مولانا عبدالرحیم

توقیعات علما بلوچستان

الجواب ہے۔

یہ فرقہ دائرہ اسلام سے خارج ہیں اور کافر ہیں کیونکہ کفر القس کے منکر ہیں۔ اور ان کا ذبیحہ وغیرہ حرام ہیں۔ یہ مشہور مسئلہ ہے۔

الجواب صحیح حافظ عبدالحکیم صاحب مدرسہ عربیہ مفاتیح العلوم کوٹ بس بلوچستان
قاضی سعد اللہ صاحب

الجواب صحیح ۱۔ محمد عیسیٰ کوٹہ پٹیشی، مولانا قاضی محمد یعقوب مسلم باغ بلوچستان
مولانا رحمت اللہ مندوخیل شروہ بلوچستان۔

مولانا عبد الغفور اخوندزادہ، مولانا بلوچستان،

مولانا محمد صدیق خطیب جامع مسجد، کوٹہ شہر

مولانا عبد الواحد خطیب جامع مسجد، قندھاری، کوٹہ

مولانا عبد الحلیم کارٹ گورنمنٹ ڈی کوٹہ

قاضی، دوست محمد صاحب، کوٹہ

دارالعلوم دیوبند

الجواب :- کافور کے

سوال میں اس فرقہ کے جو عقائد لکھے گئے ہیں اگر وہ صحیح ہیں تو ان کے کافر ہونے میں قطعاً کوئی شبہ نہیں ہے اور ان کے مرنے والے کے ساتھ وہ تمام مذہبی معاملے جائز نہیں جو مسلمانوں کے لئے مخصوص ہیں پس نہ نماز جازہ درست ہوگی نہ مسلمان کے قبرستان میں دفن کرنا اسی طرح ان کے ساتھ نکاح کرنا بھی جائز نہیں ہوگا اور نہ ان کا ذبیحہ جائز ہوگا اور نہ مسلمانوں کا جیسا برتاؤ کرنا

بہذا اظهر ان الرافضی ان کان ممن یعتقد الا لوهیة فی علی
او ان حبیبیل غلط فی الوحی الخ فہو کافر لمخالفتہ لہو اطع
المعلومتہ من الدین بالضرورة (رد المحتار)

ضروریات دین نماز ، روزہ ، حج ، زکوٰۃ جیسے ارکان کا جو منکر ہو اس کے کفر میں کوئی شبہ نہیں رہ جاتا ہے

واللہ اعلم

نزلہ اللہ

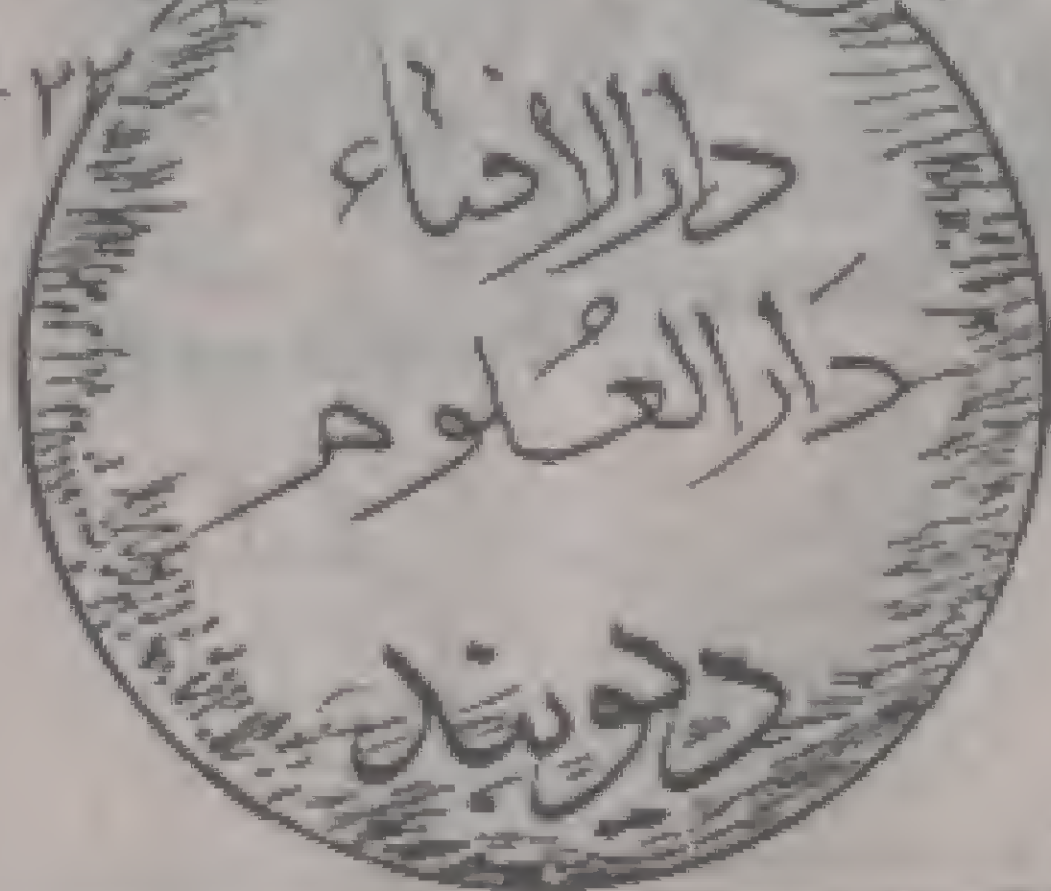
دارالافتاء دارالعلوم دیوبند

دارالرحمۃ دارالسلام

الجواب صحیح

نیل الابرار جامع دارالعلوم دیوبند

۲۲۔۳۔۱۴۰۸ھ



مدثر نظام علوم شہارنپور

کافتوی

الجواب

حامداً و معیناً . فرقہ دراز سے فرقہ اسماعیلیہ پر کفر کا فتویٰ ہے جو ایسے
گھرانے میں پیدا ہوا وہ کافر ہے اور جس نے از خود اسلامی عقائد ترک
کر کے فرقہ اسماعیلیہ کے عقائد اختیار کئے وہ مرتد ہے . مرتد کے احکام
بہت سخت ہیں اس سے سلام و کلام اس کے ساتھ نہایت درخت
اور خرید و فروخت کا معاملہ کرنا جائز نہیں . اسلامی حکومت میں ایسے
شخص کو (اگر وہ تین دن کے اندر اسلام کے اندر نہ لوٹے) قتل کر دیا جاتا
ہے ۔

اعدہ ۵، دہریہ سبکی ۱۷، نظام علوم شہارنپور ۱۲۶ھ ۱۲۸۲ھ

جواب مع مدبر العلوم نظام



الاستفنا

کیا فرماتے ہیں علماء کلام کہ حیراں اور گالگت کے علاقہ میں آغا خانوں کا خاص اثر ہے چونکہ یہ علاقہ بہت
 ہی پسند ہے اور یہاں کے اکثر لوگ کافی غریب ہیں اس لئے آغا خان لوگ اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کر کے اور
 غریب مسلمانوں کو لالچ دے کر آغا خان بننے کی کوشش کرتے ہیں پچھلے دنوں کئی لوگوں کو آغا خان بنایا
 گیا ہے بعض علماء کو اس کا احساس ہوا اور آغا خانوں کے مذہب کی حقیقت تمام مسلمانوں کو بتانا شروع کی
 اس پر آغا خانوں کی طرف سے ان پر شدید حملے کئے گئے اور ان کا داخلہ اس علاقے میں بند کر دیا اب آغا خانوں
 نے وہاں کے مسلمانوں کو اپنے جال میں پھنسانے کے لئے آغا خان فاؤنڈیشن کے نام سے ایک ادارہ قائم
 کیا ہے جس کے تحت وہاں کے مسلمانوں کو دولت کے لالچ میں گمراہ کرنے کا ایک بہت بڑا منصوبہ بنایا ہے
 اس ادارے کا طریق کار یہ ہے کہ وہ بھکدوں سے کم انکم پیاپی فراڈ کو اپنا ممبر بناتا ہے ہر ممبر اس ادارہ کو ۵۰ روپے فیس دیتی ہے اگر کسی
 اور ممبران ممبروں کی سفارش پر ان لوگوں کے ترقیاتی کاموں کے لئے ۵۰ روپے دیتے ہیں اور ان کے لئے ایک ایک روپے تک دی جا سکتی ہے ان ممبران
 کے لئے علماء اور باشرع لوگوں کو چاہا جاتا ہے اور سنا گیا ہے کہ ہر ممبر یا ہر دورہ دہیے فیس آجاتا اور ان کا
 بڑا ہے کہ مسلمانوں کے لئے آغا خان فاؤنڈیشن کا ممبر بننا شرعی نقطہ نظر سے درست ہے یا نہیں
 نہ مسئلہ یہاں کے لوگوں میں خاصا نزاع پایا جاتا ہے بعض لوگ بڑی شدت سے اس کی حمایت
 اور تائید کرتے ہیں اور بعض لوگ اس کو آغا خانوں کی ایک خوفناک سازش تصور کرتے ہوئے اس کی مہم
 کو مسلمانوں کے لئے جائز قرار نہیں دیتے کیونکہ اس کا مقصد اس منہرے جال کے ذریعے سے وہاں کے فاقہ کش
 اور غریب عوام کو آغا خانوں کے مذہب میں پھنسانا ہے یہ رقم جب کسی گناہ کو دی جاتی ہے تو ممبروں سے
 مختلف قسم کے نعرے لگوائے جاتے ہیں اور ان کو ٹیپ ریکارڈ کیا جاتا ہے نیز اس موقع کی تصویر لیکر فلم
 تیار کی جاتی ہے آغا خان تمام علماء کے متفقہ فیصلے کے مطابق مذہبی ہیں اور اس آغا خان فاؤنڈیشن
 کا مقصد مسلمانوں کو گمراہ کرنا ہے۔ ایسی حالات میں کیا کسی مسلمان کو اس فاؤنڈیشن کا ممبر بننا اور اس کا
 وصول کرنا شرعی ہے یا نہیں؟ اور شرع شریف کے حکم کے مطابق اس کے ممبر بننے والے لوگ
 گنہگار ہوں گے یا نہیں؟ المستفتی: رحمت بک اور دلشاد فیض حیراں

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی ولی حسن لونکی کافتوی

المجوابے باسمہ تعالیٰ

ارشاد ربانی ہے - یا ایہا الذین آمنوا لا تتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء تلحقون الیہم
بالمودة وقد کفر وابعادکم من الحق ینخرجون الرسول وایاکم ان تؤمنوا باللہ ورسولہ
ان لکنتم خرجم جہاداً فی سبیلی وابستغاد من بنی اسرائیل الیہم بالمودة وانا اعلم بما اتخیتم
وما اعلمتم ومن ابتغاد فضل سوار السبیل (الممتح ۱ آیت پارہ ۲۸)

ترجمہ :- اے ایمان والو میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ تم ان کو پیغام دوستی بھیجتے ہو حالانکہ
تمہارے پاس جو حق آیا ہے وہ اس کا انکار کرتے ہیں رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اور تم کو صرف اس بنا پر
نکالتے ہیں کہ تم اپنے رب پر ایمان لائے ہو جبکہ تم میرے راستے پر جہاد پر نکلے اور میرا دشنام دناں کی تلاش
میں گئے تم ان سے خفیہ محبت رکھتے ہو حالانکہ میں تمہاری خفیہ اور علانیہ باتوں کو خوب جانتا ہوں اور جو
ایسا کریگا اس نے راہ حق گم کر دیا۔ (امیت) کہ یہ سے واضح طور پر معلوم ہو رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے
دشمنوں اور مسلمانوں کے دشمنوں سے محبت اور دوستی رکھنا اور اسی طرح ان سے خفیہ محبت و مودت رکھنا
جس کے اسلام کو نقصان اور ضرر پہنچے منع ہے۔ (مسیح) طرح سورۃ المجادل میں ہے -

لا تجد قوم یؤمنون باللہ والیوم الآخر یوادون من عدا اللہ ورسولہ ، اللہ اور آخرت
کے دن پر ایمان لائے والوں کو نہ پاؤ گے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالفین سے محبت
رکھیں (المجادل آخری آیت پارہ ۲۸)

تافض شام الدہ پانی پتی مفتی وقت تفسیر مظہری میں لکھتے ہیں -

ہذہ الایۃ تدل علی ان ایمان المؤمن یفسد بموداة الکافرین وان المؤمن لا یوالی الکفار
وان کان قریبہ ۲۲۸ ج ۱ ص ۱۰۰ آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ کافروں سے محبت کرنے سے
مومن کا ایمان فاسد ہو جاتا ہے اور یہ کہ مومن کو کافروں سے معاملات نہیں کرنا چاہئے اگرچہ اس کا
قریبی رشتہ داری کیوں نہ ہو۔

یا ایہا الذین آمنوا لا تتخذوا الکافرین اولیاء من دون المؤمنین (آل عمران)

کر دیا۔ اس پر آنکھیں بند کر کے ایمان لانے کا یہ گنجائش رہ جاتی ہے یہ اسمعیل سلسلہ امامت میں ایسا جھول ہے جسے کوئی شخص بقائم فہم و انصاف نظر انداز نہیں کر سکتا۔ اور کوئی شخص جس کو مذہب کی قدر و قیمت معلوم ہو ایسی مشکوک چیزوں پر ایمان لا کر اپنی عاقبت خطرے میں نہیں ڈال سکتا۔

۴۔ میمون قداح

حضرت اسمعیل بن جعفر اودان کے صاحبزادے محمد المکتوم کے دود میں میمون قداح اور عبداللہ بن میمون اسمعیل مذہب کے بہت بڑے داعی ہو گزرے ہیں۔ اسمعیل تادمین ان کی تالیف و تصنیف میں لفظ اللسان ہیں۔ "نور مبین" میں ہے۔

"عبداللہ بن میمون ایک جلیل القدر داعی تھے آپ سلمان الفارسی کی نسل سے تھے اور جید عالم تھے عبداللہ بن میمون اودان کے والد ابو میمون حضرت امام جعفر صادق کے عاشق تھے اور ساری زندگی ان کی غلامی میں بسر کی اسی کا نتیجہ ہے کہ وہ داعی اکبر کے درجہ کو پہنچے اور اسمعیل مذہب کے درجہ "باب" سے بھی مشرف ہوئے۔"

(ص ۱۲۸)

واقعہ اسمعیلی مذہب کے بانی یہی دونوں باپ بیٹا (عبداللہ اور اس کا باپ میمون) ہیں جیسا کہ اوپر لکھا گیا ہے حضرت اسمعیل بن جعفر صادق اپنے والد کی زندگی میں فوت ہو گئے ہوں یا روپوش ہو گئے ہوں بہر حال عام لوگوں کے ساتھ ان کا کوئی رابطہ نہیں تھا نہ انہوں نے اسمعیل عقائد کی تعلیم دی۔ بلکہ جس طرح حضرت علی رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے حضرت محمد بن حنفیہ کی طرف خود ان کی زندگی میں مختار بن ابی عیوب ثقفی غلط عقائد گھڑ کر ان کی طرف منسوب کیا کرتا تھا۔ اس طرح حضرت اسمعیل کی روپوشی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے باطنی عقائد کا ایک طود مار گھر کر جس شخص نے ان کی طرف منسوب کیا وہی دراصل اسمعیلی مذہب

ایمان والو ! تم کافروں کو اپنا دل اور دوست نہ بناؤ مومنوں کو چھوڑ کر ۔

ابو بکر الرازی الجصاص اس آیت کے ذیل میں لکھتے ہیں ۔ اقتصت الآية النهی عن استنصار
بالكفار والاستعانة بهم والركون اليهم والثقة بهم ۔ آیت کریمہ کا الفاظ
یہ ہے کہ کافروں سے نصرت حاصل کرنا ، مدد حاصل کرنا ان کی طرف میلان رکھنا اور اعتماد کرنے کی
ممانعت شدید ہے ۔

جانتے ہیں کہ قرآن کریم میں مذکور بالا مضمون کو متعدد مقامات پر بیان فرمایا ہے
جس سے چار درجے برآمد ہوتے ہیں ایک درجہ قلبی موالات یا دل و دلت کا ہے یہ سبب برائے
کے ساتھ مخصوص ہے غیر مومن کے ساتھ قطعاً کسی حال میں جائز نہیں ہے ۔ دوسرا درجہ موالات کا
ہے جس کے معنی ہمدردی و خیر خواہی اور نفع رسانے کے ہیں یہ بجز کفار اہل حرب کے جو مسلمانوں سے ہر سبب
ہیں باقی سب غیر مسلموں کے ساتھ جائز ہے ، تیسرا درجہ مدارات کا ہے جس کے معنی ظاہری خوش خلقی
اور دوستانہ برتاؤ ہے بھی تمام غیر مسلموں کے ساتھ جائز ہے ۔ جبکہ اس سے مقصود ان کو دینی نفع پہنچانا یا
ان کے شر اور ضرر رسائی سے اپنے آپ کو بچانا مقصود ہو ۔ چوتھا درجہ معاملات کا ہے کہ ان سے
تجارت یا اجرت و ملازمت اور صفت و حرمت کے معاملات کئے جائیں یہ سب امور جائز ہیں
احادیث کے سلسلہ میں سب پہلے عاقل بن ابی بلتعہ کی حدیث آتی ہے جس میں انہوں نے کافروں کو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی تشبیہ لہجہ کی اطلاع دیدی تھی آپ کو وحی کے ذریعے سے معلوم ہو گیا چند صحابہ کرام
کو بھیجا گیا وہ جابوسہ طور سے عاقل بن ابی بلتعہ کا خط لے آئے بعض صحابہ نے عاقل کو قتل کرنا چاہا تاہم
آپ نے ان کے صدق و نیک موافق کر دیا اسی موقع پر سورہ ممتحنہ کی آیات نازل ہوئیں اور اس سے مسلمانوں
کے لئے قانون بن گیا کہ کافروں سے موالات و دوستی جائز نہیں ہے (بخاری ۲۰۰۲ - غزوہ بدر فتح مکہ)

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يلدغ المؤمن من جحر مرتين ۔ رسول الله صلى الله
عليه وسلم کا ارشاد ہے کہ مومن ایک سوراخ سے دوبارہ نہیں ڈساجاتا ۔ اور علامہ محمد امین شامی رحمہ اللہ
میں لکھتے ہیں ۔ يعلم ما هناكم الدروز واليافنة انهم في بلاد الشام يظهر في الاسلام و
الصوم والصلاة مع اثم يعتقدون تاسيع الارواح وحل الحمر والزنادان الا وهية تظهر في
شخص بعد شخص ويحجرون الحشر والصوم والصلاة والحج ويقولون المسمى بها غير المعنى
المراد ويتكلمون في جناب نبينا محمد صلى الله عليه وسلم كلمات فظيعة وللعلامة المحقق
عبد الرحمن الرمادي فيهم فتوى مطولة ۔ وذكر فيها ۔ انهم يستحلون عقائد النصرانية و

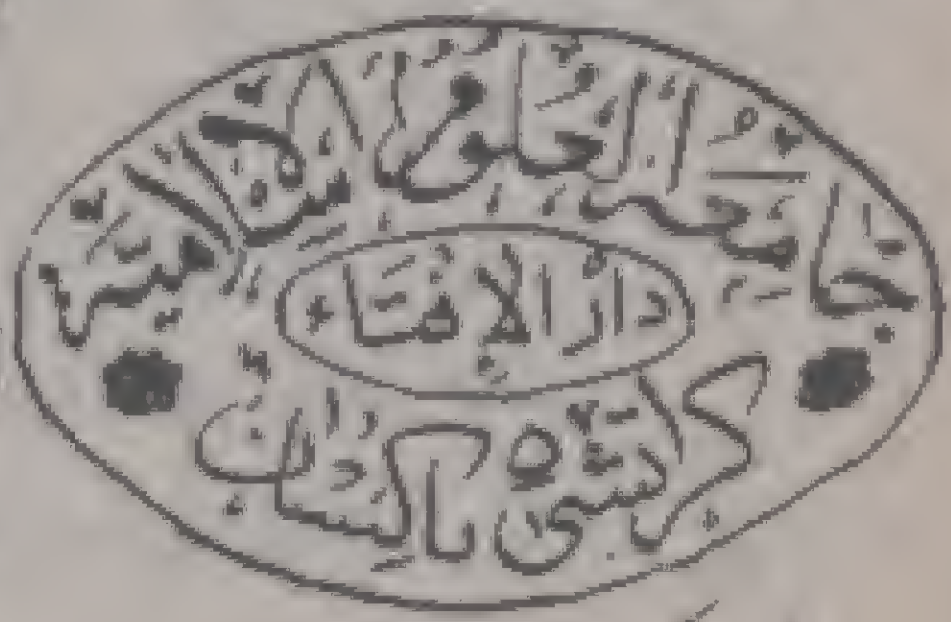
الاسماعیلیہ الذین یلقبون بالقراطمۃ والباطنیۃ الذین ذکرہم
صاحب المواقف ونقل عن علماء المذاهب الاربعۃ انہ لا یحل اقوامہم
فی دیار الاسلام بحجرۃ ولا غیرہا ولا تحمل منا کحتہم ولا ذباحتہم۔
(اردو المختار ص ۲۵ ج ۲)

ترجمہ ۱۔ یہاں سے درود اور تیامتہ کا حکم معلوم ہوا یہ لوگ دیار شام میں اسلام
اور روزہ نماز کا اظہار کرتے ہیں لیکن اس کے باوجود متاسف اسخ ارواح کے قائل ہیں
اور شراب اور زنا کو حلال سمجھتے ہیں اور یہ بھی اعتقاد رکھتے ہیں کہ الوہیت کا یکے
بعد دیگرے ایک خاص شخص میں ظہور ہوتا رہتا ہے۔ نیز حشر روزہ ۱ نماز اور
حج کے بھی منکر ہیں اور یوں کہتے ہیں کہ ان الفاظ سے جو معنی مراد لئے جلتے ہیں وہ ان
کے اصل معنی نہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مبارک میں بھی گستاخانہ کلمات
مذہ سے نکالتے رہتے ہیں علامہ محقق عبدالرحمان سمدانی کا ان کے بارے میں ایک طویل
فتویٰ ہے جس میں انہوں نے بیان کیا ہے کہ یہ لوگ تفسیر یہ اور اسماعیلیہ کے
عقائد رکھتے ہیں جن کو قراطمہ اور باطنیہ کہا جاتا ہے صاحب مواقف نے ان کا
ذکر کیا ہے اور چاروں مذاہب کے علماء سے ان کے بارے میں نقل کیا
ہے کہ ان کو جزیہ لے کر یا کسی اور طریقہ سے دارالاسلام میں رہنے دینا روا
نہیں نہ ان سے نکاح کرتا حلال ہے اور نہ ان کے ہاتھ کا ذبیحہ کھانا۔

دلائل مندرجہ بالا اور آغا خانوں جو دراصل قراطمہ اور اسماعیلیہ ہیں
کی گزشتہ تاریخ کو سامنے رکھتے ہوئے روز روشن کی طرح واضح ہے کہ آغا خان
فاؤنڈیشن کا ممبر بننا قطعاً ناجائز اور حرام ہے کیوں کہ اس سے ان کا مقصد مسلمانوں
کی غربت و افلاس سے فائدہ اٹھا کر ان کے ایمان و اسلام کو خریدنا ہے جو علماء
اس فاؤنڈیشن کے حق میں ہیں وہ سخت نا عاقبت اندیشی میں مبتلا ہیں
ان کو چاہیے کہ فوراً اس سے رجوع کریں اور مسلمانوں کو ابتلاء و آزمائش میں
ڈالنے کا سبب نہ بنیں مسلمانوں کو چاہیے کہ جو لوگ ان کو اس فاؤنڈیشن کا

مہربانی کی تلقین کریں اُن سے مقاطعہ کریں اور غربت و افلاس کو کفر اور زندہ تو کے
 مقابلہ میں قبول کریں حقیقت یہ ہے کہ پاکستان میں جب سے اسلامی حکومت کا
 نام لیا جا رہا ہے خواہ غلط یا صحیح اس نے جہاں اسلام دشمن طاقتوں کو پاکستان کی
 متوجہ کر دیا ہے وہاں یہاں کے فرق باطلہ کو بیدار کر دیا ہے یہ لوگ کبھی ملک توڑنے
 کی طرف لگ جاتے ہیں اور کبھی مسلمانوں کو کافر اور بددین بنانے کی طرف متوجہ ہو جاتے
 ہیں ضرورت ہے کہ مسلمان جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ، تابعین، علماء
 ربانین کے ماننے والے ہیں ان کی سازشوں کو بالکل ناکام بنادیں۔
 واللہ یقول الحق وهو یحکم فی السبل۔

المفتی ولی جلیل
 دارالافتاء دارالعلوم اردو
 دارالافتاء دارالعلوم اردو
 دارالافتاء دارالعلوم اردو



الجواب صحیح
 محمد ادریس
 الجواب صحیح
 محمد ادریس

اللہ اعلم

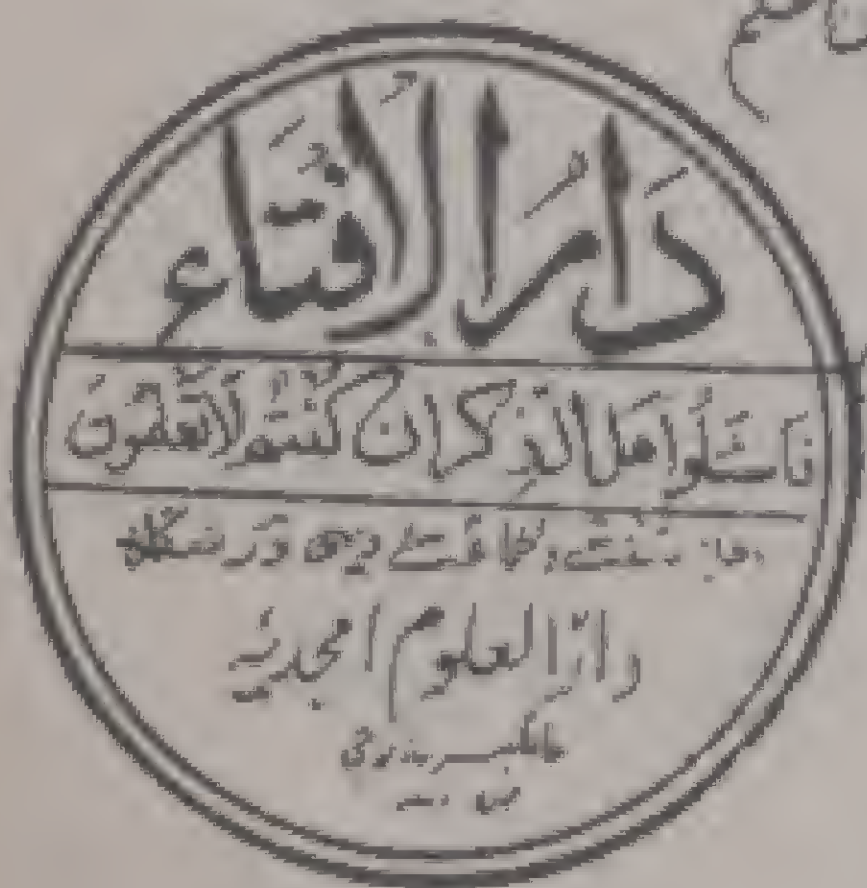
محمد صالح قدر
 محمد عبد السلام عفا اللہ
 محمد صالح قدر
 محمد عبد السلام عفا اللہ
 محمد صالح قدر
 محمد عبد السلام عفا اللہ

دارالافتاء دارالعلوم امجدیہ کافتوی

الجواب :-

آغا خاں خود بھی اپنے آپ کو مسلمان نہیں کہتے ہیں ۔ اور دنیا میں کہیں انہوں نے مسجد نہیں بنوائی ۔ اس لئے کہ وہ نماز کو فرض ہی نہیں سمجھتے ہیں ۔ صرف جماعت خوانے بولتے ہیں جس میں شام کو سب عورت مرد جمع ہو کر کچھ تفریح کر لیتے ہیں وہ دنیاوی کاموں میں جو کچھ بھی حلسہ لیں یہ اُن کا فعل ہے ۔ مگر مال و دولت کا لالچ دے کر اگر مسلمانوں کو اسلام سے پھیرتے ہیں اور اپنی جماعت میں داخل کرتے ہیں جیسا کہ سوال سے معلوم ہوتا ہے تو مسلمانوں پر فرض ہے کہ وہ اس فتنہ ارتداد کو روکیں اور ان کے ان افعال سے جب اُن کی نیتوں اور ارادوں کا ظہور ہو گیا تو دنیاوی کاموں میں بھی اُن سے کسی طرح کا تعاون نہ کریں اور اپنے آپ کو اُن سے جدا رکھیں ۔ اور اُن کو اپنے علاقوں میں آنے نہ دیں اور اجتماعی طور پر حکومت سے مطالبہ کریں کہ وہ اس فتنہ کو روکے اور ان کی اس قسم کی سرگرمیوں پر پابندی لگائے ۔

واللہ تعالیٰ اعلم



دارالافتاء

24/84

درمندانہ اپیل

آپ کو خدا اور رسول کا واسطہ دیکر اپیل کی جاتی ہے کہ کتاب پر لٹھ لینے کے بعد خدا کو عافرد
 ناظر جان کر اپنے ضمیر سے پوچھیں کہ اب آپ کی ذمہ داری کیا ہے ؟ دین کی حرمت اور اسلام کی
 غیرت آپ سے کیا تقاضا کرتی ہے ؟ ۔ نیز ملک کے ارباب اقتدار علیٰ و فضلاً اور کاف ثوری
 و کلام و دانشور سیاسی علماء دین و قائدین کا اس سلسلے میں کیا فریضہ ہے ؟ ۔ ۔ اس کا
 جواب آپ اپنے ضمیر اور اپنے رب حقیقی کو دیں ۔ جس نے ہمیں پیدا کیا ۔ دین اسلام کی دولت
 عطا کی اور ختم المر ایمن علی الشریعہ وسلم کی نبوت سے نوازا ۔

مہم اپنی کتابوں کے قیمت سے وصول کرتے ہیں اور انہیں بجز حقوق
 محفوظ رکھتے ہیں یہ آپ کا دینی فریضہ ہے کہ آپ انفرادی اجتماعی
 طور پر کتاب کو چھپوا کر تقسیم فرمائیں ۔

واجب علیہ اللہ

مفت طلب فرمائیے : مکتبہ اہلسنت مدینہ مسجد
 سول کواٹر پشاور ، ص ۱۰۰

حسب ذیل بھی مطالعہ فرمائیے

- ① الحکم الحقائق فی الحزب الآغاخانی الحکیم الامت حضرت اشرف علی تھانوی
- ② آغا خانیت کیا ہے ۔
- ③ آغا خانیوں کے سیاسی عزائم
- ④ آغا خانیت علماء امت کی نظر میں
- ⑤ آغا خان فاؤنڈیشن، پتھرال
- ⑥ آغا خانیوں کے زیر زمین منصوبے
- ⑦ جماعت خسانہ سے مسجد تک
- ⑧ آغا خانیت کی حقیقت

سواد اعظم اہلسنت
پتھرال

کا بانی ہے۔ ڈاکٹر زاہد علی صاحب لکھتے ہیں۔

مہدی کی نسبت عبداللہ بن میمون القداح کی طرف اس کا سبب

اکثر مورخین نے مہدی کو عبداللہ بن میمون القداح کی طرف منسوب کیا ہے ان کی مختلف روایتوں کا خلاصہ یہ ہے کہ میمون ایران کا ایک باشندہ تھا جس کے باپ کا نام ولیمان تھا یہ شخص مختلف ادبیاتی مذاہب کے اصول سے خوب واقف تھا۔ اس سے زیادہ کی تائید میں "کتاب المیزان" لکھی ہے جس کے پڑھنے سے آدمی لامذہب ہو جاتا ہے یہ ظاہر میں اپنے مریدوں سے محمد بن اسماعیل کے نام پر بیعت لیتا تھا۔ لیکن حقیقت میں یہ خود ملحد و زندیق تھا۔ آخرت کا قائل نہ تھا اس کا جانشین اس کا بیٹا عبداللہ بن میمون تھا جس کے اپنے باپ سے اسرار دعوت اسماعیلیہ سکھے۔ اس نے اپنا پیشہ آنکھوں کا معالجہ اختیار کیا۔ اس لئے یہ "قداح" کے نام سے مشہور ہو گیا۔ اسی نے دعوت اسماعیلیہ کے نومدار حفری میسری کے مدارج کے مانند مرتب کئے جن کو سلسلے سے طے کرنے کے بعد آدمی معطل اور اباحی بن جاتا ہے یعنی اعمال شریعت چھوڑ دیتا ہے اور محرمات کو مباح سمجھتا ہے۔ یہ اپنے وطن "قوزح العباس" سے جو ہوازمی ایک موضع ہے عسکر مکرم کو روانہ ہوا۔ جہاں اس نے اپنے باپ کی طرح اپنا کفر چھپانے کے لئے تشیع ظاہر کیا۔ اس حیلے سے اس نے بڑی شہرت حاصل کی اور زبرد کثیر بھی جمع کیا۔ یہاں کے شیعہ باشندوں پر جب اس کا راز کھل گیا تو وہ بصرہ ہوتا ہوا سلیہ پہنچا۔ جسے اس نے اپنا مستقر بنایا۔ مہدی کے ظاہر ہونے تک یہ اور اس کے جانشین یہیں رہے۔ عبداللہ کے انتقال کے بعد اس کے لڑکے احمد نے اس کی جگہ لی۔

(تاریخ فاطمین مصر ص ۷۶-۷۷-۷۸-۷۹)

علامہ محمد فرید وجدی "دائرة المعارف" میں لکھتے ہیں۔

واہبیت فی القرن الثانی الهجری علی وشک الا لمخلد الدانہ

ظہر رجل مدلس اسمہ عبد اللہ بن میمون بن فارس علو ثمالو

(قد اعافا رادانہ مستخدم الاسمعیلیہ لاغراضہ قادعی اندہ شیعی
 غیور و هو فی الحقیقۃ دہری لا یعتقد بشیء واستسن بین الاسمعیلیہ
 جمیعۃ سونیۃ واستعمل لذلک من الدہا والحیل مالاً مزیداً علی
 ورتبہا علی تسعة رتب لایرضی احد من رتبۃ الی ما فوقہا

الابلاستعداد والاہلیۃ۔ (دائرة المعارف القرن العشرين ص ۲۴۸/۱ ج ۱)
 ترجمہ :- دوسری صدی ہجری میں اسمعیلی مذہب کا شیرازہ بکھرنے کے قریب تھا۔ مگر
 ایک مکار شخص جس کا نام عبداللہ بن میمون تھا فارس کے ظاہر ہوا۔ جو آندول اور اقدامات
 سے بھاڑا ہوا تھا اس نے اسمعیلیت کو اپنی مقصد برداری کا ذریعہ بنانا چاہا۔ اس نے دعویٰ کیا کہ
 وہ فیور شیعہ ہے حالانکہ وہ فالص دہریہ تھا۔ کسی چیز پر عقیدہ نہیں رکھتا تھا۔ اس نے
 اسمعیلیوں کی ایک خفیہ تنظیم بنائی اور اس کے لئے ایسے مکر و فریب اور حیلوں سے کام لیا۔ جن
 پر اضافہ نہیں ہو سکتا تھا۔ اور اس نے اسمعیلی دعوت کے بالترتیب نو مدارج قائم کرکے اس شخص
 نیچے سے اوپر کے مرتبہ پر نہیں پہنچ سکتا تھا۔ جب تک کہ اس میں اس کی خاص استعداد اور صلاحیت
 نہ ہو۔ (ان مدارج کی تفصیل آگے آئی ہے۔ ناقل)

مسند الہند شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے بھی تحفہ اشاعریہ کے پہلے باب
 میں اسمعیلی مذہب کے بانی کی حیثیت سے عبداللہ بن میمون القدراس کا تذکرہ کیا ہے حضرت شاہ
 صاحب اس شخص کے بارے میں لکھتے ہیں :-

داہن عبداللہ بن میمون قدراس شخص ہے بود ملحد و ذنبدیق و دشمن اسلام و مینواس
 بنہیجہ دریں دین نماید، قابونی یافت، اکثری ادوانان در دغنی افتاد و بدستور
 عبداللہ بن سبا کا اہل و منتہای شیخ است۔

(تحفہ اشاعریہ ص ۸۔ مطبوعہ سہیل اکیڈمی لاہور)

ترجمہ :- یہ عبداللہ بن میمون قدراس بود ملحد اور ذنبدیق۔ دشمن دین و اسلام

تھا مدت سے چاہتا تھا کہ اس دین میں فساد ڈالے مگر قابو میں نہیں پاتا تھا اس وقت اس کو خوب گھن چڑی روٹی مل گئی اور مراد حاصل ہوئی۔ مثل عبد اللہ بن بابہ کے، کہ اصل و منشا مذہب تشیع کا ہے۔

(بدیہ مجیدہ ترجمہ تحفہ ثنائی عشریہ ص ۱۵۔ مطبوعہ میر محمد کتب خانہ مرکز علوم کراچی)
خلاصہ یہ ہے کہ اسماعیلی مذہب کی تعلیم ذات حضرت امام جعفر صادق کی طرف منسوب کی جاسکتی اور زمان کے بیٹے حضرت اسماعیل بن جعفر کی طرف۔ اس مذہب کا اصل بانی میمون اور اس کے بیٹا عبد اللہ بن میمون القدری ہے۔

۴۔ کیا خلفائے فاطمین کا نسب صحیح تھا؟

اسماعیلی فرقہ مغرب اور مصر کے خلفائے عبیدین کا نسب اندلسیوں کے ذریعہ اہل بیت سے ملتا ہے۔ لیکن جیسا کہ پہلے معلوم ہو چکا ہے اکثر مورخین ان کا نسب میمون قدری مجوسی سے ملاتے ہیں ڈاکٹر زاہد غل صاحب "تاریخ فاطمین مصر" میں موافق اور مخالف آراء پر طویل بحث کے بعد خود خلفاء عبیدین کے طرز عمل کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

خود فاطمین اور ان کے مشہور داعیوں کی مسئلہ نسب کی طرف عدم توجہ

ان تمام مباحث کے بعد اب ہمیں یہ دیکھنا چاہیے کہ خود فاطمین یا ان کے عہد کے مشہور داعیوں نے اثبات نسب میں کیا حصہ لیا۔ متعدد دفعہ ظہور کے زمانے میں نسب کا سوال اٹھایا گیا۔ لیکن کسی ایام نے اطمینان بخش جواب نہ دیا۔ یہ لوگ کبھی اتنی جرأت نہیں کر سکتے تھے کہ اپنا نسب منبر یا کسی مجمع میں بیان کریں۔ معزز سے مصر میں داخل ہونے کے بعد کسی امیر نے پوچھا۔ آپ کا نسب کیا ہے اس کے جواب میں معزز نے ایک جملہ منعقد کیا اور اپنی تلوار میان سے نکال کر کہا یہ میرا نسب ہے۔ پھر اس نے سونا حاضرین پر نثار کر کے کہا۔ یہ میرا حسب ہے۔ اسی طرح

زمانہ ظہور کے مشہور اسمعیل دایوں میں سے کسی نے اس امر کی طرف توجہ نہیں کی۔ قاضی القضاۃ
داعی الدعاۃ نعمان بن محمد متوفی ۳۶۲ھ نے اپنی تصانیف شرح الاخبار، کتاب المناقب، المناقب
افتتاح الدعوة وغیرہ میں ائمہ مستورین کا مطلق ذکر نہیں کیا۔ حالانکہ ان کتابوں میں امام جعفر الصادق
تک کے ائمہ اور ظہور کے ائمہ مہدی۔ قائم منصور اور معز کے تفصیلی حالات موجود ہیں ہر کتاب اپنے زمانے
کے امام کی نظر سے گزر چکی ہے اور اس پر اس کے دستخط ہو چکے ہیں جیسا کہ اس کے مقدمے سے
ظاہر ہے۔ شرح الاخبار کے چودہویں جز میں جہاں اسمعیل کے انتقال کی خبر لکھی ہے صرف آٹھ لکھا
ہے کہ ایک فرقہ امام مذکور کے بڑے محمد کی امامت کا قائل ہے جو اس وقت بالغ ہو چکا تھا اس
مقام پر بھی داعی مذکور نے بالکل سکوت اختیار کیا ہے حالانکہ کتب مذکور کی تالیف کا زمانہ ظہور
کا زمانہ تھا۔ تحقیق کا کوئی محل نہ تھا۔ پھر بھی اس کے اپنے منظوم تاریخی ارجوزہ میں ائمہ مستورین کے
معلق یہ لکھا ہے۔ ولم یکن یمنعنی من ذکرہم الا احتفا علی بصیرتہ

معه شرح الاخبار ١٥/١٠ - شجرة الادب جزء المختارة ١٤٢ - ١٤٣

اسکے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ امام مہدی کے ظہور سے لے کر اس کے بیٹے محمد (متوفی ۲۳۴) کے بعد یعنی تقریباً ۳۲ سال تک بھی نسب کا مسئلہ سرستہ رہا تھا۔ اس کے بعد بھی نہ معلوم کت تک یہ مسئلہ معرض خفا میں رہا۔ قاضی مذکور کی ایک دوسری تصنیف "المجالس المسائرۃ" جو معز متوفی ۳۶۵ ھ کے ہمد میں لکھی گئی ہے اس کی دوسری جلد میں ایک روایت ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ معز کے پاس ایک شخص کس داعی کی طرف سے ایک کتاب لایا۔ جس میں یہ درج تھا کہ کس امام کے بعد امامت میمون القدر اور نلال فلاں کی طرف منتقل ہوئی۔ اس کے جواب میں معز نے صرف آٹھ لکھا کہ سب امامت ہم سے منقطع نہیں ہو سکتا۔ میمون القدر مستورع تھا۔ امامت کا حقیقی مالک مستقر امام تھا۔ اس امام کا نام نہیں بتایا نہ اس کے بعد کے اماموں کا ذکر کیا۔ عجیب ترین امر یہ ہے کہ قاضی مذکور نے اپنی مشہور فقہ کی کتاب "دعائم الاسلام" میں جو دعا دعا تقریب لکھی ہے اس میں امام جعفر صادق ھ کے نام کے بعد کس امام کا نام نہیں پایا جلتا حالانکہ یہ دعا ہر نماز کے بعد عقیدت مندی سے پڑھی جاتی ہے اور بہت مبارک سمجھی جاتی ہے۔

قاضی مذکور کے "مولى" داعی جعفر بن منصور الریمن کی تصانیف میں اس بحث سے معز کی ہیں اس کی ایک کتاب "الفرافض وعدود الدین" میں ائمہ مستورین کا ذکر اس قدر پیچیدہ ہے کہ اس کے بھلے یقین حاصل ہونے کے شک اور بڑھ جاتا ہے خود مصنف نے اقرار کیا ہے کہ مجھے سلسلے سے مہدی کا کلام یاد نہیں رہا۔

سب سے پہلی کتابیں جن میں ائمہ مستورین کا ذکر ہے وہ تینہ المادی والمستبدی، مصنف داعی محمد بن محمد المسائرۃ المسائرۃ ۲/ ۲۵۶ ھ اس کا بنا یہ مصنف "متدرک الوسائل ومستنبط المسائل" نے لکھا ہے کہ قاضی نیران بن محمد حقیقت میں اس کی نہیں تھی اس کے یہ حجت پیش کی ہے لو کان اسماعیل لذكر بعد جعفر الصادق اسماعیل بن جعفر ثم محمد بن اسماعیل انی امام عصرہ ولم یکن له داعی الی الایہام احبابنا فلکونہ معتقدہ واما ظاہر افلموا فقنہ لطریقہ خلیفہ عصرہ۔ اس سلسلے میں دعائم الاسلام کا اور دوایتی بھی پیش کی گئی ہیں (الراجح من الزعم ان مسند الوسائل ۲/ ۲۱۳) ۲۱۳ ھ الفرافض وعدود الدین ص ۱۶-۱۸۔

الکرعانی اور استاذ الامام . مصنف داعی احمد بن ابراہیم ہیں جو ظہور کے ایک سو پندرہ سال بعد کی ہیں۔ ان میں بھی صرف ائمہ مستورین کے نام ہیں۔ نسب پر کوئی بحث نہیں کی گئی ہے استاذ الامام حال ہی میں قاہرہ میں چھپی ہے۔ اس کے شائع کرنے والے کی یہ رائے ہے کہ یہ کتاب تاریخ میں شمار نہیں کی جاسکتی اس میں جو باتیں پائی جاتی ہیں ان پر افسانوں کی روح غالب ہے بلکہ اس کا ذکر ہم مقدمے میں کر چکے ہیں۔

بحث نسب کا خلاصہ

بحث نسب کا خلاصہ یہ ہے کہ محمد بن اسماعیل بن جعفر الصادق اور عبداللہ بن یحییٰ القدری دونوں کا وجود تاریخ سے ثابت ہے جیسا کہ معلوم ہو چکا ہے ثبوت طلب امر حسب ہجرۃ ذیل صرف اتنا ہے کہ دولت فاطمیہ کا پہلا امام مہدی محمد بن اسماعیل کی نسل سے ہے نہ کہ عبداللہ بن یحییٰ القدری کی نسل سے جو دعوت اسماعیلیہ کا صدر تھا اور جس نے یہ دعویٰ کیا کہ میں عقیل بن ابی طالب کی ذریت سے ہوں یا جس کے بیٹے احمد نے جیسا کہ کافی قوت حاصل ہو گئی تو یہ دعویٰ کیا کہ میں حضرت علی کی اولاد میں شامل ہوں جیسا کہ بیان کیا جا چکا ہے کہ

(۲)

یمون القدری (عقیل)
عبداللہ
احمد
حسین
المہدی

(۱)

محمد بن اسماعیل بن جعفر الصادق
عبداللہ
احمد
حسین
المہدی

یہ بحث نہایت اہم ہے کیونکہ فاطمین کا یہ دعویٰ تھا کہ ہم حضرت فاطمہ کی ذریت سے ہیں اگر یہ اندھا یا ان کے ہم عصر داعی کو اس مفصل رسالہ میں موضوع پر لکھتے تو مورخین میں اختلاف نہ ہوتا۔

یہ فہرست حاشیہ کتاب جو اس کتاب کے آخر میں ہے کہ مقبرہ اسد الامام سنو ۸۹۷ سے فصل ۶۔ یمون القدری اور محمد بن اسماعیل کا باہمی تعلق۔

۵۔ امام نزار کے بعد

پہلے گزر چکا ہے کہ ۴۸۷ء میں آنکھوں میں قاطع علیہ مستنصر بالشری وفات کے بعد ان کی جانشین کے مسئلہ میں اختلاف ہوا، آغاخانوں کا دعویٰ ہے کہ انہوں نے اپنے بڑے بیٹے نزار پر نفقہ کی تھی۔ اس لئے وہی باپ کے جانشین تھے لیکن امیر افضل نے ایک سازش کے تحت ان کے چھوٹے بھائی احمد مستقل کو تخت خلافت پر بٹھا دیا۔ امام نزار قاہرہ سے بھاگ کر اسکندریہ چلے گئے وہاں کے حاکم نے ان کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ اس طرح امام نزار نے اپنی الگ خلافت قائم کر لی اور المصطفیٰ لدین الشریعہ کا لقب اختیار کیا لیکن وہ جنگوں کے بعد اسکندریہ کے گورنر اور امام نزار کو امیر افضل قید کر کے قاہرہ لے گیا اور دونوں کو مروا دیا۔

آغاخانوں کا دعویٰ ہے کہ امام نزار کے بعد مائتہ الموت میں مستقل ہو گئی اس سلسلہ میں دو روایتیں نقل کی جاتی ہیں ایک یہ کہ امام نزار نے اپنا ایک بیٹا ہادی حسن بن صباح کے سپرد کر دیا تھا جسے وہ الموت لے گئے اور دوسری روایت یہ کہ حسن بن صباح کے زمانہ میں ابوالحسن سعیدی نامی کوئی شخص امام نزار کے بیٹے امام ہادی کو مصر سے الموت لایا۔

(تاریخ الامم السعیدیہ ص ۱۲-۱۳ جلد سوم)

لیکن امام نزار کے بعد سلسلہ امامت کے مصر سے الموت منتقل ہونے کی داستان نہ صرف مشکوک ہے۔ بلکہ صاف نظر آتا ہے کہ بھولے بھالے اسمعیلیوں کو پھانسنے کے لئے یہ داستان تصنیف کی گئی ہے۔ اور مندرجہ ذیل وجوہ کی بناء پر کوئی شخص اس کو عقل و انصاف کی روشنی میں تسلیم نہیں کر سکتا۔

اول :- اس کا کوئی تاریخی ثبوت نہیں ہے کہ امام نزار کے بعد ان کے کسی وارث کو زندہ چھوڑ دیا گیا تھا۔

دوم :- امام ہادی کے مصر سے الموت منتقل ہونے کی دونوں اسمعیلی روایتیں

آپس میں متضاد ہیں اور یہ تضاد بیانی غمازی کرتی ہے کہ یہ افسانہ خود تصنیف کر کے بھولے بھالے بے خبر اسمعیلیوں کو مطمئن کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

موسم :- اسمعیلی انجانی عقیدہ کے مطابق امام نزار کے بعد مندرجہ ذیل امام ہوئیں۔

امام ہادی :- ولادت ۴۴۰ھ امامت ۴۹۰ تا ۵۳۰

(امام مہندی :- " ۵۲۰ . ۵۵۲

امام قاہر :- " ۵۵۲ . ۵۵۷

حسن علی ذکرہ سلام :- " ۵۵۷

لیکن یہ دیکھتے ہیں کہ اس ستر سالہ طویل دور میں ہادی سے تاہر تک تینوں امام گوشہ گنہامی میں فروکش ہیں معاشرتی سرگرمیوں میں ان کا کوئی عمل دخل نہیں۔ قلعہ الموت کی اسمعیلی حکومت پر یکے بعد دیگرے ۔

حسن بن صباح :- المتوفی ۵۱۸ھ ۔ کیا بزرگ :- المتوفی ۵۳۲ھ

محمد بن کیا بزرگ :- ۵۵۷ھ

قابلِ نظر آتے ہیں سوال یہ ہے کہ جب حکومت اسمعیلی ہے تو اس ستر سالہ دور میں حسن بن صباح ، کیا بزرگ اور محمد بن کیا بزرگ تحت خلافت پر کیوں ممکن نظر آتے ہیں ۔ اسمعیلی نزاری امام اگر واقعہً موجود تھے تو ان کو تین نسلوں تک روپوش رہنے کا کیا ضرورت تھی ۔

چہارم :- اصل قصہ یہ ہے کہ اسمعیلی عوام بے چارے " ائمہ کے نام سے بہلائے گئے ہیں در نہ ان کی (اسمعیلی عوام کی) رسائی اپنے امام تک کبھی نہیں ہوتی ستر سال تک حسن بن صباح ، کیا بزرگ اور محمد بن کیا نے اماموں کے نام سے حکومت کی ، لیکن جب محمد بن کیا کے بعد اس کا بیٹا حسن قلعہ الموت کا حاکم بنا تو اس نے " حسن علی ذکرہ السلام " کا لقب اختیار کر کے اپنا نسب نامہ امام نزار سے ملا دیا۔ گویا سید ہوسنے کا دھوکا کر دیا ۔ اور اپنا نسب نامہ لوگوں کو پڑھ کر سنایا ۔

تاریخ ائمہ اسمعیلیہ کے مصنفین لکھتے ہیں۔

جہاں تک الموت کی اسمعیلی ریاست کی تاریخ کا تعلق ہے یہاں پاس کوئی مٹھوس اسمعیلی مافذ نہیں ہے جتنے بھی ابتدائی مافذ ہیں سب غیر اسمعیلی اور اسمعیلیوں کے مخالفین کے لکھے ہوئے ہیں عطا ملک جوئی جس کا کتاب تاریخ جہاں گشاہ اس دور کا قدیم ترین مافذ ہے اس کے تعصب کا یہ عالم کہ اسمعیلی ائمہ کے مبارک ناموں کے ساتھ گالیوں کا استعمال کرتا ہے ان حالات میں الموت کے اسمعیلی ائمہ کی تاریخ کے متعلق صحیح اطلاعات کی تلاش کرنا جو سب سے شیر لانے سے کم نہیں۔ جہاں تک حضرت امام حسن علی ذکرہ السلام کے نسب کا تعلق ہے جوئی اور اس کے متبعین کا بیان ہے کہ آپ لوگوں میں محمد بن کیا بزرگ کے فرزند کی حیثیت سے مشہور تھے لیکن محمد بن کیا بزرگ کی زندگی ہی میں آپ اپنے علم کی بدولت عوام میں بے حد مقبول ہو گئے تھے اور عوام سمجھ گئے تھے کہ یہ وہی امام ہیں جن کی پیش گوئی سیدنا حسن بن صباح نے کی تھی جوئی کے مطابق جب اس کی اطلاع محمد بن کیا بزرگ کو ہوئی تو انہوں نے لوگوں کو سمجھایا کہ حسن میرا فرزند ہے اور نہ میں امام ہوں اور نہ میرا بیٹا امام ہے مگر جب محمد بن کیا بزرگ کے بعد حسن مندر حکومت پر آئے تو انہوں نے پہلے اپنے آپ کو لوگوں کے سامنے ایک داعی کی حیثیت سے پیش کیا مگر بعد میں امام کی حیثیت سے متعارف کرایا اور کہا کہ میں نزار کی اولاد سے ہوں۔

(تاریخ ائمہ اسمعیلیہ حصہ سوم صفحہ ۵۸)

ان مصنفین کو اعتراف ہے کہ ان کے پاس کوئی اسمعیلی مافذ نہیں لیکن دوسرے مورخین کے بیانات کو مبنی بر تعصب قرار دیتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ جب آپ کے پاس کوئی صحیح مافذ ہی نہیں تو آپ بغیر سند اور حوالے کے کیسے یہ ایمان رکھتے ہیں کہ "حسن علی ذکرہ سلام" واقعہ امام نزار کی اولاد سے تھا اور یہ کہ اس کے جو اہل نسب نامہ لوگوں کے سامنے پیش کیا۔ محض اس کے کہہ دینے سے آپ کو اس پر کیسے یقین آگیا؟ آپ کے یہاں سلسلہ امامت ایمان کی بنیاد ہے اور آپ کے عقیدہ میں امام کی شخصیت اتنی اہم ہے کہ وہ فلاور سول کے احکام منسوخ کر سکتا ہے شریعت

میں ترمیم و تفسیح کر سکتا ہے۔ قرآن ناطق ہونے کی حیثیت سے اس کا حکم اور فیصلہ قرآن کریم سے بھی بالاتر ہے۔۔۔۔۔ ایک طرف امام کے بھاری بھر کم منصب کو دیکھتے اور دوسری طرف یہ دیکھتے کہ آپ نے ایسی مجہول النسب شخصیتوں کو منصب امامت تفویض کیا۔ جن کے بارے میں آپ کو خود بھی اعتراف ہے کہ سب سے پاس کوئی صحیح مآخذ موجود نہیں ہے۔

یہ انسانی نفسیات سے واقف ہوں کہ بعد میں آنے والے اپنے باپ دادا کی لکیر سے ہٹنے کا سوچ ہی نہیں سکتے اور نہ ہی کسی کے ذہن میں یہ بات آسکتی ہے کہ ان کے باپ دادا کو غلط بھی لگ سکتی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ عموماً ہندو کالڑ کا ہندو اسکھ کالڑ کا اسکھ، فارسی کا نلاسسی، یہودی کا یہودی اور عیسائی کا عیسائی ہوتا ہے (الامام شاء اللہ) انہیں اپنے باپ دادا کی لاش سے ہٹ کر سوچنے کا خیال ہی نہیں آتا۔ اس نفسیات کے پیش نظر اسمعیل بھائیوں کے سامنے خواہ کیسے ہی قطعی دلائل پیش کر دئے جائیں مگر وہ اپنے باپ دادا کی لاش سے ہٹنے پر آمادہ نہیں ہوں گے۔ لیکن ہر صاحب عقل دشعور کو اس پر ضرور غور کر لینا چاہیے کہ جس چیز پر وہ اپنے دین و ایمان کی بنیاد رکھتا ہے آیا وہ مشکوک تو نہیں؟

۶ آغاخانوں کے موجودہ حاضر امام کریم آغاخانے کے مادر کی حسب و نسب میں زیادہ دلچسپی اور غور سے آموز باتیں ہیں ان کو یہاں ذکر کر کے ہم کتاب کے معیار کو گرا نا نہیں چاہتے تفصیل کے لئے دیکھئے " آغاخانوں کے سیاسی عزائم اہل وطن کے لئے ایک لمحہ فکریہ "

۷۔ آغاخانوں کے نزدیک امام کا مرتبہ

ایک طرف اسمعیل اند کے حسب و نسب میں سو طرح کے شکوک و شبہات ہیں اور دوسری

طرف اسمعیل عقائد میں۔ حاضر امام۔ کو مجبوراً کام ترسہ دیا گیا ہے، آغاخان حضرت اللہ تعالیٰ کے
بجائے۔ حاضر امام۔ کی عبادت کرتے ہیں۔ آغاخان سو م کہتے ہیں۔

میں براہ راست حضرت محمدؐ کی نسل سے تعلق رکھتا ہوں اور وہ کر و مسلمانون
کی کثیر تعداد مجھ پر ایمان رکھتی ہے مجھے اپنا دھانی پیشوا مانتی ہے۔ مجھے خراج
ادا کرتی ہے اور میری عبادت کرتی ہے۔

(ایورڈیونگ گائیڈ۔ از قاسم علی ایم جے) شائع کردہ اسمعیل الیوٹکین پکٹن کراچی

۸۔ آغاخانوں کے بجائے میں فتویٰ شائع کرنے کی ضرورت

بہت سے مسلمان، آغاخانوں کے عقائد و نظریات سے واقف نہیں، اس لئے وہ آغاخانوں

کو بھی مسلمانوں کا ذر تصور کرتے ہیں اور خود آغاخانوں کو آپ کو لوگوں کے سامنے ایک مسلمان کی
حیثیت سے پیش کرتے ہیں عام مسلمانوں کی آگاہی اور خود بھولے بھالے آغاخانوں کی اطلاع
کے لئے یہ فتویٰ شائع کیا جا رہا ہے تاکہ انہیں معلوم ہو سکے کہ آغاخان عقائد اسلام کی ضد ہیں اور
جو شخص آغاخان عقائد پر ایمان رکھتا ہو اس کا اسلامی برادری سے کوئی تعلق نہیں وہ ملت
اسلامیہ سے خارج، کافر، مرتد اور زندقہ ہے۔ آغاخانوں کے جو عقائد اس فتویٰ میں باحوالہ درج
کئے گئے ہیں ان کے ملاحظہ کے بعد کس اور عقل و فہم کے آدمی کو بھی شک نہیں رہ جاتا کہ آغاخان
مسلمان نہیں۔ بلکہ کافروں کا ایک ٹولہ ہے۔

ذرا انصاف فرمائیے کہ۔

۱۔ جو فرقہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی الوہیت کا قائل ہو اور اس کے کلام میں یہ داخل ہو۔

اشہد ان علی (اللہ) میں گواہی دیتا ہوں کہ علی (رضی اللہ عنہ) وہ مسلمان کیسے ہو سکتا ہے۔

یاد رہے کہ اسمعیل عقیدہ کے مطابق اللہ تعالیٰ حضرت علیؑ نہیں مقرر کر گیا تھا اس لئے

حضرت علی خود خدا تھے اور حضرت علیؑ کے بعد یکے بعد دیگرے اسمعیل ائمہ میں اللہ تعالیٰ کا حلول ہوتا رہا اگرچہ اسمعیلیوں کے عقیدہ کا فلاح یہ ہے کہ ۔

حاضر امام بعینہ علی ہے اور

علی بعینہ اللہ ہے ۔ لہذا

حاضر امام بعینہ اللہ ہے

یہی وجہ ہے کہ اسمعیل فرقہ حاضر امام کو خدا سمجھ کر اس کی عبادت کرتے ہیں اسی کو قاضی الحاجات سمجھتے ہیں اسی سے دعائیں کرتے ہیں اسی کو حی و قیوم مانتے ہیں اور اسی کے سامنے سجدہ کرتے ہیں ۔

۲۔ اسلامی عقیدہ کے مطابق حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قائم البین ہیں اور آپ کی شریعت قیامت تک کے لئے ہے لیکن آغا خان عقیدہ کے مطابق ساتویں امام مولانا محمد بن اسمعیل سابع النطاقی ہیں جس کا مطلب ہے کہ جس طرح حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صاحب شریعت رسول تھے جن کی شریعت سے پہلی تمام شریعتیں منسوخ ہو گئیں اس طرح آغا خانیوں کے نزدیک ساتویں امام محمد بن اسمعیل بھی مستقل صاحب شریعت رسول ہیں ، جن کی باطنی شریعت سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہری شریعت منسوخ ہو گئی ۔

(تفصیل کیلئے دیکھئے ڈاکٹر مزاہر علی کی کتاب "تاریخ فاطمین مصر" حصہ دوم فصل ۲۵)

مزید "ہمارے اسمعیلی مذہب کی حقیقت اور اس کا نظام" (فصل ۶)

سب جانتے ہیں کہ قادیانی فرقہ باجماع امت کافر و مرتد اور زندیق ہے کیونکہ وہ مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی و رسول مانتے ہیں ۔ حالانکہ قادیانیوں کا دعویٰ ہے کہ مرزا صاحب شریعت رسول نہیں ، بلکہ غیر شرعی نبی ہے جب مرزا قادیانی مرزا کو غیر شرعی نبی مانتے ہیں تو وہ سے اسلام سے خارج اور کافر و مرتد ہیں تو آغا خان ٹولہ ، امام محمد بن اسمعیل کو صاحب شریعت رسول مان کر کیوں کافر و خارج از اسلام نہیں ہوگا ؟

۳۔ آغا خانوں کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ حاضر امام جب چاہے ظاہر شریعت کو معطل کر سکتا ہے چنانچہ آغا خانوں کے امام حسن علی ذکرہ اسلام نے ۱۵۵۵ھ میں شریعت کے معطل ہونے کا اعلان کیا ہے اور اسمعیلیوں کو طوق شریعت سے آزاد کر دیا۔

اس کی تفصیل کے لئے دیکھئے "نور مبین" ۳۹۸ - ۴۰۲ - ۴۲۰ اور تاریخ فاطمین

مصر حصہ دوم صفحہ ۱۷۶ - ۱۷۸

۴۔ اسمعیلی فرقہ قیامت حشر حساب کتاب اور ثواب و عذاب کا بھی قائل نہیں۔ ان کے نزدیک قیامت کا مفہوم یہ ہے۔

دبستان المذاہب کی روایت کے بموجب اسمعیلی عقائد میں امام حق کے طرف سے جو نفس کی تفتیش ہوتی ہے اس کا نام قیامت ہے ان کا عقیدہ ایسا ہے کہ لوگ

جب خدا کے قرب میں پہنچتے ہیں اس وقت (قیامت) قائم ہوتی ہے

اور اس وقت شریعت کی تکالیف سب دور ہو جاتی ہیں اس قیامت

کے معنی یہ ہیں کہ حضرت امام اپنے امامت کے زمانے میں مخلوق خالق کے ساتھ

توسل کرتا ہے اس لئے ان کے اوپر سے شریعت کے مراسم اٹھالیا ہے۔

"آئنا محمدی کی روایت کے بموجب حضرت امام حسن علی ذکرہ اسلام نے ان لوگوں کو علم

لے لیکن ان کا یہ دعویٰ غلط ہے وہ بھی اسمعیلی باطنیوں کی طرح مرزا کو صاحب شریعت رسول سمجھتے ہیں جس کی کچھ تفصیل میرے رسالہ "قادیانیوں کی طرف سے کل طیبہ کی توہین" میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

تبادلہ کی گئی اور بتایا کہ دنیا قیامت ہے۔ جادو والی ہے قیامت صرف روحانی ہے۔ بہشت دوزخ
معنوی (باطنی) ہیں ہر ایک شخص کی قیامت اس کی موت ہے۔ باطن میں خلعت کو خدا تعالیٰ کی
خدمت میں پہنا چاہیے اور ظاہر میں صوابی زندگی کے طور پر زندگی بسر کرنی چاہیے جس کے لئے تمام
شریعت کے اعمال کی پابندی اور بندشیں مخلوق سے اٹھال جاتی ہیں۔

(الموت میں اسمعیلیوں کی عید القیام)

حضرت امام حسن علی زکریا اسلام نے اپنی سلطنت کے تمام ملکوں کے اسمعیلیوں کو
جمع کیا، اور امامت و سلطنت کے تخت پر جلوہ افروز ہو کر مجمع عام کے سامنے فرمایا کہ قائم القیام
میرے ذریعہ ہے اس دن کو الموت کے تمام اسمعیلیوں نے بڑا جشن منایا اور یہ دن تاریک نہیں۔
”عید القیام“ کے طور پر مشہور ہوا۔ (نور مبین صفحہ ۲۹۹۔ ۳۰۰)

گویا اسمعیلی عقیدہ کے مطابق جب امام شریعت کی بندشیں اٹھا کر لوگوں کو شریعت کے
اعمال آزاد کر دیتا ہو تو یہی قیامت ہے۔

جس شخص نے قرآن کریم میں قیامت، حشر و نشر اور جزا و سزا کی تفصیل پڑھی ہو وہ کیا وہ
آغا خانیوں کے انکار قیامت کے عقیدہ کو کفر و زندہ قرار دینے میں تامل کر سکتا ہے۔

۴۔ ہر مسلمان جانتا ہے کہ اسلام کی بنیاد پانچ ارکان پر رکھی گئی ہے۔

۱۔ توحید و رسالت کی شہادت دینا (۲) پنجگوارہ نماز ادا کرنا (۳) ماہ رمضان کے روزے

(۴) زکوٰۃ (۵) حج بیت اللہ۔ کوئی شخص جو ان پانچ ارکان میں سے کسی ایک کا بھی منکر ہو

وہ مسلمان نہیں ہو سکتا۔ آغا خانی ان پانچوں ارکان کے منکر ہیں نہ وہ توحید و رسالت کے قائل ہیں نہ نماز و روزہ اور حج و زکوٰۃ کے۔ جو لوگ ان پانچوں ارکان کے منکر ہوں ان کا اسلام اور مسلمانوں سے کیا تعلق ہے اور ان کو مسلمانوں کا ایک فرقہ کیسے تسلیم کیا جاسکتا ہے۔

۵۔ تمام مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ قرآن کریم آخری کتاب ہدایت ہے اور وہ پرشتم کی تحریف سے پاک ہے، لیکن آغا خانی قرآن کریم کو تحریف شدہ سمجھتے ہیں اور ان کے نزدیک امام کا فرمان قرآن سے بالاتر ہے۔

آغا خان سوم کے فرامین کا جو مجموعہ ”کلام امام حسین“ کے نام سے شائع کیا ہے اسی کے چند حوالے ملاحظہ فرمائیے۔

خلیفہ عثمان کے وقت میں کچھ حصہ قرآن شریف میں سے نکال دیا گیا ہے اور کچھ بڑھا دیا گیا ہے۔ امام حاضر کے پاس ہر وقت ایک چیز نئی ہوتی ہے یہ اس وقت بتانے کی نہیں ہے بعد ہم بتلائیں گے۔ (کلام امین صفحہ ۹۔ فرمان ۲۸) بچے از علیہ السلام سید الشہیدین علیہ السلام جس امام کی باری ہوتی ہے اس کے فرمان پر عمل کرو تو فائدہ ہوگا۔ اصل میں تو یہ ”انجیل زبور اور فرقان“ یہ سب کتابیں الگ الگ قوم پر الگ الگ دفعہ پر نازل ہوئی تھیں قرآن شریف بھی حق تھا مگر خلیفہ عثمان کے وقت میں رد و بدل کر دیا گیا ہے اگے کے الفاظ سمجھیے اور پیچھے کے الفاظ آگے رکھ دیئے گئے ہیں اس معاملے میں سائے خلاصے ہمارے پاس ہیں۔

تم لوگ ہم سے پوچھو گے تو ہم تم کو یہ خلاصہ دکھلائیں گے۔ صفحہ (۹۶) کلام امام حسین آپ لوگوں کے لئے جو علم ہے وہ گمان ہے قرآن شریف کو تیرہ سو سال ہو چکے ہیں وہ ملک عرب کی آبادی کے لئے ہے گمان کو سات سو سال ہوئے ہیں۔ تم لوگوں کے لئے گمان ہے اور اسی پر عمل کرنا۔ (صفحہ ۸۱ فرمان ۳۱) کلام امام حسین حضرت علیؑ نے لوگوں کو فرمایا کہ یہ کتاب مجھ کو رسول اللہؐ نے دی ہے اور آپ لوگوں

پہنچانے کی وحیت کی ہے اس لئے آپ اس کو لیجئے — اس پر سب لوگوں نے کہا کہ ہمارے پاس حضرت عثمان کی کتاب ہے وہ کافی ہے۔ آپ کی کتاب کی ہم کو ضرورت نہیں ہے اس پر مرتضیٰ علی نے فرمایا کہ اس کتاب کی دلی برابر ہر آپ لوگوں کو تاقیامت نہیں ملے گی یہ کہہ کر کتاب اپنے گھر واپس لے گئے۔

وہ کتاب بقیہ دس پائے ہیں جس کے پائے میں پیر صدر الدین نے 'گنان' میں سمجھایا ہے۔ اس کے مطابق عمل کرو۔ (کلام امام حسین صفحہ ۶۴۔ زمان ۲۰) آپ جانتے ہیں کہ انسان کی زندگی اور دنیا ہر وقت بدلتی رہتی ہے ہر چیز بدلتی رہتی ہے جس میں صحیح ہدایت امام حاضر کی ہے سکتے ہیں۔ اسمعیلیوں کے پاس ہدایت کے لئے کوئی لکھی ہوئی کتاب نہیں ہے۔ مگر زندہ امام ہے (ہدایت کے لئے) (کلام امام حسین صفحہ ۲۹۳۔ زمان ۵۳۰)

(مطبوعہ اسماعیلیہ الوکالیٹیشن برائے انڈیا بمبئی)

آغاخانوں کے کفریہ عقائد بے شمار ہیں مگر میں اپنی پانچ نکات پر اکتفا کرتے ہوئے اہل فہم کو انصاف کی دعوت دیتا ہوں وہ خود فیصلہ کریں کہ کیا ان عقائد کے بعد آغاخانوں پر کفر کا فتویٰ حق بجانب ہیں۔

یہاں یہ عرض کر دینا بھی ضروری ہے کہ آغاخانوں کے کفر کا فتویٰ صرف موجودہ دور کے اہل علم اور مفتیان کرام نے نہیں دیا، بلکہ ہمیشہ سے علمائے امت ان کے کفر و ارتداد اور مذقہ والحاد پر متفق رہے آئے ہیں گویا قادیان گروہ کی طرح آغاخانی گروہ کا فادح از اسلام ہونا بھٹی قلعہ و یقین اور متفق علیہ مشابہ، مناسب ہوگا کہ اس ضمن میں دور قدیم کے چند اکابر کے فتوے بھی نقل کر دئے جائیں۔

۲۱
امام محمد الاسلام ابو حامد محمد بن محمد الخزاز (المتوفی ۴۵۰ھ) اپنے رسالہ المستطیری
میں جو "فضائح الباطنیہ" کے نام سے مشہور ہے لکھتے ہیں۔

والقول الوجیز فیہ أنه یُسَلِّکَ بہم مَلَکُ المَرْتَدِّینَ فی النظر فی الدَّمِ
والمال والنکاح والذبیحۃ وثغور الأقضیۃ وفضاء العبادات . أما الأرواح
فلا یُسَلِّکَ بہم مَلَکُ الکافر الأصلی ، إذ یشخِّرُ الإمام فی الکافر الأصلی
بین أربع خصال : بین المن والفداء والاسرقانی والقتل . ولا یشخِّرُ فی
حق المرتد ، بل لا سبیل إلی استرقاقہم (۱) ولا إلی قبول الجزیۃ منهم
ولا إلی المن والفداء ، وإنما الواجب قتلہم (۲) وتطہیر وجہ الأرض
منہم - هذا حکم الذین یُحکِّمُ بکفرہم من الباطنیۃ .

(نزل - فضائح الباطنیہ ص ۱۵۶ - طبع قاہرہ)

ترجمہ - ان کے (سمعیلیوں کے) بارے میں مختصر بات یہ ہے کہ خون ، مال ، نکاح ، ذبیحہ
فیصلوں کے نفاذ اور قضاۃ عبادات کے بارے میں ان کا حکم مرتدین کا ہے لیکن ان کی جان لینے کے بارے
میں ان کے ساتھ کافر اصل کا معاملہ نہیں کیا جائیگا کیونکہ کافر اصل کے معاملہ میں براہ راست حکومت کو
اختیار ہے کہ بطور احسان ان کو چھوڑ دے یا فدیہ لیکر چھوڑ دے یا ان کو قتل کر دے یا ان کو غلام بنالے
لیکن مرتدین کے معاملے میں اس کو یہ اختیار نہیں ہے ان کو غلام نہیں بنایا جاسکتا نیز ان سے جزیرہ قبول کیا
جاسکتا ہے نہ ان کو بطور احسان یا فدیہ لے کر چھوڑا جاسکتا ہے بلکہ ان کا قتل واجب ہے اور خدا کی زمین
کو ان کے ناپاک وجود سے پاک کر دینا ضروری ہے یہی حکم ان باطنیوں سمعیلیوں کا ہے جو کفریہ عقائد
رکھتے ہیں ۔

امام ابو محمد علی بن احمد بن حزم الظاہری (المتوفی ۴۵۶ھ) کتاب الفصل فی الملل والایہواء والنحل میں

عقیدہ حلول کے بارے میں لکھتے ہیں ۔

وأما من قال أن الله عز وجل هو فلان لأنسان بعینه أو أن الله تعالى
یحل فی جسم من اجسام خلقه أو أن بعد محمد صلی الله علیہ وسلم نبیا
غیر عیسی بن مریم فإنه لا یختلف اثنان فی تکفیرہ لصحة قیام الحجة

بکلی هذا علی کل احدث (نوٹ: کتاب الفصل فی الملل والایہود والنحل حافظ ابن حزم ص ۲۴۹ ج ۳)

ترجمہ :- جو شخص یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ نلاں آدمی ہے یا یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے کسی جسم میں حلول کرتا ہے یا یہ کہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی کوئی نبی سوائے عیسیٰ علیہ السلام کے آئے گا۔ تو ایسے شخص کے کافر کہنے کے باوجود آدمیوں کا بھی اختلاف نہیں کیونکہ ان تمام امور میں ہر شخص پر حجت قائم ہو چکی ہے۔

دوسری جگہ امامیہ کے عقائد کو ذکر کر کے امام ابن حزم لکھتے ہیں :-

قال ابو محمد: وكل هذا كفر مخرج لا خفاء به هذه مذاهب الامامية وهي المتوسطة في الغلو من فرق الشيعة واما الغالية من الشيعة فهم فسمان قسم اوجبتي النبوة بعد النبي صلى الله عليه وسلم اميرة والقسم الثاني رجبوا الالوية لغير الله عز وجل فلاحقوا بالنصارى واليهود وكفروا اشنع الكفر (نوٹ: کتاب الفصل فی الملل والایہود والنحل حافظ ابن حزم ص ۱۸۳ ج ۴)

ترجمہ :- یہ تمام باتیں صریح کفر ہیں جن میں کوئی خفا (پوشیدگی) نہیں یہ امامی کے مذاہب

ہیں جو علوم میں متوسط ہیں ، وہی شیعوں کے غالی فرقے ، تو ان کی دو قسمیں ہیں ایک قسم وہ ہے جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دوسرے لوگوں کے لئے نبوت ثابت کی ۔ دوسری قسم وہ ہے جنہوں نے غیر اللہ کے لئے الوہیت ثابت کی جس کی وجہ سے وہ یہود و نصاریٰ کے ذمے میں شامل ہو گئے اور بدترین کفر کے مرتکب ہو گئے ۔

امام ابو منصور عبد القادر بن طاهر البغدادی (المتوفی ۴۲۹ھ) الفرق بین لکھتے ہیں :-

قال عبد القادر: الذي يصح عندي من دين المالكية انهم دهرية زمانة يقولون نعم العالم وينكرون الرسل والشرائع. كلها لميلها الى استباحة كل ما يميل اليه الطبع.

(نوٹ: کتاب الفرق بین الفرق - ص ۱۷۷)

ترجمہ :- باطنیہ (اسماعیلیہ) کے دین کے بارے میں جو چیز میرے نزدیک سچوٹی دہریہ

ہے کہ یہ لوگ دہریے ہیں زندیق ہیں عالم کو قدیم مانتے ہیں ، رسولوں اور شریعت کے یکسر منکر ہیں اور ان تمام چیزوں کو جن کی طرف ان کی طبیعت مائل ہو ان کو حلال سمجھتے ہیں ۔

سند الہند شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی (المتوفی ۱۲۲۹ھ)

تختہ اشعر یہ میں لکھتے ہیں ۔

وزیر سلطنت اگر تکفیر و حکم استہادہ غیبی یا اختلافات منطبق است بر حال قلاتہ و کیا نیہ و سامہیلہ

(نوٹ : تختہ اشعر یہ ، مطبوعہ سہیل اکیڈمی لاہور ص ۱۱)

ترجمہ :- اور یہ بھی معلوم ہوا کہ غالی شیعوں ، کیسانیہ اور اسماعیلیوں پر بغیر کسی اختلاف کے کفر و ارتداد کا حکم نافذ ہے ۔

علامہ محمد ابن ابن عابدین شامی (المتوفی ۱۲۵۲ھ) رد المحتار میں لکھتے ہیں

(نہیہ) : يعلم بما حکم الضرور والقیامۃ فانہم من اولاد النبیۃ یتقون الاسلام والصوم والصلۃ مع انہم یعتقدون تناسخ الارواح وحمل النسل والربا والاکرامۃ فہم من شطط بعد شخص یتحدون الحشر والصوم والصلۃ والحج ویقررون المسی بہ غیر المعنی المراد یتکلمون فی جناب نبیہا صل اللہ علیہ وسلم کلمات فحشاء وللعلمۃ المحقق عبد الرحمن العباسی علیہم فتویٰ مطبوعہ : و ذکر فیہا انہم یتخطون عقائد النصیریۃ والإسماعیلیۃ الذین یلقبون بالقرامطۃ والباطنیۃ الذین ذکرہم صاحب المواقف . ونقل عن علماء المذہب الاربعۃ انہ لا یجلی انرارہم فی دیار الاسلام بجزیۃ ولا غیرہا ، ولا تحمل سنا کتہم ولا ذیالحمہم ، ولہم فتویٰ فی الخیریۃ ایضا لراجعہا .

مطلب : حملہ من لا تقبل توبہ

والحاصل انہم یصدق علیہم اسم التذبیق والمنافق والملاحہ ، ولا یفتی ان انرارہم بالشہادین مع هذا الاعتقاد الخبیث لا یجہلہم فی حکم المرئۃ لعدم التصدیق ، ولا یصح اسلام احدہم ظاہرا الا بشرط التبری عن جمیع ما یخالف دین الاسلام لانہم یدعون الاسلام ویقررون بالشہادین وبعد الظفر بہم لا تقبل توبہم أصلا .

نوٹ :- کتاب رد المحتار ، شامی - ص ۲۴۴ ج ۴ - طبع بیروت

ترجمہ :- یہ ہیں سے درذبیوں اور تیامہ کا حکم معلوم ہو جاتا ہے یہ لوگ شام کے علاقوں میں اسلام کا اظہار کرتے ہیں اور نماز روزہ بھی کرتے ہیں لیکن اس کے باوجود تناسخ کا عقیدہ رکھتے ہیں شراب اور زنا کو حلال سمجھتے ہیں اور یہ کہ الوہیت ایک کے بعد دوسرے شخص میں ظاہر ہوتی رہتی ہے ۔ یہ لوگ حشر اور نماز ، روزہ اور حج کے منکر ہیں اور کہتے ہیں کہ حقیقت معنی مراد کے علاوہ ہے اور جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان گھناؤنے الفاظ بولتے ہیں ۔ ان کے بارے میں علامہ محقق عبدالرحمن عمادی کا ایک طویل فتویٰ ہے جس میں ذکر کیا ہے کہ یہ لوگ نصیری اور اسماعیلی عقائد رکھتے ہیں جن کو قرامطہ اور

باطنی کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے اور جن کا تذکرہ صاحب مواقف نے کیا ہے اور مذاہب اربعہ کے
 علماء سے فتویٰ نقل کیا ہے کہ ان کو دارالاسلام میں پھرنے کی اجازت دینا حلال نہیں نہ جزیہ کیا تھا اور
 نہ بغیر جزیہ کے نہ ان کی عورتوں سے نکاح جائز ہے اور نہ ان کا ذبیحہ حلال ہے۔ نیز ان کے بارے میں فتادی
 خیرہ میں بھی فتویٰ ہے اس کو دیکھ لیا جائے۔ حاصل یہ کہ ان پر زندیق، منافق اور ملحد کا لقب صادق آتا
 ہے اور مخفی نہیں کہ ان خبیث عقائد کے باوجود ان کا دعویٰ اسلام، ان کو مرتد کے حکم میں قرار نہیں دیتا
 کیونکہ تصدیق منقولہ ہے اور ان میں سے کسی کا بظاہر دعویٰ اسلام قابل اعتبار نہیں جب تک کہ ان تمام
 عقائد سے برأت کا اعلان نہیں کرتا جو دین اسلام کے خلاف ہیں کیونکہ اسلام کا تورہ دعویٰ کرتے ہیں
 اور شہادتوں کا بھی اقرار کرتے ہیں (لہذا ان کا صرف دعویٰ اسلام کافی نہیں، بلکہ تمام غلط عقائد سے
 بیزارگی کا اعلان شرط ہے) اور اگر ان میں سے کوئی ہاتھ آجائے تو اس کی توبہ ہرگز قبول نہیں کی جائے گی
 (بلکہ اس کا قتل واجب ہوگا)

حضرت حکیم الامت مولانا محمد شرف علی تھانوی امداد الفتاویٰ جلد ششم صفحات ۱۱۰ سے ۱۱۵ تک آغا خان
 جماعت کے بارے میں کفر کا فتویٰ موجود ہے۔ اس کا ایک فقرہ یہاں نقل کرتا ہوں۔
 اور ان کے کفریات کے ہوتے ہوئے نہ ایسے شخص کا دعویٰ اسلام کافی ہے نہ اس
 کا نماز ہے اور نہ روزہ دار ہونا کافی ہے نہ اس پر نماز جنازہ ہے نہ مقابر مسلمین
 میں دفن کرنا جائز ہے اور نہ مصلحت کے سبب کافر کو مسلمان کہنا یا اس کے
 ساتھ مسلمانوں کا سامعہ کرنا جائز ہے۔ (امداد الفتاویٰ ج ۶ ص ۱۱۴)

وَاللّٰهُمَّ الْحَمْدُ اَوَّلًا وَآخِرًا

محمد یوسف لدھیانوی

علامہ بنوری ٹاؤن - کراچی ۵

الْإِسْتِغْنَاءُ

کیا فرمائیں گے علمائے دین متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ہمارے علاقہ چترال کے علاوہ گلگت، کراچی اور دیگر علاقوں میں اسماعیلی (آغا خان) فرقہ سے تعلق رکھنے والے لوگوں کی کافی تعداد آباد ہے جو اپنے آپ کو مسلمان کہلاتے ہیں مگر ان کے عقائد و نظریات مندرجہ ذیل ہیں۔

① کلمہ :- اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَ اَشْهَدُ اَنْ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيٌّ اللّٰهُ -

② امام :- یہ لوگ آغا خان کو اپنا امام مانتے ہیں اور اس کو جملہ اشیاء اور ہر نیک و بد کا مالک جانتے ہیں اور اس کے اقوال و احکامات کو فرمان کا نام دیتے ہیں اور اس کے فرمان ماننے کو سب سے بڑا فرض سمجھتے ہیں۔

③ مشرعیّت :- ظاہری شرع کی پابندی نہیں کرتے بلکہ آغا خان کو قرآن مطلق کعبہ

بیت المعمود اور سب کچھ جانتے ہیں ان کی کتابوں میں ہے کہ اس ظاہری قرآن میں جہاں کہیں "اللّٰهُ" کا لفظ آیا ہے ان سے مراد امام زمان (آغا خان) ہے

④ نماز پنجگانہ کے منکوحیات :- ان کے بچائے تین وقت کی دعاؤں کے قائل ہیں۔

⑤ مسجد :- مسجد کے بجائے جماعت خانہ کے نام سے اپنے لئے مخصوص عبادت خانہ بناتے ہیں۔

⑥ زکوٰۃ :- شرعی زکوٰۃ کو نہیں مانتے اس کے بجائے اپنے ہر قسم کے مال کا دسواں حصہ مال و اجبات اور "دشوند" کے نام سے آغا خان کے نام پر دیتے ہیں۔

④ روزِ جمعہ ۱۔ رمضان المبارک کے روزہ کے منکر ہیں۔

⑤ حج ۱۔ حج بیت اللہ کے منکر ہیں اس کے بجائے آغا خان کی دیدار کو حج کہتے ہیں

⑥ سلام ۱۔ السلام علیکم کے بجائے ان کا مخصوص سلام "یا علی مدد ہے"

⑦ جواب سلام ۱۔ وعلیکم السلام کے بجائے "یا علی مدد" کے جواب میں وہ

مولا علی مدد کہتے ہیں۔

اب سوال یہ ہے کہ ① ان عقائد و نظریات کے باوجود کیا یہ

فرد مسلمان کہلانے کا مستحق ہے یا کافر ہے؟

② ان پر نماز جنازہ جائز ہے؟

③ مسلمانوں کے مقبرہ میں ان کو دفنانا جائز ہے؟

④ ان کے ساتھ مناکح جائز ہے؟

⑤ ان کا ذبیحہ حلال ہے؟

⑥ کیا ان کے ساتھ مسلمانوں جیسا معاملہ کیا جاسکتا ہے؟ اللہ جواب صادر فرما کر

مسلمانوں کے الجھنوں کو دور فرمائیں۔

واجو کہ علی اللہ

المستفتی: قاضی غلیل الرحمن چترالی، دارالعلوم سرحد پشاور

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی ولی حسن

صاحب ٹونکی مدہم کافتوی

الجواب باسمہ تعالیٰ

- فرقہ آغا خانی جن عقائد نظریات کا حامل ہے ان کے پیش نظر اس فرقہ کو مذہب اسلام اور مسلمانوں سے کوئی تعلق نہیں ہے بلکہ ان کے عقائد اور نظریات کی بنا پر ان کا شرک اور کافر ہونے میں کوئی شک و شبہ نہیں چنانچہ بطور نمونہ ان کے چند اہم عقائد ملاحظہ ہوں۔
- ۱۔ اسلامی کلمہ "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" کی بجائے ان کا کلمہ "الشہدان لا الہ الا اللہ والشہدان محمد رسول اللہ" امیر المومنین علیؑ "یعنی گواہی دیتا ہوں کہ بیشک محمدؐ اللہ کے رسول ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ امیر المومنین علیؑ اللہ ہیں" ہے۔
 - ۲۔ آغا خانی فرقہ اللہ کے بجائے اپنے امام حاضر کی عبادت کرتا ہے۔
 - ۳۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت علیؑ کی بیوی بتلاتا ہے۔
 - ۴۔ اسلام سلام "السلام علیکم" کی بجائے ان کا سلام "یا علی مدد" اور اس کا جواب یہ لوگ "وعلیکم السلام" کی جگہ "مولا علی مدد" دیتے ہیں۔

۱۔ اسمعیلیہ تعلیمات کتاب ۱۹۷۸ء شائع کردہ :- اسمعیلیہ ایوسی ایشن پاکستان (کراچی) ۲۔ حوالہ: گینان برہم پرکاش از پیر شمس الدین - مجموعہ مقدس گینان صفحہ نمبر ۲۹۷ - مطبوعہ - اسمعیلیہ ایوسی ایشن برائے ہندوستان ۳۔ حوالہ: گینان موسیٰ چیمانی، از سید امام شاہ، مقدس گینان کا مجموعہ صفحہ نمبر ۱۲۴ - مطبوعہ، اسمعیلیہ ایوسی ایشن برائے انڈیا بمبئی ۴۔ حوالہ: سبق عطا صفحہ ۷ "شکستن مالا" ایوسی کتاب انٹرنٹ اسکولز مطبوعہ ایضاً -

۵۔ ساتویں امام مولانا محمد بن اسماعیل نے شریعت محمدیہ کے ظاہر کو معطل کر کے

باطنی شریعت جاری کی ہے۔ ۵۷

۶۔ اللہ تعالیٰ اپنے اوتار میں غریبوں پر رحم کرے تو الہ لا پروردگار مومن " امام حاضر

کے روپ میں ہو کر شریف فرما ہے ۵۸

۷۔ امام حاضر کے عقل کل ہے اس وجہ سے جو کچھ ہو چکا ہے جو ہو رہا ہے اور

جو ہونے والا ہے یہ سب امام پر روشن ہے یعنی وہ عالم الغیب والشہادت ہے ۵۹

۸۔ اللہ تعالیٰ ذات و صفات میں شریک قرار دینا شرک نہیں ہے بلکہ ان کے

امام کے بجائے دوسرے کسی کو امام تسلیم کرنا شرک ہے ۶۰

۹۔ انبیاء علیہم السلام کے متعلق ان کا عقیدہ یہ ہے کہ ان سے گناہ سرزد نہیں

وہ معصوم نہ تھے اور انہوں نے ایسے مراتب طلب کئے جن کے وہ مستحق نہ تھے۔ بخلاف

حضرت علی اور ان کی نسل سے ہونے والے ائمہ کہ انہوں نے ایسے مراتب طلب کئے جن کے

وہ مستحق نہیں تھے۔ اور یہ سب ملائکہ بالفعل اور معصوم ہیں اور انبیاء

اور مرسلین سے چار درجے افضل ہیں ۶۱

۷۰ حوالہ: ہمارا اسماعیل مذہب اور اس کا نظام، صفحہ نمبر ۹۶، صحت ۶۲ ص ۱۰۱، تعارفی صفحہ نمبر ۲
شاکشن مالا، دس کتاب برائے ریلمجس، ٹاٹ اسکول، پبلشر: شعبہ تعلیم اسماعیلیہ السیوسی ایشن برائے انڈیا بمبئی۔

۷۱ حوالہ: "مارگ وڈیٹیکا" حصہ ۲ صفحہ ۸۰۔ دس کتاب برائے ریلمجس، ٹاٹ اسکول، مطبوعہ اسماعیلیہ

ایوسی ایشن برائے انڈیا بمبئی۔ ۷۲ ہمارا اسماعیل مذہب اور اس کا نظام ص ۹۹۔ اس کا اصل عبارت ہے

"الشرك في المحرود لا في المعبود" یعنی حدود و دین شرک ہو سکتا ہے معبود میں نہیں ہو سکتا، اور ان کے

اعتقاد کے مطابق ان کے امام اور امام کے مددگاروں کو ہڈ کہا جاتا ہے (تو عدد دس کے بارے میں شرک ہو گا مطلب

یہی بتلے بندہ نے نبی میں تحریر کیا) ملا خلیفہ۔ ہمارا اسماعیل مذہب اور اس کا نظام ص ۲۹۹ صحت ۳۔

۷۳ حوالہ: ہمارا اسماعیل مذہب اور اس کا نظام ص ۲۹۹ صحت ۳۔

۱۔ — پیر شاہ یعنی امام حاضران کے گناہ بخش دیتے ہیں نہ

۱۱۔ — قرآن مجید کے چالیس سوائے ہیں آخری دس سوائے علی گھر داپس لے گئے۔

موجودہ قرآن الشریعہ کی کتاب نہیں ہے بلکہ حضرت عثمان کی کتاب ہے

۱۲۔ — قرآن مجید ملک عرب کی آبادی کے لئے ہے اور دوسروں کے لئے گناہ ہے اور

اس پر عمل کرنا چاہیے ہے

۱۳۔ — امام حاضر کا فرمان الشریعہ کے برابر ہے

۱۴۔ — امام حاضر میں الشریعہ کا دور حلول کیا ہوا ہے، اور فرقہ آغا خانی اس کو سجدہ کرتا ہے

۱۵۔ — حضرت علی الشریعہ کا اقرار ہے

۱۶۔ — جو لوگ علی کو دل سے الشریعہ کے ان کی آل و اولاد میں اضافہ ہو گا اور وہ صلاح پائیں

گے اور زعل، پوری کائنات کا خالق مطلق ہے

۱۷۔ — نماز روزہ، حج اور زکوٰۃ جو ارکان اسلام ہیں ان کی ضرورت سے انکار کرتے ہیں

بلکہ نماز کی جگہ آغا خانی پر فرض ہے کہ تین وقت ان کی عبادت کا جماعت خانہ میں جا کر دعا کریں

اور زکوٰۃ کی جگہ دشمن یعنی آمدنی میں سے ہر روپیہ پر دو آنہ ادا کرنا فرض ہے اور جو ان کا امام حاضر

کا دیدار ہے

۱۸۔ — حوالہ، سبق نمبر ۱۲، صفحہ نمبر ۱۲، شکیں مالا کے جی، ایضاً ۱۸، کلام امام حسین، حصہ اول، صفحہ ۶۳، فرمان ۱۰

مجموعہ مقدس گناہ صفحہ ۹۵، ہمارا اسمعیل غریب، مقدمہ، ۱۸، فرمان نمبر ۳۱، صفحہ نمبر ۱۱، حصہ نمبر ۱، کلام امام

حسین آغا خان ۱۱، کے فرامین کا مجموعہ، مطبوعہ اسمعیل الیوسی ایشن، برائے انڈیا، ۱۸، کلام امام حسین اور فرمان امام حسین

از علیہ السلام سلطان ۷، نور محمد، مطبوعہ اسمعیل الیوسی ایشن برائے انڈیا، ۱۸، حوالہ سبق ۱۸، صفحہ ۱۸، شکیں مالا ۱۱

۱۹۔ — کتاب برائے رئیس، نامت اسکو، مطبوعہ اسمعیل الیوسی ایشن برائے انڈیا، ۱۸، حوالہ گناہ مومن پیمانہ

از امام شاہ، مجموعہ مقدس گناہ صفحہ ۱۰۶، مطبوعہ اسمعیل الیوسی ایشن برائے انڈیا، ۱۸، حوالہ، گناہ مومن پیمانہ از امام

۱۸، شاہ، مقدس گناہوں کا مجموعہ صفحہ ۱۱۳، مطبوعہ ایضاً ۱۸، ہمارا اسمعیل غریب اس کا نظام ص ۱۳، ۱۸، خزینہ جوہر ص ۱۳

مطبوعہ اسمعیل الیوسی ایشن پاکستان کراچی ۱۸، رئیس (نہج کیٹھ) جو جماعت خانہ بریلیوڈ کراچی ۲، کی طرف سے شائع کردہ

۱۸ — ہوا بھی اقصیٰ و ح کی عمل تصویر امام حاضر ہیں تھے

۱۹ — حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا پیدا کرنا والا دانا و شتر ہے

۲۰ — خراج اوطالب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت و رسالت پر دیکھ کر کہے تھے

ان کے علاوہ بہت سے عقائد باطلہ اور نظریات فاسدہ کی تفصیلات ان کی شائع کردہ اپنی مذہبی اور دوسری کتابوں میں موجود ہیں، جن کو معلوم کرنے کے بعد کوئی عالم اور عقائد تو دور کنار ایک غیر عالم شخص بھی ان کو مومن اور مسلمان تسلیم کرنے کے لئے ہرگز تیار نہیں ہو سکتا، اور اس قسم کے عقائد اور نظریات رکھنے والوں کے متعلق فتاویٰ شامی کے اندر علامہ ابن عابدین تحریر فرماتے ہیں :-

ترجمہ :- باب المرتدین میں اقسام کفار بیان کرنے کے بعد بعد لکھتے ہیں کہ "یہ ہیں سے درویشوں اور تیانوں کا حکم معلوم کیا جاسکتا ہے کہ وہ بلاد شام اپنے مسلمان ہونا اور اپنا نماز روزہ ظاہر کرتے ہیں حالانکہ وہ شامی (یعنی اگوان) کا عقیدہ رکھتے ہیں اور شراب اور زنا کو حلال جانتے ہیں اور یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ ان کے اعماموں کے روپ میں خود خدا تعالیٰ جلوہ گر ہوتے ہیں اور یہ لوگ حشر اور نماز روزے کے منکر ہیں اور کہتے ہیں کہ نماز روزے کا وہ مفہوم نہیں جو عام لوگ سمجھتے ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں گندی گندی باتیں کہتے ہیں، آگے علامہ شامی مزید فرماتے ہیں کہ "ان کے ساتھ رشتہ نکاح کرنا ناجائز ہے اور ان کا ذبیحہ بھی حلال نہیں ہے اور فتاویٰ خیر یہ کے اندر بھی ان کے متعلق کفر کا فتویٰ مذکور ہے۔ فلاح کلام یہ ہے کہ وہ زندیق منافق اور ملحد ہیں (رد المحتار ج ۳ ص ۲۶ مطبوعہ ماحدیہ کوئٹہ) اور فتاویٰ عالمگیری میں مذکور ہے۔

تہ کلام امام حسین، فراسین امام سوم، حصہ اول ص ۵

تہ گمان مومن پیغمبر ازیں امام شاہ - مقدس گینانوں کا مجموعہ ص ۱۰

تہ ہمارا اسماعیلی مذہب اور اس کا نظام ص ۶۳ و ۶۴

ترجمہ ۲۔ ان دافن کو کافر مانا واجب ہے جن کے عقائد مذکور ذیل ہوں۔ مرنے پر زندہ ہو کر دنیا میں واپس لوٹ آتے ہیں۔ روحین جسمانی ڈھلچے بدل کر دنیا میں پھرتے روپ میں آجاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اماموں کی شکل میں ظاہر ہوتے ہیں یعنی اماموں میں اللہ تعالیٰ کی روح منتقل ہو جاتی ہے۔ ایک باطنی امام کے آنے تک احکام شریعت پر عمل درآمد معطل رہے گا۔ جبریل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی وحی کو علی بن ابی طالب کے پاس لیجائیں گے جو ان کے غلطی سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے جاتے ہیں۔

مذہب بالاعتقاد کے حامل لوگ ملت اسلام سے خارج ہیں اور ان کے احکام مرتدین جیسے ہیں (فتاویٰ عالمگیریہ ص ۲۶۴ ج ۲) مطبوعہ مابعدیہ کوئٹہ

اس کے علاوہ دور حاضر کے تمام علما محققین اور مفتیان اہل سنت والجماعت نے بھی آغا خانی فرقہ کا کافر و مشرک ہونے اور دائرہ اسلام سے خارج ہونے کے متعلق متفقہ فیصلہ دیا اور تحریری فتویٰ صادر فرمایا۔ چنانچہ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی، امداد الفتاویٰ کے اندر بعنوان الحكم الحقانی فی حزب الاغاخانی، ایک مفصل فتویٰ اس کے کفر کے بارے میں تحریر فرمایا۔ مفتی اعظم پاکستان محمد شفیع صاحب مرحوم نے بعنوان "تکفیر کے اصول اور آغا خانی فرقہ کا حکم" ایک مستقل رسالہ کی شکل میں ان کے متعلق ایک مفصل فتویٰ صادر فرمایا ہے۔ مفتی اعظم ہند حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب نے ملول الہیہ اور قرآن مجید کی کسی زیادتی کے اعتقاد رکھنے والوں کے بارے میں کفر کا فتویٰ اور ان کے ساتھ رشتے طے کرنا ناجائز قرار دیا۔ (کفایت المفتی ج ۱) اور علامہ انور شاہ کشمیری "اکفار المحدثین" کے اندر تحریر فرماتے ہیں۔ اسمعیل فرقہ سے توبہ طلب نہیں کی جائے گی اور باوجود اظہار توبہ کے ان کو قتل کر دیا جائے گا۔ (احکام القرآن ص ۵۲ ج ۱ بحوالہ اکفار المحدثین ص ۳۴)

نیز دارالعلوم دیوبند، مدرسہ نظام العلوم سہارنپور، جامعہ العلوم اسلامیہ

بنوری ٹاؤن کراچی ، دارالعلوم کراچی ، جامعہ نادر قیہ کراچی ، جامعہ عربیہ خیر المدارس ملتان
 جامعہ قاسم العلوم ملتان ، جامعہ مدنیہ لاہور ، جامعہ اشرفیہ لاہور ، دارالعلوم حقانیہ
 اکوڑہ خٹک ، دارالعلوم سرحد ، اور پاکستان کے تمام مدارس دینیہ اور دنیا کے مشہور
 و معروف درسی گاہ جامعہ اہل بیت اور سعودی عربیہ کے مشہور عالم دین شیخ عبد العزیز بن باز
 کی متفقہ رائے یہی ہے کہ اس قسم کے عقائد کے حامل آغاخان فرقہ کافر اور دائرہ اسلام
 سے خارج ہے ۔

لہذا ان کے ساتھ مسلمانوں کا معاملہ کرنا ، ان کے ساتھ رشتے نہ بنانا ،
 ان کا جنازہ پڑھنا ، مسلمانوں کے مقبرہ میں دفن کرنا جائز نہیں ہے ۔
 فقط ، واللہ تعالیٰ اعلم

دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ

علامہ بنوری ٹاؤن - کراچی - (پاکستان)

المفتی ولی حسین

دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ

علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن کراچی

مولانا حبیب محمد صاحب

قادی عبدالحق صاحب

مولانا مفتی عبد القیوم صاحب

حضرت مولانا محمد یحییٰ صاحب

دکتر نسیم عیسیٰ صاحبہ

دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ

حضرت مولانا محمد صاحب

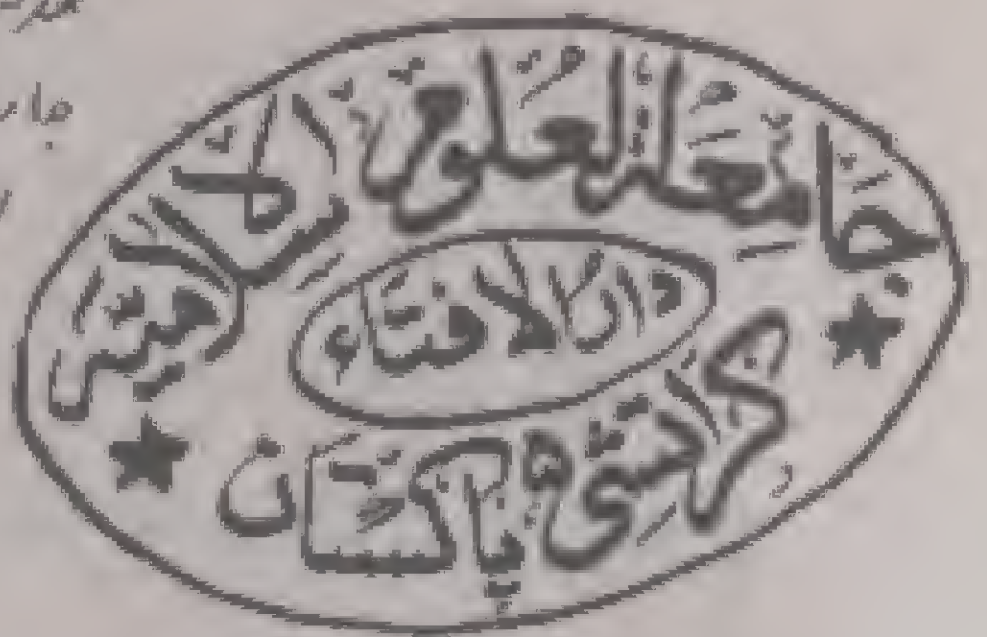
حضرت مولانا مفتاح اللہ صاحب

مفتی عبداللہ صاحب

الجواب :- اسمعیلی فرقہ جس کا رہبر آغا خان ہے اس فرقہ کے عقائد کفریہ اظہر من الشمس ہیں
ان کے کفر میں شک کرنا بھی باعث کفر ہے ۔

مدرسہ اسلامیہ
جامعہ العلوم
۱۲/۳/۱۴۲۸ھ
مفتاح اللہ مفتی

عبدالحلیم غفرلہ



آغا خان فرقہ اسماعیلیہ کا بدترین فرقہ ہے، اسمعیلیہ کی تمام شاخیں اسلام سے خارج ہیں
آغا خان حضرت علی کی الوہیت کے قائل ہیں اور انہوں نے شریعت کو معطل کر رکھا ہے، قرآن حج
نماز سے ان کو کوئی علاوہ نہیں۔ اس لئے ان کے خارج اسلام ہونے میں کوئی شک نہیں،
واللہ اعلم ۔ محمد عبدالرشید نعمانی

میں عرصہ چھ سال سے ان کی کتابوں کا مطالعہ کر رہا ہوں میرے نزدیک ان سے بڑھ
کافر بڑے زمین میں ملنا مشکل ہے ۔ محمد انور بدخشانی

آغا خانیوں کا کافر ہونا اور اسلام سے خارج ہونا اظہر من الشمس ہیں، محمد ولی

حضرت مولانا عبد السميع صاحب

حضرت مولانا نعیم صاحب

حضرت مولانا مفتی عبد المان صاحب

حضرت مولانا مفتی عطاء اللہ صاحب

حضرت مولانا خالد محمود صاحب

حضرت مولانا مزمل حسین کاپڑیا

حضرت مولانا مفتی سعید الرحمن صاحب

حامداً ومصلیاً و مسلماً

اما بعد میں نے اسماعیل فرقہ کے بانی میں استغناء اور محترم مولانا اصغر علی صاحب
زید مجاہد کی جانب سے اسماعیل فرقہ کی کتابوں سے ان کے عقائد و نظریات پر جمع کردہ
حوالہ جات کو بغور مطالعہ کیا۔

درج شدہ حوالہ جات کی رو سے اسماعیل فرقہ اور اس جماعت کے پیر و کار حضرت
علی کریم اللہ وجہ اور ان کے بعد بعض ائمہ کے لئے باری تعالیٰ کی الوہیت ابوہیت
قدرت وغیرہ صفات کے قائل ہیں اور حضرت علی کریم اللہ وجہ اور اس کے بعد دوسرے
ائمہ کے لئے رسالت اور نبوت ثابت کرتے ہیں۔ قرآن کریم کو صحابہ کرام کی تصنیف کردہ
کتاب سمجھتے ہیں اور مخفی مانتے ہیں وغیرہ وغیرہ ۱ مذکورہ بالا عقائد و نظریات میں
سے ہر عقیدہ اور نظریہ ایسا ہے کہ جس سے آدمی کافر اور مرتد ہو جاتا ہے تو جس فرقہ
اور جماعت کی ہزاروں تعداد کفریہ اور گمراہ کن نظریات ہوں تو ان کے کافر اور دائرہ اسلام
سے خارج ہونے میں کیا تردد ہو سکتا ہے اسی وجہ سے مذکورہ بالا عقائد باطلہ کی
رود سے وہ کافر ہیں اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں ان کو مسلمان سمجھنا بھی کفر ہے
ان کے ساتھ اور دوسرے اسلامی معاشرت جائز نہیں ہیں ان کا ذبیحہ مسلمانوں
کے لئے حلال نہیں ہے ان کا نماز خانہ میں شرکت کرنا مسلمانوں کے لئے ناجائز ہے
ان کو مسلمانوں کے مقبرہ میں دفن کرنا بھی درست نہیں ہے یہی حکم تمام کافروں کا ہے

(اکفار المحدثین)

کتبہ منہ محمد عبد السلام علیہ

اسلام آبادی عقائد اللہ عنہ

محمد ادریس

دارالافتاء جامعہ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی۔ ۵

الحق اب صحیح

الشیخ محمد صالح المنجد
نہر شام

احمد الرحمن عظیمی
مستطعم جامعہ العلوم الاسلامیہ کراچی

حضرت مولانا مفتی رشید احمد مدظلہم کا فتویٰ

۲ غافغانی مرتد اور زندیق ہیں۔ آغا قانیوں کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں یہ لوگ بلاشبہ
 کا قراہ مرتد ہیں اور واجب القتل ہیں لہذا ایسے لوگوں کا اس خطرناک منصوبہ میں کسی قسم کا تعاون
 کرنا درحقیقت چند ٹکوں کی خاطر ایمان کو فروخت کرنا ہے حکومت اسلامیہ پر فرض ہے کہ سادہ
 لوح مسلمانوں کو مرتدین کے پیچھے کفر سے نجات دلائے اور اسلام کے ان دشمنوں کو عبرت ناک سزا دے
 وہاں کے علما اور صلحاء اور بااثر لوگوں پر بھی یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ جلد از جلد اس ہائے میں موثر
 اقدامات کریں عوام پر ان لوگوں کا کفر و زندقہ واضح کیا جائے تاکہ اس خطرناک حربہ سے دنیا
 و آخرت بجاہ نہ کریں۔ وہاں کے مسلمانوں کو پھر باور کرایا جائے کہ آغا خان ادارہ میں شرکت
 خواہ کسی درجہ میں، کسی قسم کا تعاون، عمر ممبر وغیرہ بنانا جائز اور حرام ہے۔
 فقط واللہ تعالیٰ اعلم

الحق مبین
 صلعم



دارالعلوم کراچی کا فتویٰ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

فتویٰ ہذا میں ہم نے اسماعیلیوں کی قدیم و جدید معتبر کتابوں کے حوالہ جات درج کئے ہیں قدیم کتابوں کے حوالہ جات جناب ڈاکٹر زاہد علی اسماعیل کی کتاب "ہمارے اسماعیلی مذہب کی حقیقت اور اس کا نظام" سے لئے گئے ہیں۔ واقعاً بقول مصنف یہ کتاب صحیح معنوں میں اسماعیلی مذہب کی معلومات کا مکمل خزانہ ہے۔

اختصار کو مد نظر رکھتے ہوئے اس کتاب کے حوالہ جات پیش کرتے وقت ہم نے اس کتاب کا نام بعض جگہ صرف "ہمارا اسماعیلی مذہب" اور بعض جگہ "ہمارا اسماعیلی مذہب اور اس کا نظام" تحریر کیا ہے۔

مصنف کتاب جناب ڈاکٹر زاہد علی ولد فضل علی حسینی علم حیدر آباد دکن کے رہنے والے ہیں آپ بقول خود اصل نسلی اسماعیلی ہیں۔ آپ پنجاب یونیورسٹی سے بی اے اور مولوی فاضل ہیں۔ اور نظام کالج حیدر آباد دکن کے سابق پروفیسر عربی اور وائس چانسلر ہیں۔ آپ "تاریخ قاطبین مصر" کے مؤلف اور دیوان ابن صفی الاندلسی کے شارح ہیں اور آپ آغا پورہ حیدر آباد دکن میں قائم شدہ "اکادمی آف اسلامک اسٹڈیز" کے رکن رکن ہیں۔

آپ اپنی کتاب "ہمارے اسماعیلی مذہب کی حقیقت اور اس کا نظام" کے مقدمہ میں اپنے متعلق فرماتے ہیں کہ "میں خود اصلاً نسل اسماعیلی ہوں سات پشتوں سے"

میرے گھر نے میں اسمعیلی مذہب کا سرمایہ راز سربست کی طرح سید بنیہ منتقل ہوتا چلا آیا ہے۔
 صفحہ ۵۔ بعنوان مقدمہ اور اپنی اس کتاب کے متعلق فرماتے ہیں کہ ”میں نے اپنے یہاں کی
 مستند اور معتبر خاص کر زمانہ ظہور کی کتابوں کے اصل اقلیات پیش کر دیئے ہیں تاکہ
 ذمہ داری لکھنے والوں کے سرسوج۔ ان میں دو کتابوں ادعیۃ الایام السبعہ لمولانا الامام
 المعز لدین اللہ اور تاویل الشریعہ من کلام الامام المعز لدین اللہ کو تو ہمارے ظہور کے
 چوتھے امام کی زبان مبارک سے صادر ہونے کا شرف حاصل ہے میری حیثیت ناقل محض
 سے زیادہ نہیں۔ بہر طور ذات اسلاف کے سوا اس ضمیر کا مرجع کوئی اور دوسرا نہیں قرار
 پاسکتا۔ اب ان کی مزید تحقیق کی ضرورت نہیں۔“ صفحہ ۱۲ بعنوان غرضِ حال۔

میری طرف سے اس میں کوئی بات نہیں صرف مسائل حوالہ جات کے ساتھ ایک جگہ
 جمع کر دیئے گئے ہیں سوائے تبصروں کے جو میرے ہیں اور جنہیں ناظرین کی تفہیم اور
 مسائل کی تنقید کی غرض سے علیحدہ لکھا ہے۔ میرے بھائی خود ان پر غور کریں اور اگر میں کسی مقام
 پر راہِ راست سے بھٹک گیا ہوں تو مجھے اپنے ارشاد سے متنبہ کریں میں پوری توجہ سے ان کا جواب
 سننے کے لئے تیار ہوں حق کی تحقیق میں کسی کو تعصب کا کام نہ لینا چاہیے۔ صفحہ ۱۳ بعنوان مقدمہ
 یہ تالیف چند فصلوں پر مشتمل ہے ہر فصل میں ایک علیحدہ مسئلہ بیان کیا گیا ہے۔ اور اس کے
 تمام پہلوں پر روشنی ڈال گئی ہے تاکہ پڑھنے والے کو سمجھنے میں آسانی ہو۔ اور جس مسئلے کے
 متعلق وہ چاہے معلومات حاصل کر کے ہر فصل کے بعد ایک تبصرہ میں نے اپنی طرف سے
 لکھا ہے جس میں اس مسئلہ سے متعلق چند امور پر توجہ دلائی گئی ہے بہر حال جو کچھ میں نے لکھا
 ہے وہ سب اپنی دعوت کی کتابوں سے ماخوذ ہے ترجمہ کرنے میں امکانی کوشش کی گئی ہے
 کردہ اصل کے مطابق ہو گیا کہ میں مجھے بعض اوقات اردو محاورہ سے کچھ الگ ہو جانا
 پڑا۔ حوالے کثرت سے دیئے گئے ہیں۔ جن بھائیوں کو میرے ترجمہ سے تشفی نہ ہو وہ ان
 حوالوں کی مدد سے اصل کتاب سے خود تحقیق کر کے اطمینان حاصل کریں۔ اکثر مواضع پر

اصل اور ترجمہ دونوں نقل کر دیئے ہیں۔ بعض موقعوں پر تکرار سے کام لیا گیا ہے تاکہ مسائل ابھی طرح ذہن نشین ہو سکیں۔

آخر میں مجھے یہ کہنا ہے کہ میرے اسماعیل سمائی تمام مسائل پر گہری نظر ڈالیں تاکہ اُن پر بھی اسماعیلیت کی حقیقت کھل جائے۔ ص ۱۱ بعنوان مقدمہ

جدید کتابوں کے حوالہ جات ہم نے اپنے محترم دوست مولانا محمد ظاہر شاہ صاحب کے فراہم کردہ ایک مجموعہ سے لئے ہیں جو کہ اصل حوالہ جات کے نوٹواسٹیٹ اور ان کے ترجمہ پر مشتمل ہے یہ مجموعہ بھی اسماعیلی مذہب کی حقیقت معلوم کرنے کے لئے معلومات کا خزانہ ہے۔

اس مجموعہ سے ہم نے جو حوالہ جات نقل کئے ہیں وہ اتنے سہل ہیں کہ جنہیں ایک معمول لکھا پڑھا شخص بھی آسانی سے سمجھ سکتا ہے۔

حوالہ جات کی عبارتوں کے متعلق چند ضروری گزارشات

○ قدیم کتابوں کے حوالہ جات کے لئے ہم نے ڈاکٹر زاہد علی صاحب کی کتاب کے اقتباسات

” داوین “ کے درمیان نقل کر دیئے ہیں۔

○ اور ان عبارت پر ڈاکٹر صاحب موصوف کے تبصرے بھی (نوٹ) کے عنوان سے

” داوین “ کے درمیان نقل کر دیئے ہیں۔

○ حوالہ جات یا نوٹ کی اصل عبارت میں جس جگہ ہم نے مفہام معنی اور توضیح مطلب کے لئے

کسی لفظ یا فقرہ کا قوسین () کے درمیان اضافہ کیا ہے تو ساتھ ہی اُس لفظ یا

فقرہ پر ” از اصغر علی لکھریا ہے تاکہ واضح ہے کہ یہ لفظ یا فقرہ میری جانب سے ہے۔

○ ہم نے جہاں زاہد علی کی کتاب کا اقتباس اُن کے عنوان سمیت نقل کیا ہے وہاں داوین

عنوان کے شروع میں لگائی ہیں اور جہاں اُن کا عنوان نہیں لیا گیا یا وہاں عنوان نہیں تھا

بلکہ ہم نے عنوان لگایا ہے وہاں ہم نے عنوان کو چھوڑ کر حوالہ کی عبارت کے شروع میں

داوین لگائی ہیں۔

○ ہم نے جس جگہ اپنی طرف سے کوئی مستقل رٹ لکھا ہے وہاں بھی از الصغر علی لکھ دیا ہے
○ ڈاکٹر زاہد علی صاحب نے اپنے اسمعیل جو سنے کی وجہ سے جہاں ہائے امام، ہمارے
مذہب، ہائے عقائد، ہمارے پیشوا، ہمارے کتابوں وغیرہ لکھا تھا ہم نے اقتباس میں اُسے
اسماعیل امام، اسماعیل مذہب، اسماعیل عقائد، اسماعیل پیشوا، اسماعیل کتابوں
وغیرہ لکھ دیا ہے یہ بات زیادہ تر اقتباس کے شروع میں ہے اور کہیں کہیں درمیان
عبارت بھی ہے۔

○ ○ اجمال تبصرہ - ہمارا اور ڈاکٹر زاہد علی صاحب کا مشترک تبصرہ ہے -
جدید کتابوں کے حوالہ جات کے عنوان، سب ہمارے تجویز کردہ ہیں سوائے حوالہ نمبر ۴۴

۴۴ - ۵۲ -

○ تین چار جگہ ڈاکٹر صاحب کے حوالہ جات میں مشکل لفظ تھے وہاں ہم نے اُن کا مترادف لکھ دیا ہے
○ آخر میں جناب ڈاکٹر زاہد علی صاحب کی بات دہرائی ہوئی یعنی کہ تمام مسائل پر گہری نظر ڈالیں
تاکہ ناظرین کرام پر اسماعیلیت کی حقیقت کھل جائے۔

حردہ اصغر علی

دارالعلوم کراچی ۱۴

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

○ الجَوَابُ وَمِنْهُ الصَّدَقُ وَالصَّوَابُ ○

اسمعیلی یعنی آغا خانی فرقے کے بارے میں اولاً ہم ان کی قدیم و جدید مقبر کتابوں سے ان کے عقائد و نظریات بیان کریں گے تاکہ مسلمان عوام و خواص ان کے مذہبی نظریات کے آئینہ میں ان کی صحیح تصویر دیکھ سکیں اور ثانیاً استفادہ ہذا کے اصل سوالات کا جواب تحریر کیا جائے گا۔ وباللہ التوفیق۔

(نوٹ) ہم نے حوالہ جات پیش کرتے وقت اسماعیلیوں کے جملہ قدیم و جدید پیشواؤں کے نام پورے القاب و آداب کے ساتھ ذکر کئے ہیں کیونکہ ہمارا مقصد سادگی اور سائنس کی عاتق حوالے پیش کرنا ہے نہ کہ ناموں کو بگاڑنا یا ان کی بے حرمتی کرنا، قدیم کتابوں کے حوالوں کے لئے یہاں سے ڈاکٹر ذہاب علی کی کتاب ”ہمارے اسمعیل مذہب کی حقیقت اور اس کا نظام“ کے اقباسات شروع ہوتے ہیں۔
اصغر علی دارالعلوم کراچی۔

عقل اول یا عقل عاشر یا امام زمان کا	(اسماعیلیوں کے ہاں) باری تعالیٰ کے تمام اوصاف
خدا تعالیٰ کے اوصاف سے موصوف ہونا	و نفوت سے باری تعالیٰ مراد نہیں بلکہ عقل اول یا

عقل عاشر یا امام الزمان موصوف ہیں یہاں تک کہ آیات کریمہ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ ، هُوَ اللَّهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ میں ”اللہ“ سے مراد عقل اول یا امام الزمان ہیں (اسمعیلیوں کے پیشوا) مولانا معز فرماتے ہیں کہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کی تفسیر لا اِلهَ اِلاَّ اِمام الزمان ہے (تاویل الشریعہ من کلام الامام مولانا معز ص ۳۳) بحوالہ ہمارا ”شہد اللہ انہ لا الہ الا هو“ میں ”اللہ“ سے اشارہ عقل اول کی طرف ہے ”سُبْحَانَ اللَّهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ“ لہٰذا ملک السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ يَحْيَى وَيَمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ، هُوَ الْأَوَّلُ وَ

الآخر والظاهر والباطن وهو بكل شئ عليم۔ هو الذي خلق
 السموات والارض في ستة ايام ثم استوى على العرش يعلم ما يلج في
 الارض وما يخرج منها وما ينزل من السماء وما يعرج فيها وهو معكم
 اينما كنتم والله بما تعملون بصير له ملك السموات والارض والى الله
 ترجع الامور۔ یہ آیات عقل اول ہی سے مخصوص ہیں (کنز الورد صفحہ ۱۰۲) بحوالہ ہمارا اسماعیل مذہب
 اور اس کا نظام ص ۲۶)

» واذ قال ربك للملائكة « میں رب » سے مقصود » امام مستقر ہے ۔

(تفہیم از قاضی نعمان بن محمد فصل ۱۵) بحوالہ ہمارا اسماعیل مذہب اور اس کا نظام ص ۲۶)

۲۔ حضرت علی کا خدائی صفات سے موصوف ہونا۔ (اسماعیلیوں کی کتابوں میں) » یہ کلام حضرت

علی سے منسوب کیا گیا ہے۔ » انا وجه الله وانا يد الله الباسطة على

الارض انا جنب الله الذي يقول فيه القائلون واخر تاه على ما فرطت في

جنب الله۔ انا الاول والآخر وانا الظاهر والباطن وانا بكل شئ عليم

وانا الذي رفعت سماءها وانا الذي دحوت ارضها وانا الذي انبت

اشجارها وانا الذي اجریت انهارها » معاصم الہدیٰ از احمد حمید الدین کرمان

المجالیس المستنصرية۔ » بحوالہ ہمارا اسماعیل مذہب اور اس کا نظام ص ۲۷

قال مولانا علی انا نقلت لادم ونوح وهوسنی وعیسیٰ وانا نبی

النبیین وانا ارسلت المرسلین

(انوار اللطیف از محمد بن طاہر بن محمد بن ابراہیم سرادق ص ۲۱ باب ۴) بحوالہ ہمارا اسماعیل مذہب اس کا نظام ص ۲۷

۳۔ عالم الغیب والشہادۃ سے مراد | عالم الغیب والشہادۃ سے مراد (امام)

(امام) قائم القیامہ ہیں۔ | قائم القیامہ ہیں جو قیامت کے روز سب سے

حساب لیں گے۔ (تہذیب الزکوٰۃ از سیدنا جعفر بن منصور النعمانی ص ۱۲۲) کتاب الانوار از

ابو یعقوب سحر آل ص ۱۲۲)

ان ہی کتابوں میں مزید لکھا ہے کہ امام قائم القیامۃ حساب لیٹنے کے بعد (اہل جنت کو جنت میں اور اہل نار کو جہنم میں بھیجیں گے۔

”وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ“ میں ”علیم سے مقصود“ قائم القیامۃ“ ہیں۔

(رُوحَةُ الْقُدُّسِ فِي آخِرِ الشَّرْعِ الرَّابِعُ عَشَرَ مِنَ السُّرُوحِ السَّابِعِ)

دُقولہ ”اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا خَبِيْرًا“ اشارۃ الی القائم الذی ہوا القیم عن

اللہ ثم ابتداء فقال ”واعبدوا اللّٰه ولا تشركوا به شیئا“ اشارۃ الی الامام

علیہ السلام لانہ ہوا اللہ الباری البر یا تبارک عن ان یكون له شیهة وشریک لکنہ ہوا القائم عن اللہ وراعی الخلق الی عبادتہ۔

ترجمہ ۱۔ تم خدا کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو ”یہ اشارہ ہے امام

یعنی حضرت علیؑ کی طرف کیونکہ وہی اللہ ہیں اور مخلوقات کے پیدا کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ

منزہ ہے اس بات سے کہ اس کا کوئی شیهہ یا شریک ہو لیکن امام ہی قائم ہیں اللہ کی طرف سے

اور وہ مخلوقات کو اپنی عبادت کی طرف دعوت دیتے ہیں۔ (تأویل سورۃ النساء جعفر بن منصوّر الیمین)

(بحوالہ ہمارا اسماعیلی مذہب اور اس کا نظام صفحہ ۲۷، ۲۸)

۴۔ اسماعیلیوں کا ہر ایک امام ”عالم الغیب والشہادۃ“ ہوتا ہے | ”تولہ ما یکون

من نجوی ثلثۃ الا هو وابعادہ“ — فاعلم ان هذه الاوصاف وائۃ علیٰ کل

ایام لانہ عالم بیاکان وما یکون لقول مولانا الصادق جعفر بن محمد لبعض شیخہ استخوانا

فی مقابلتنا کما استخون منائی محضہ تا قانا نعلم سترکم ونبجواکم۔ واللہ ما یدخل الداخل منکم علینا

الا ونعرفہ، اھو مو من صادق ام منافق کاذب۔ (الشعور الزاھرۃ از قائم بن ابراہیم متاع)

(بحوالہ ہمارا اسماعیلی مذہب اور اس کا نظام صفحہ ۲۷)

۵۔ اسماعیلی تفسیر قرآن کا نمونہ | ”مسئل العبادتی عن صفۃ الرب فقال خمس

کلمات ۱۔ اللہ واحد، محمد الصمد، فاطمۃ لم تلد الحسن، ولم یولد

الحسین . ولم یکن لأمیر المؤمنین علی بن ابی طالب کفواً احد .
 وقول الصادق هذا إشارة الى الوهیتهم فاما النواصیت فهي مولودہ
 ترجمہ ۱۔ مولانا صادق سے کسی نے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ کی کیا صفت ہے ؟ آپ نے فرمایا
 پانچ کلمے ہیں « اللہ ایک ہے ، محمد بے نیاز ہیں ، فاطمہ سے حسن پیدا نہیں ہوئے اور نہ
 حسین کسی سے پیدا ہوئے ۔ اور نہ کوئی امیر المؤمنین علی بن ابی طالب کا سر ہے » امام
 صادق کا یہ جواب ان حضرات کے « خدا ہونے کی طرف اشارہ ہے باقی رہے نواصیت
 سو وہ تو پیدا ہوئے ہیں (الشمس الزاهرة از حاتم بن ابراہیم)

(بحوالہ سہار اسمعیل مذہب اور اس کا نظام ص ۳۶)

۴۔ اللہ تعالیٰ ستر شکلوں میں ظاہر ہوتے ہیں اور آئمہ کرام
 مختلف لوگوں کے روپ اختیار کر سکتے ہیں اور مختلف
 بہر روپ بھرتے رہتے ہیں ۔
 ﴿ وَانَّمَا يَظْهَرُ اللَّهُ
 نَفْسُهُ فِي سَبْعِينَ هَيْكَلًا
 وَهُوَ مَعْنَى قَوْلِهِ تَعَالَى هَلْ
 يَنْظُرُونَ إِلَّا أَنْ يَأْتِيَهُمُ اللَّهُ فِي ظُلَلٍ مِنَ الْغَمَامِ وَالْمَلَائِكَةُ ۖ وَاجْعَلْ
 هِيَ كُلَّ عَيْنٍ إِلَيَّ الرِّسْلَ وَالْأَنْعَمَ وَالْأَهَامَ أَجَلْ هِيَ كُلُّهُمْ وَالرِّسْلَ
 وَالْأَنْعَمَ هُمُ الْمُحِبُّ لِلَّهِ يُحْتَجَّبُ بِهِمْ وَأَوَّلُ حُجَابٍ يُحْتَجَّبُ بِهِ الْبَارِي تَعَالَى
 هُوَ آخِرُ مَا يَظْهَرُ لِأَوْلِيَائِهِ وَهُوَ مَعْنَى قَوْلِهِ هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَظَهَرَ الصَّادِقُ
 فِي صُورَةٍ كَالْقَمَرِ وَظَهَرَ فِي صُورَةٍ فَاطِمَةُ وَفِي صُورَةٍ مُحَمَّدٌ ثُمَّ التَّفْتُ
 عَنْ يَمِينِهِ فِي صُورَةِ الْحَسَنِ وَعَنْ يَسَارِهِ فِي صُورَةِ الْحُسَيْنِ وَرَجَعَ إِلَى صُورَتِهِ
 وَقَالَ هَذَا كُلُّهُ وَاحِدٌ بِلِسَانٍ وَاحِدٍ يَنْطِقُ وَيَتَصَوَّرُ كَيْفَ يَشَاءُ بِقُدْرَةِ
 رَبِّ الْعَالَمِينَ وَظَهَرَ فِي صُورَةِ الْأَنْزَعِيَّةِ وَرَجَعَ إِلَى صُورَتِهِ لِجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
 الْأَنْصَارِيِّ قَالَ يَا جَابِرُ امْحِطْ بِعَقْلِكَ هَذَا هَذِهِ قَمِيصَتِي وَمِلَابِسِي
 فِي كُلِّ وَقْتٍ وَزَمَانٍ - (زهر المعانی ص ۲۵-۵۲)

ترجمہ ۱۔ بے شک اللہ تعالیٰ اپنے آپ کو سترھیکلوں (یعنی شکلوں) میں ظاہر کرتا ہے
 یہی تفسیر ہے اللہ تعالیٰ کے قول کی کہ "کیا یہ لوگ منتظر ہیں کہ اللہ تعالیٰ بادلوں کا
 پھستر لٹائے، فرشتوں کو ساتھ لئے ان کے سامنے آمو جو دھو" سب سے بڑی ہیکل
 (یعنی شکل) یعنی "بیوت" انبیاء و مرسلین اور ائمہ ہیں۔ ان میں سب سے بڑی ہیکل یعنی شکل جس
 میں خدا تعالیٰ ظہور کرتا ہے، امام ہے۔ ائمہ اور رسل سب اللہ کے حجاب یعنی پردے میں جن میں
 وہ پوشیدہ ہوتا ہے۔ پہلا وہ پردہ جس میں اللہ تعالیٰ چھپا دہی وہ پردہ ہے جو آخرت میں
 اس کے ادلیا کے لئے ظاہر ہوگا یہی ہیں معنی اس قول ہوا الاول والاخر کے۔ امام جعفر
 صادق ایک صورت میں جو چاند سی تھی، ظاہر ہوئے اور آپ حضرت رفاطر کی صورت میں ظاہر
 ہوئے اور محمد کی صورت میں بھی ظاہر ہوئے پھر آپ اپنے دائیں جانب حسن کی صورت
 میں اور بائیں طرف حسین کی صورت میں پھرے۔ پھر آپ نے اپنی اصل صورت اختیار کر لی اور فرمایا
 "یہ سب ایک ہی چیز ہیں جو ایک ہی زبان بولتی ہیں اور رب العالمین کی قدرت
 سے جس طرح چاہتی ہیں صورت اختیار کر لیتی ہیں"۔

پھر آپ صورت ازجیدہ (یعنی حضرت علی کی صورت) میں ظاہر ہوئے اور جابر بن عبد اللہ انصاری
 کے لئے پھر اپنی صورت کی طرف لوٹ گئے (یعنی اپنی اصل شکل اختیار کر لی) پھر آپ نے فرمایا
 اے جابر! کیا تیری سمجھ میں یہ بات آسکتی ہے؟ یہ ہر وقت اور ہر زمانے میں میری قمیص اور
 لباس ہیں۔ (بحوالہ ہار الاشمعی مذہب اور اس کا نظام ص ۱۲۸)

اسطعمیلوں کی مشرکانہ دعاؤں کا ایک انوکھا نمونہ "یا محمد اہ، یا محمد اہ، یا محمد اہ
 یا محمد اہ الی استبحر بک فاجری والی استعین بک فاعنی والی اتوکل
 علیک فلا تمخذ لنی والی اتوکل بک الی عاشر العقول وبک وبہ الی جمع
 العقول الابداعیہ وبک وبہم الی من جلت قدرتہ وعظمت مشیتہ ان
 یصلی علیک وعلیہما جمعین"۔

ترجمہ ۱۔ اے محمد! اے محمد! اے محمد! بے شک میں تجھ سے پناہ کا خواستگار ہوں تو
 مجھے پناہ دے اور بے شک میں تجھ سے مدد مانگتا ہوں تو مجھے مدد دے اور بے شک میں تجھ پر
 توکل کرتا ہوں تو مجھے تنہا بے پناہ نہ چھوڑ میں تیرے وسیلے سے عقل و عاقل کی طرف متوجہ ہوتا ہوں
 اور آپ کے اور اس کے وسیلے سے تمام عقول ابدی کی طرف متوجہ ہوں اور آپ کے اور ان کے
 وسیلے سے اُس ہستی کی طرف متوجہ ہوتا ہوں جو کہ بڑی قدرت اور مشیت کا مالک ہے را اور
 دعا کرتا ہوں کہ) وہ تجھ پر اور ان سب پر درود بھیجے۔ (صحیفۃ الصلوٰۃ ص ۱۴۲)
 بحوالہ ہمارا اسماعیل مذہب اور اس کا نظام ص ۱۲۶)

۸۔ اسماعیلیوں کی مشرکین عرب کی دعاؤں سے | ” بسم اللہ و بسم رسول اللہ و بسم
 ملتی جلتی دعا بوقت ذبح حیوان سے عقیقہ | امیر المومنین علی بن ابی طالب

و بسم مولانا فاطمہ الزہراء و بسم مولانا الحسن و بسم الطیب ابی القاسم
 امیر المومنین صلوات اللہ علیہم (جمعین) (صحیفۃ الصلوٰۃ عقیقہ کی دعا ص ۹۷)
 (بحوالہ ہمارا اسماعیل مذہب اور اس کا نظام ص ۱۲۷)

۹۔ اسماعیلیوں کے نزدیک یہود و نصاریٰ اور بت پرست مشرک | ” اسماعیل دعوت کی کتابوں
 نہیں بلکہ حضرت علی کی ولایت میں کسی کو شرک ماننے والے مشرک ہیں | میں اکثر مقامات پر یہ کہا گیا

ہے کہ ” الشِّرْکُ فِی الْخُدُودِ لَا فِی الْمَعْبُودِ ”

یعنی حدود دین کے باہر میں شرک ہو سکتا ہے معبود میں نہیں ہو سکتا۔ بحوالہ اسماعیلی مذہب ص ۱۲۸

(نوٹ ہے) اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ذات و صفات میں کسی کو شرک و

سہیم ماننے والا شخص مشرک نہیں بلکہ ران کے) (امام کی بجائے دوسرے کو امام تسلیم

کرنے والے مشرک ہیں) را صفر علی

و مولانا جعفر صادق نے فرمایا کہ آیت کریمہ ۱۔ و یل للمشرکین الذین لا یؤتون

الزکوٰۃ میں مشرکین وہ افراد ہیں جنہوں نے حضرت علی کی ولایت میں شرک کیا کتاب الکشف ص ۱۲۹

(بحوالہ ہمارا اسماعیل مذہب اور اس کا نظام ص ۱۲۹)

یہ سیدنا مہدی اپنی ایک مجلس میں فرماتے ہیں کہ یہود و شرک سے بری ہیں کیونکہ باری تعالیٰ کے متعلق ان کا اور مسلمانوں کا عقیدہ ایک ہی ہے۔ نصاریٰ مشرک نہیں کہے جاسکتے، اگرچہ وہ تین کو ملا کر ایک کہتے ہیں۔ شوریہ بھی مشرکین میں شامل نہیں کیونکہ وہ ضد کے قائل ہیں اور ضد غیر شرکیہ ہے اب صرف عبدة الاصنام یعنی بتوں کی پوجا کرنے والے باقی رہ گئے یہ لوگ عقلاً و مکلفین میں ہی داخل نہیں ہیں کہ ان کو مشرکین کہا جاسکے۔ کلام مجید میں مشرکین کا ذکر تو ہے لہذا ان کا وجود ہوتا چاہیے اس لئے مشرک وہ ہے جو رسول ہونے کا دعویٰ کرے اور وہ رسول نہ ہو یا جو وہ وصی ہونے کا دعویٰ کرے اور وہ وصی نہ ہو اور یہی شرک صحیح ہے۔

ذریعہ و الملک ذبین سے وہ افراد مراد ہیں جنہوں نے حضرت علی کی ولایت کو جھٹلایا (شرح الاخبار ص ۶۶) ہمارا اسمعیل مذہب ص ۹۴

”لئن اشرکت لیحبط عملک“ کی تفسیر (اسما علیوں کے ہاں) یہ ہے کہ اسے رسول اگر تم نے کسی اور کا تقرر کر کے اسے علی کے ساتھ امر خلافت میں شریک کیا تو آپ کے اعمال برباد ہو جائیں گے۔ بحوالہ ہمارا اسمعیل مذہب تفسیر ص ۵

۱۰۔ (اسما علیوں کے ہاں) حضرت آدم اور ان کی حقیقت | ہمارے دور ستر کے پہلے پہلے ناظر (رسول) یا مستودع تحوم بن بخلاج ہیں جن کا نام عبداللہ ہے لیکن یہ عام طور پر آدم کے نام سے مشہور ہیں ان کو دور کشف کے آخری مستقر امام ہنید نے قائم کیا اسی وجہ سے یہ آدم کے مقیم کہے جاتے ہیں (سرر النطقہ از جعفر بن منصور الحسن ص ۲۹ اور ص ۳۰ حضرت آدم کے قصے کا تاویل بھی ملاحظہ فرمائیے)۔

جب انہوں نے دیکھا کہ دین میں فترت (سستی) واقع ہو گئی ہے اور لوگ ان کی طاقت سے پھرتے جاتے ہیں اور ان میں یہ صلاحیت باقی نہیں رہی کہ انہیں عام طور پر کھلم کھلا علم باطن کی تعلیم دی جاسکے تو انہوں نے دور ستر کی تہذیب شرع کی یعنی خود بھی پھپ گئے اور علم باطن کو بھی عام لوگوں سے چھپا دیا اور اپنی دعوت کے حدود (یعنی ارکان) میں سے جن

کی تمثیل مٹی سے دی گئی ہے ایک حد کو اپنا نائب مقرر کیا اور اسے یہ حکم دیا کہ وہ ظاہری شریعت کی طرف تمام لوگوں کو دعوت دے لیکن علوم باطن یا تاویل چند خاص لوگوں کے سوا جو اس کے مستحق ہوں کسی کو نہ بتائے آدم کی پیدائش کی یہی تفسیر ہے۔ آیت کریمہ ، **وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا اِلَّا اِبٰلٰیۡسَ** میں ”رب“ سے امام مستقر مراد ہے جنہوں نے ملئکہ یعنی اپنے حدود سے کہا کہ میں آدم کو تمہارا صدر مقرر کرنے والا ہوں تم ان کی اطاعت کرو۔ حضرت آدم کا بڑا دشمن شیطن جو باطنی دعوت میں شریک تھا اُس نے انہیں علم ظاہر کے ساتھ علم باطن بھی لوگوں کو بتائے اور قائم القیامہ کے رتبے پر کچھ روشنی ڈالنے کی رغبت دلائی ان سے یہ کہا کہ اگر وہ ایسا کریں تو ان کا مشن ترقی کرے گا اور ان کی دعوت میں لوگ کثرت سے داخل ہوں گے یعنی اس درخت کے پھل کھانے کی رغبت دلائی جس کے استعمال کی امام مستقر نے ممانعت کی تھی حضرت آدم دھوکے میں آ گئے اور علم باطن کے چند نکتے عوام پر ظاہر کر دیئے گئے۔ اس جرم کے سرزد ہوتے

ہی وہ اپنی جنت یعنی باطنی دعوت سے نکال دیئے گئے۔ اور ظاہری دعوت کے صدر مقرر کئے گئے۔ اس زمانے سے علم باطن کی تعلیم کس لئے آدم نے اپنے وحی بابل کو مقرر کیا۔ دور میں ظاہری شریعت کا معلم ناظم یعنی رسول ہوتا ہے اور باطنی شریعت کا معلم اس کا یعنی وحی ہوتا ہے دور کشف میں اس تقسیم کار کی ضرورت نہیں پڑتی۔ جیسا کہ ہم اس سے پہلے بیان کر چکے ہیں کیونکہ اس وقت ظاہری شریعت یعنی اعمال مرتفع ہو جاتے ہیں محض باطنی شریعت یعنی علم باطن باقی رہ جاتا ہے۔ (مرآۃ النظار از سید جعفر بن منصور النعمین ص ۲۹، ۶۴)

(بحوالہ ہمارا اسمعیلی مذہب اور اس کا نظام ص ۵)

(نوٹ) اسمعیلی فرقہ پیغمبروں کے معجزات اور خوارق کا قائل نہیں کیونکہ ان کے نزدیک یہ سب غیر فطری باتیں ہیں اس لئے انہوں نے پیغمبروں کے تمام معجزات اور خوارق عادت حالات کی تاویل بلکہ تحریف کر ڈالی اور یوں معجزات تسلیم نہ کرنے کا ایک راستہ تلاش کر لیا۔ اس کے لئے ملاحظہ ہو اساس التاویل از قاضی نعمان بن محمد۔ از صفحہ ۷۱

۱۱۔ آنحضرت صلعم کے بعد اجراء نبوت جدیدہ اور ”حضرت آدم کے بعد آپ کے قائم مقام

نسخ و تعطیل شریعت محمدیہ کا عقیدہ

آپ کے دھی ہابیل ہوئے۔ ہابیل

نے دعوت باطن کے لئے اپنا ایک مددگار مقرر کیا جسے حجت کہتے ہیں اور جو آپ کے بعد آپ کے

جانشین ہوئے اسی طرح آپ کے دور میں یکے بعد دیگرے اللہ ہوتے رہے یہاں تک کہ ناطق

ثانی (یعنی رسول ثانی) حضرت نوح کا دور آیا۔ جن کو آپ کے زمانے کے مستقر امام مولانا ہود نے

قائم کیا آپ کے دھی مولانا سام تھے آپ کے دور کے بعد ناطق ثالث (یعنی تیسرے رسول)

حضرت ابراہیم کا دور شروع ہوا آپ اپنے دور کے مستقر امام بھی تھے گویا آپ مستقر

امام بھی ظاہر ہو گئے اسی وجہ سے یہ کہا جاتا ہے کہ حضرت ابراہیم چاروں مراتب نبوت

رسالت، وصایت اور امامت کے مالک تھے آپ نے حضرت اسحق کو ظاہری شریعت کے

لئے اور حضرت اسماعیل کو باطنی شریعت کے لئے قائم کیا۔ وفدیناہ بذبح عظیم ک

یہی تفسیر ہے۔ آپ کے دور کے بعد ناطق رابع (یعنی چوتھے رسول) حضرت موسیٰ کا دور شروع

ہوا۔ جو مستقر امام بنے آپ کے مقیم مولانا اڈ اور آپ کے دھی مولانا ہارون تھے آپ

کے دور کے بعد ناطق خامس (یعنی پانچویں رسول) حضرت عیسیٰ کا دور شروع ہوا جن کے

مقیم مولانا خزیمہ اور دھی شمعون با صفا تھے آپ کے دور کے بعد ناطق سادس (یعنی چھٹے رسول)

آنحضرت صلعم کا دور شروع ہوا آپ کے مقیم مولانا ابوطالب اور دھی مولانا علی تھے آپ کے

دور کے بعد ناطق سابع (یعنی ساتویں رسول) مولانا محمد بن اسماعیل کا دور شروع ہوا جو دور

روحانی اور قائم کا دور تھا۔ یہ سب انبیاء اس وجہ سے قطعاً کہے جاتے ہیں کہ ان میں

سے ہر نبی نے اپنے پیش رو نبی کی شریعت کو معطل یعنی منسوخ کر کے ایک جدید شریعت

وضع کی چنانچہ مولانا محمد بن اسماعیل نے شریعت محمدی کے ظاہر کو معطل کر کے باطنی شریعت

جاری کی جیسا کہ آئندہ معلوم ہوگا۔ (دیکھئے اساس التاویل مولفہ سیدنا قاضی نعمان از

ابتداءئے قصہ آدم اور بالخصوص کتاب الکشف ص ۱۵۲) کہ یہ عبارت ملاحظہ ہو۔

النطقاً هم الذين ينطقون بالانزيل والشرائع فهم آدم و
نوح وابراهيم وموسى وعيسى ومحمد وهو احمد ومحمد
المهدي الناطق السابع فهم صوت وحى الله "

(بحوالہ ہمارا اسمعیل مذہب اور اس کا نظام ص ۵۹، ۵۸)

۱۲ - موجودہ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی کتاب نہیں
بلکہ صحابہ و غیرہ کی تصنیف ہے
سیدنا قاضی نعمان اور باب الالبواب سیدنا
حمید الدین کرمانی دونوں کا اس امر پر اتفاق
ہے کہ حضرت علیؓ نے آنحضرتؐ کی وفات کے کچھ ہی بعد قرآن مجید جمع کر کے لوگوں کے
دور و پیش کیا لیکن دشمنی کی وجہ سے اسے قبول نہیں کیا گیا اور کہا گیا کہ ہمارے پاس جو کلام
اللہ ہے وہ کافی ہے آپ اپنا نسخہ واپس لے گئے اور یہ فرمایا کہ اب قائم کے سوا اسے
کوئی نہیں کھولے گا سیدنا جعفر بن منصور الہيمن ایک طویل بحث میں فرماتے ہیں جس طرح
یہود و نصاریٰ نے اصل تورات و انجیل کو چھوڑ کر اپنی رائے اور قیاس سے علیحدہ کتابیں
جمع کر لیں مسلمانوں نے بھی اسی طرح کیا ۔ رسول خدا صلعم نے کلام اللہ جمع کر کے اسے
اپنے اصحاب کے سامنے اپنے دھن کے سپرد فرمایا یہ لوگ اس سے بے پرواہ ہو گئے اور
اپنے قیاس و رائے سے ایک الگ قرآن مجید جمع کیا اس کے بعد خلیفہ ثالث نے مشغین کا
جمع کیا ہوا نسخہ جلاڑ الا اور ایک دوسرا نسخہ تیار کیا پھر حجاج آیا اور اس نے خلیفہ
مذکور کے نسخے کو لے کر آگ میں جھونک دیا اس کے بعد اس میں سے جو چاہا نکال دیا اور
ایسی کتاب تالیف کی جو اب ان کے پاس موجود ہے (دیکھئے اساس التاویل فی ذکر وصی
رسول اللہ ، معاصم الہدی از سیدنا حمید الدین کرمانی ص ۱۰۶ ، سریر النطق ص ۱۰۷)

(بحوالہ ہمارا اسمعیل مذہب اور اس کا نظام ص ۱۰۷ بعنوان مقدمہ)

اللہ تعالیٰ کے تمام اوصاف مثلاً خالق ، مالک ، رزاق وغیرہ مجازی ہیں
حقیقت میں یہ اوصاف امام الزمان کے ہیں ۔
اسمعیل نقطہ نظر
اور اعتقاد کے لحاظ

سے اللہ تعالیٰ کے تمام اوصاف مثلاً خالق ، مالک ، رزاق وغیرہ مجازی (یعنی برائے عقل)

نام) ہیں حقیقت میں وہ عقل اول پر صادق آتے ہیں جو عالم روحانی کا پہلا موجود ہے
عالم جسمانی میں ان اوصاف و نعوت سے امام الزمان موصوف ہوتے ہیں کیونکہ وہ اس
عالم میں عقل اول کے مقابل ہیں یہاں تک کہ " اللہ " کا لفظ بھی جیسا کہ آئندہ

معلیم ہوگا عقل اول اور امام پر اطلاق کیا جاتا ہے اس لئے ذات باری تعالیٰ کو مبدع یا
غیب بلکہ غیب الغیوب کہتے ہیں اسے کسی وصف سے موصوف کرنا گویا اس کی ذات میں
کثرت ثابت کرنا ہے جو شرک کا مترادف ہے " (باری تعالیٰ سے صفات سلب کیے
اور وہ ان صفات سے موصوف کرنے کا یہ انوکھا استدلال ہے) (ملاحظہ ہو)

ہو: کنز العمال از میرزا براہیم بن الحسین الحمادی ص ۴۵۶ ، ۴۵۷ فصل بعنوان عقل
اول یا عقل عاشر یا امام الزماں کا خدا تعالیٰ کے اوصاف سے موصوف ہونا) اسماعیلی مذہب

" مولانا محمد باقر سے روایت کی جاتی ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ " عالم " ہے لیکن

اس معنی سے کہ وہ جسے چاہتا ہے اسے علم کی دولت بخش کر عالم بناتا ہے نہ اس معنی
سے کہ یہ صفت خود اس کی ذات سے قائم ہے۔ (ملاحظہ ہو راحة العقل) اسماعیلی مذہب

۱۴۔ اسماعیلیوں کے ہاں " اسماعیلی عقائد کے اعتبار سے تمام موجودات کی
عقل اول کا مقام و مرتبہ

" عقل اول " ہے اس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ اس نے اپنی ذات کو پہچان لیا یہی
ملک مقرب اور اسم اعظم ہے بلکہ یہی خالق اور باری اور مصور ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ
فرماتے ہیں ۱۔ **هُوَ اللَّهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ** (اسماعیلی شریعت

کی اصطلاح میں اسے عقل نہیں کہتے بلکہ قلم کہتے ہیں۔ (فلاسفہ یونان کی تقلید
کرتے ہوئے اسماعیلیوں نے یہ عقیدہ اختیار کر لیا کہ) چونکہ باری تعالیٰ کی ذات
میں کسی قسم کی نہ تو کثرت ہے اور نہ ترکیب اس لئے اس سے صرف عقل اول ہی کا صدور

ہوا جو ایک ہی ہے۔ اگر باری تعالیٰ ایک ہوتا تو اس سے دو موجود صادر ہوتے کیونکہ ایک کے بعد دو کا رتبہ ہے۔ (حاصل یہ کہ واحد یعنی ایک ہوتا بھی اللہ تعالیٰ کی صفت نہیں، از
 اصغر علی) بحوالہ سہارا اسمعیل مذہب اور اس کا نظام ص ۱

(نوٹ) حکم یونان بھی بقول "لا یفید ر عن الواحد الا الواحد" موجودات کا نظام تخلیق ایسے ہی بتایا ہے (جو کہ ان کے لا مذہب دماغ کی ایجاد ہے)
 (بحوالہ حاشیہ سہارا اسمعیل مذہب اور اس کا نظام ص ۱)

(حوالہ کیلئے مندرجہ ذیل عبارت غور سے پڑھئے۔ المبدع الاول۔ الناطق (المصور)
 المنبعث الاول۔ الاماس (الباری) الموجود الثالث۔ الامام (الخامس)
 فجمع الله تعالى المراتب الثلاثة في آية واحدة ونسبها الى الاول فقال هو الله
 الخالق الباري المصور كمال الاسماء المحسنى الى المراتب الثلاثة التي دون ذلك
 (راحة العقل المشع السادس من السور السابع) بحوالہ سہارا اسمعیل مذہب ص ۱

۱۵۔ عبد المطلب اور ابوطالب پیغمبر تھے بلکہ پیغمبر گرامر رسول ساز تھے | "آنحضرت صلعم
 انہوں نے ہی آنحضرت صلعم کو پیغمبر کی بخشی تھی" کے دادا مولانا

عبد المطلب حضرت ابراہیمؑ کی ذریت سے ہیں آپ بھی حضرت ابراہیمؑ کی طرح حضرت عیسیٰ
 کے دور میں مستقر امام تھے یعنی آپ میں نبوت، رسالت، وصایت اور امامت چاروں
 مراتب جمع تھے آپ نے اپنے دو فرزندوں مولانا عبد اللہ اور مولانا ابوطالب کو خدا کے امر و
 وحی سے الگ الگ رتبے دیئے پہلے کو نبوت و رسالت کے رتبے دے کر ظاہری دعوت کا
 صدر بنایا اور دوسرے کو وصایت و امامت کا درجہ دیکر باطنی دعوت کا رئیس مقرر کیا۔
 (کنز الود ص ۴۹، الانوار اللطیف فصل ۵ باب ۲ سراق ۲ بحوالہ سہارا اسمعیل مذہب ص ۶۳)

"مولانا عبد اللہ کے انتقال کے وقت آنحضرت صلعم پیدا نہیں ہوئے تھے اسی لئے
 مولانا عبد المطلب نے اپنے فرزند مولانا ابوطالب پر نص کر کے انہیں آنحضرت صلعم کا کفیل بنایا

اسی وجہ سے مولانا ابوطالب "ذوالکفل" کہلاتے ہیں تاکہ آپ اپنے انتقال کے وقت نبوت و رسالت کا رتبہ آنحضرت صلعم کے سپرد کر دیں۔ مولانا ابوطالب نے خدیجہ بنت خویلدؓ سے بھیرا (راغب) اور عراقی کو "حجت" کے رتبے میں قائم کیا آپ کے بارہ نقیب نہ تھے کیونکہ کیونکہ آپ صاحب دولیت یعنی صاحب امانت تھے جیسا کہ حضرت موسیٰ کے دور میں ہوا موسیٰ یوشع بن نون کو اپنے فرزند ہارون کے لئے جو سن بلوغ کو نہیں پہنچے تھے مستودع بنایا۔ (سرائر النطق ص ۱۳۸ تا ص ۱۴۰) بحوالہ ہمارا اسمعیل مذہب اور اس کا نظام ص ۶۲

مولانا ابوطالب نے نبوت و رسالت کا رتبہ آنحضرت صلعم کو اور وصایت اور امامت کا درجہ مولانا علی کو دیا۔ مولانا عبداللہ کے قائم مقام آنحضرت صلعم اور مولانا ابوطالب کے جانشین مولانا علی ہوئے۔ ایک دوسری روایت میں یہ ہے کہ مولانا عبداللہ نے اپنے انتقال کے وقت اپنے والد مولانا عبدالمطلب کو آنحضرت صلعم کا فیصل بنایا تاکہ وہ اپنے بعد نبوت و رسالت کا عہدہ آنحضرت کے سپرد کر دیں۔ (کنز الولد ص ۴۹۶) بحوالہ ہمارا اسمعیل مذہب اور اس کا نظام ص ۶۲

"مولانا ابوطالب کی شان عظمت و جلالت اس سے ظاہر ہے کہ آپ میں بھی مولانا عبدالمطلب کی طرح چاروں مراتب جمع ہو گئے تھے" (الانوار اللطیفہ فصل ۵ باب ۲ مرقی) (بحوالہ ہمارا اسمعیل مذہب اور اس کا نظام ص ۶۲)

"آپ نے اپنی حجت حضرت خدیجہ کو آپ کی بعثت کے ایک روز بعد شنبہ کو ظہر کے وقت اللہ تعالیٰ کے امر و وحی سے یہ حکم دیا کہ وہ آنحضرت صلعم اور مولانا علی کو اپنے پانچ "حدود" کے سامنے بلا کر آنحضرت صلعم کو رتبہ وصایت و امامت کے متعلق مولانا علی کے فیصل اور مستودع بنائیں۔ چنانچہ حضرت خدیجہ نے آپ کے حکم کے متعلق عمل کیا اور شرح دیسط سے آنحضرت صلعم کے سامنے کہا کہ مولانا علی آپ کے وصی اور آپ کے علم کے وارث ہیں اور آپ کی یعنی مولانا علی کی ذات وہ ہے جس میں چاروں مراتب نبوت

رسالت وصایت اور امامت جمع ہیں ۔

ان یسکفل محمدًا علی رتبة الوصایة والامامة ویستودع فیهماد
(ومولانا علی) هو الذی تجتمع الیه المراتب الاربع وهو مستقر الباطن
(کنز الولد ص ۵۵) بحوالہ سہار اسماعیل مذہب اور اس کا نظام ص ۶۴ ص ۶۵

۱۶۔ بحیرار اہب اور چار دیگر آدمی آنحضرت صلعم کے
استاد تھے اور خدیجہ آپ کی استانی تھیں جن سے آپ نے مکمل علم کی
۱۷۔ پانچ ارکان دعوت جو آنحضرت
صلعم اور آپ کے رب یعنی
مولانا ابوطالب کے درمیان معلموں کی حیثیت سے تھے ان کے نام یہ ہیں :-

(۱) ابی بن کعب (۲) زید بن عمرو (۳) عمرو بن نفیل (۴) زید بن اسامہ
(۵) بحیرار اہب یہ پانچ ارکان ولایت، طہارت، صلوٰۃ، زکوٰۃ اور صوم کے
مقابل ہیں گویا ہر ایک نے آنحضرت صلعم کو ایک رکن شریعت کی تعلیم دی آخر میں آپ نے
حضرت خدیجہ سے تعلیم پائی (کنز الولد ص ۴۹۷، ۵۱۵) بحوالہ سہار اسماعیل مذہب ص ۶۵
۱۸۔ نبی اکرم صلعم غیر معصوم تھے مگر حضرت علی اور باقی سب امام
معصوم تھے اور نبی اکرم صلعم سے چار درجے افضل تھے۔
ایہیمن کہتے ہیں کہ تمام
انبیاء کی حد تنزیل ہے ان کی شریعتوں میں اختلاف اور شبہ پایا جاتا ہے ان سے گناہ سرزد
ہوتے کیونکہ انہوں نے ایسے مراتب طلب کئے جن کے وہ مستحق نہ تھے وہ سب غیر معصوم
تھے ان میں آنحضرت بھی شامل ہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ خود آپ کو خطاب کیے فرماتا ہے ۔

انا فتحنا لك فتحا مبينا ليغفر لك الله ما تقدم من ذنبك وما تاخر
اس کے آپ کے وہی مولانا علی اور آپ کی نسل سے جتنے اللہ ہوئے ان کی حد تنزیل ہے
جس میں کوئی اختلاف نہیں پایا جاتا جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ما تری فی خلق الرحمن
من تفاوت ، انہوں نے ایسے مراتب طلب نہیں کئے جن کے وہ مستحق نہ تھے ۔ یہ سب
ملک بالفعل اور معصوم ہیں اور چار درجے انبیاء و مرسلین سے افضل ہیں ۔ سیدنا موصوف

نے اس مقام پر طویل بحث کی ہے جو تقریباً چھ صفحات پر مشتمل ہے ان کے بعض حقے جہنم
یہاں درج کئے جاتے ہیں۔ الملئکة المقربون هم الائمة المعصومون وهم افضل
من الرسل المرسلین۔ لا یعصون الله ما امرهم ویفعلون ما یأمرون
۔ والملئکة بالفعل هم المقربون فوق الرسل باریع درجات لان الانبیاء وقعت
منهم الذنوب والمعاصی ثم نالهم التوبة والرحمة اذ عصیانهم متوجہ الى
الطاعة فكانوا غیر معصومین لطلبهم مراتب فوق مراتبهم لم یتحققوا
وكان أسسهم معصومین لانهم لم یطلبوا فوق حدہم کادم وما ذکره الله
من عصیانه ویوسف وموسیٰ وداود وما حکى الله فی قصتہ نبیا محمد فی
قوله لیغفر لك الله ما تقدم من ذنبك وما الاخر ولیس بین الرسل والملئکة
مساواة فی الحقیقة۔ وكذلك ان المومنین المعصومین لا تجری علیهم
الذنوب کما ان الذنوب لا تجری علی المومنین من الملئکة۔

(سرائر النظار ص ۶۵ و ۶۶۔ بحوالہ ہمارا اسمعیل مذہب اور اس کا نظام ص ۱۰۰)

۱۸۔ اقراء ولایت علی کے بغیر ہر ایک عمل بے کار ہے حتیٰ کہ جس
پیغمبر نے ان کی ولایت کا اقرار نہیں کیا اس سے پیغمبری چھین لی گئی
اسما علیوں کی حقائق کی اکثر
کتابوں میں یہ ہے کہ
آنحضرت صلعم اسماء کے صرف مستجبین کے مجمع تھے یعنی اس دور کے مستجبین کی صورتیں
آپ میں جمع تھیں اور مولانا علی میں دور فرات کے تین ہزار سال اور دور سر کے مولانا ہاشم تک تمام مقامات
یعنی حدود عالیہ اور حیا کل نورانیہ جمع تھے۔ کسی بنی کی توبہ کسی دل کا انتخاب کسی دل کی امامت اور
کسی عامل کا عمل اگرچہ کہ وہ عبادت میں فنا ہو جائے درست نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کے ساتھ مولانا
علی کی ولایت نہ ہو جس نے آپ کی ولایت کا اقرار نہیں کیا اس کی نبوت ساقط ہو گئی (یعنی چھین لی گئی)
بہر حال کسی عامل کا عمل آپ کی ولایت کے بغیر مقبول نہ ہوگا۔

ان الله لا یقبل توبه بنی ولا اصطفأولی ولا امامة وصی ولا عمل طاعة من عامل ولو

تقطع فی العبادۃ والاجتهاد والابولایۃ علی بن ابی طالب فمن انی بغیر ولایۃ علی
اسقطت نبوتہ ووصایۃ وصالح عملہ ولا زکالہ کل (مرکز النطق) از سیدنا جعفر بن منصور الیمین
ص ۱۳۵۔ بحوالہ ہمارا اسمعیل مذہب اور اس کا نظام ص ۱۷۱

۱ نوٹ: سیدنا جعفر بن منصور الیمین، مولانا معز کے باب الابواب تھے اور انہوں نے اسماعیل
دعوت کی اشاعت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ بحوالہ ہمارا اسمعیل مذہب اور اس کا نظام ص ۱۷۱

۱۹۔ حضرت علی عمر بھرا آنحضرت کے ساتھ کار نبوت میں شریک رہے۔ انہوں نے داعی مطلق سیدنا حسین
بن علی کہتے ہیں کہ آنحضرت صلعم اور مولانا علی دونوں کا مرتبہ اور درجہ ایک تھا ایک کو دوسرے پر کوئی
تفضیل نہیں بلکہ دونوں مساوی ہیں جس سے یہ اعتقاد رکھا کہ ایک دوسرے سے افضل ہے اس نے
ایک میں علویا اور دوسرے میں نقصیر کی (لے مومن) کو یہی اعتقاد رکھ۔ جس کا اعتقاد اس کے
خلاف ہو اس پر خدا کی لعنت (المبدأ والمعاد ص ۳۵) بحوالہ ہمارا اسمعیل مذہب اور اس کا نظام ص ۱۷۱
" دونوں میں مساوات بھی اتنی تھی کہ بقول سیدنا اور یس، مولانا علی آنحضرت کی زندگی تک
آپ کے ساتھ رسالت میں بھی شریک تھے اور آپ (یعنی علی) درجہ نبوت پر فائز تھے (زہر المعال ص ۲۵)
زہر المعال کی اصل عبارت ملاحظہ ہو۔

قال رسول اللہ صلعم فلما نلت کمال المراتب رفعت علیا الخ
المنزلۃ الی رفعت مساویۃ فی الدرجۃ الی ملکوت۔ وقت
ہو منی بمنزلۃ ہارون من موسیٰ عند کمال ہارون بمنزلۃ
الرسالۃ وقت ان علیا الخ ذلك الوقت قد حاز درجۃ النبوة
— وهذا ماویل قوی "انہ لابی بعدی" کی شرح کی بات ہے
کہ مولانا علی آنحضرت صلعم کے ساتھ آپ کی زندگی تک کار نبوت میں شریک رہے۔
(بحوالہ ہمارا اسمعیل مذہب اور اس کا نظام ص ۱۷۱)

۲۔ حضرت علی کو نبوت سمیت چار اعلیٰ مراتب تھے۔ "مولانا علی" هو الذی تجتمع

الیہ الہراتب الاربع وهو مستقر الباطن یعنی حضرت علی میں چاروں مراتب
یعنی نبوت، رسالت، وصایت اور امامت جمع تھے اور آپ باطن مستقر ہیں (کنز الایمان ص ۵۱۵)
بحوالہ ہمارا اسمعیل مذہب اور اس کا نظام ص ۴۲

۲۱۳ - مولانا علی غافر خطیب الرسول | اس بارے میں زیدنا جعفر بن منصور
نفس اللہ اور معبود الملک اہل بیت | الیمن کی یہ تین روایتیں ملاحظہ فرمائیں

① وقد روی عن رسول الله صلعم انه قال علي رؤس الاشهاد
وهو آخذ بيد علي بن ابي طالب وقد علي به المنبر معه و
الناس محدقون به فقال بعد حمد الله وثنائه: هذا علي
اخى — والخليفة من بعدى — وابو عترتي وماتر عولتي
ومفروح كويتي وغافر خطيبي (سراير النطقاء -

ازیدنا جعفر بن منصور الیمن ص ۱۲۵ ، ص ۲۰۹

② وروی عن اسد الہجری انه قال سمعت امیر المؤمنین علی
بن ابی طالب یقول فی محضر من شیعہ واصحابہ: ما آمن
باللہ ولا اقرب نبوة رسولہ من لم یقر بولایتی وان سلین بن
داؤد سأل اللہ ان یعطیه ملکاً لا ینبغی لاحد من بعدہ فلجأ
اللہ سؤالہ — فاعجب بملک فعرضت علیہ ولایتی فتوقف
عن ولایتی فسلہ اللہ ملکاً وابٹلاه بالجحد علی کرسیہ وسقطت
نبوتہ اربعین یوما حتی آمن بی واقرب بولایتی فرد اللہ علیہ ما سأل
وکشف عنه بلاءہ وکذلك داؤد علیہ السلام امر بالحکم بین
الناس فحکموا عجب بما صار الیه ففرضت علیہ ولایتی فتوقف
فابٹلاه اللہ بما ذکرہ من بلاء وکذلك یونس عرضت علیہ

ولایتی فتوقف فابتلاه الله بالحقوت فابتلعه كما قال الله تعالى
 فلو لا انه كان من المسبحين لبث في بطنه الى يوم يبعثون
 فلما اقر بولایتی وعرفنی خلصه الله مما ابتلاه . فما من نبی
 الا وعرضت علیه ولایتی فمن سارع الى الاجابة بالولایة
 كان من المرسلین ومن ابطأ عن الاجابة بولایتی والاقرار
 لی كان غیر مرسل الا ان ولایتی ولایة الله -

وهو قوله ١- هنالك الولایة لله الحق - فهي ولایتی فمن اقرها
 فقد اقر بالله واعترف بوحدانیته واقر لمحمد بالنبوة و
 من انكرها فقد انكر الله وكفربه وانكر رسوله ولم یؤمن به
 وروی عن ابی ذر جندب انه قال سمعت امیر المؤمنین علی
 بن ابی طالب وهو یقول انا دین الله حقاً وانا توحید الله
 حقاً وانا نفس الله حقاً لا یقولها غیری ولا یدعیها غیری
 مدع الا کاذب -

(نوٹ) یہ روایت عیسائیت کا چریہ ہے الوہیت کے علاوہ بھی علی علیہ السلام
 کے بارے میں انہوں نے اسی قسم کا غلو کیا ہے ملاحظہ ہو شہرستانی صفحہ ۱۷۲ -
 قالت النصارى المسيح هو الذى به غفر ذل آدم وهو الذى بحاسب
 الخلق (شہرستانی کی یہ عبارت اہل اسماعیل مذہب اور اس کا نظام کے صفحہ ۸۰ پر
 ملاحظہ ہو -

③ وروی عن رسول الله صلعم انه قال لما عرج لی الى السماء
 الرابعة رأیت علیاً جالساً علی كوسی الكرامة والملائكة
 حافون به لیعظمونه ولیعبدونه ولیسبحونه ولیقصدونه

فلت لحبیبی جبریل مبقنی انی علی الی هذا المقام فقال لی

یا محمد ان اللہ شکک الی اللہ تعالیٰ مشدہ شوقها الی علی

لعلمها - بعلوہ وحنزلہ وسلت النظر الی فخلق اللہ هذا اللک

علی صورة علی والزعم طاعته فکلما اشتاق الی علی نظروا الی

هذا فبعیدونه ولسمحونه ولقد سونه وذلك قوله عز وجل -

هو الذی فی السماء الہ فی الارض الہ وهو الحکیم العلیم

وقد قال رسول اللہ صلعم النظر الی وجهه علی عبادہ -

(سررہ النظا ص ۲۸۲ ، ص ۳۱۳ فی آخر الکتاب)

ترجمہ ۱۔ آنحضرت صلعم سے روایت کی گئی ہے کہ آپ ایک روز منبر پر تشریف لکھتے

تھے اور لوگ آپ کو گھیرے ہوئے تھے آپ نے برسر عام مولانا علی کا ہاتھ پکڑ کر حمد و ثنائے

بعد فرمایا اے لوگو ! - یہ علی میرے بھائی ہیں اور میرے بعد میرے خلیفہ ہیں اور میری

عشرت کے باپ اور میرے راز کے پردہ پوش اور میری تکلیفیں دور کرنے والے اور میری

خطا معاف کرنے والے ہیں

ترجمہ (۲) اسد ہجری سے روایت کیا گیا ہے کہ آپ نے مولانا علی کو اپنے شیعہ کی مجلس

میں یہ فرماتے سنا کہ جو میری ولایت کا اقرار نہ کرے وہ مومن نہیں اور نہ وہ آنحضرت کی ولایت

کا مقرر ہے ۔ بے شک حضرت سلیمان نے اللہ تعالیٰ سے ایک ایسا ملک مانگا جو کسی کو

آپ کے بعد سزاوارتہ ہو اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا قبول فرمائی آپ ملک پر مغرور ہو گئے آپ پر

میری ولایت پیش کی گئی لیکن آپ نے اس کے مننے سے توقف کیا اس لئے اللہ تعالیٰ نے

آپ سے ملک چھین لیا اور آپ کی کرسی پر دھڑلا ڈالنے سے آپ کو مبتلا کیا (والقینا

علی کو سید جسداً) اور آپ کی نبوت چالیس روز تک چھن گئی یہاں تک کہ آپ مجھ پر

ایمان لائے اور میری ولایت کا اقرار کیا پھر اللہ تعالیٰ نے جو کچھ آپ سے چھین لیا تھا اسے

والپس کر دیا اور آپ کی بلا دور کی اس طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد کو حکم دیا کہ وہ
 لوگوں کے درمیان فیصلہ کرے آپ نے فیصلہ کئے جس کی وجہ سے آپ مغرور ہو گئے
 پھر اللہ تعالیٰ نے آپ پر میری ولایت پیش کی آپ نے بھی توقف کیا اس لئے اللہ تعالیٰ نے آپ
 کو گرفتار بلا لیا۔ اسی طرح حضرت یونس پر میری ولایت پیش کی گئی آپ نے بھی توقف
 کیا لہذا اللہ تعالیٰ نے پھل کے ذریعے آپ پر بلا نازل کی پھل آپ کو نکل گئی جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا
 ہے۔ اگر وہ تسبیح نہ کرتے تو قیامت کے دن تک پھل کے پٹ میں ہی رہتے
 جب آپ نے میری ولایت کا اقرار کیا تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو مصیبت سے نجات دی۔
 کوئی بھی ایسا نہیں گزرا۔ جس پر میری ولایت پیش نہ کی گئی ہو۔ جس نے اسے جلد قبول
 کر لیا۔ وہ مرسلین میں شمار کیا گیا اور جس نے اس کے قبول کرنے میں دیر کی اور میرا اقرار
 نہ کیا وہ غیر مرسل ٹھہرا۔ خبردار! میری ولایت خدا کی ولایت ہے اور یہی معنی میں
 اللہ تعالیٰ کے قول۔

هناك الولایۃ الحق کے معنی سب ولایت خدائے برحق ہی کو ہے

جس نے اس کا اقرار کیا اس نے خدا کی وحدانیت اور رسول کی نبوت کا اقرار کیا اور ان
 پر ایمان لایا۔ روایت ہے ابو ذر جریج سے کہ آپ نے امیر المؤمنین علی بن ابی طالب کو
 یہ کہتے سنا کہ میں حقیقت میں خدا کا دین ہوں۔ خدا کی توحید ہوں اور خدا کا نفس ہوں (یعنی
 خود خدا ہوں) میرے سوا کوئی شخص ایسا نہیں کر سکتا۔ اور نہ ایسا دعویٰ کر سکتا
 ہے اگر دعویٰ کرے تو وہ جھوٹا ہے۔

ترجمہ ۲: آنحضرت سے روایت کی گئی ہے کہ معراج میں جب چوتھے آسمان پر پہنچا تو
 دیکھا کیا ہوں۔ علی کریم کی کرامت پر بیٹھے ہوئے ہیں اور فرشتے آپ کو گھیرے ہوئے
 ہیں۔ وہ آپ کی عبادت تسبیح اور تہلیل کر رہے ہیں میں نے اپنے دوست
 جبریل سے پوچھا کہ اعلیٰ مقام پر مجھ سے پہلے پہنچ گئے ہیں جبریل نے کہا
 فرشتوں نے اعلیٰ کے بندہ مرتبہ کی وجہ سے آپ کو دیکھنے کا بہت شوق ظاہر کیا اس
 لئے اللہ تعالیٰ نے اس فرشتے کو آپ کی صورت میں پیدا کیا اور ان اس کی عبادت فرض کی

جب کبھی وہ آپ کو دیکھنے کے مشاق ہوتے ہیں تو اس کو دیکھ لیتے ہیں اور اس کی عبادت تسبیح و تقدیس کرتے ہیں یہی ہے معنی اللہ تعالیٰ کے قول ۔

هو الذي في السماء والارض والارض والارض کے یعنی وہی معبود برحق ہے کہ آسمانوں میں بھی اس کی بندگی ہے اور زمین میں بھی اس کی بندگی ہے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ علی کا مزدیکھا عبادت ہے ۔

(بحوالہ ہمارا اسمعیل مذہب اور اس کا نظام ص ۸۴)

نوٹ ۱۔ منقولہ بالا روایتوں کے معتبر اور مستند ہونے میں کوئی شک و شبہ نہیں ہو سکتا کیونکہ انہیں اسمعیلی دعوت کے بانی اور امام مولانا معز کے باب الابواب سیدنا جعفر بن منصور الیمین نے اپنی مہتمم بالشان کتاب سرر النظماد میں مدون فرمایا ہے آپ کا یہ فرمانا کہ مولانا علی رسول اللہ کی خطا معاف فرماتے والے ہیں اور نفس اللہ ہیں (یعنی خود خدا ہیں) اور چونکہ آسمان پر فرشتوں کے معبود ہیں جس کی وہ عبادت اور تسبیح و تقدیس کرتے ہیں یہی غلو آمیز باتیں ہیں ۔ جن کی وجہ سے حضرت علی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر تو کجا خود اللہ تعالیٰ کے ہم درجہ و ہم پلہ ہو جاتے ہیں فتعالی اللہ عما یشرکون ۱۰۰ بحوالہ ہمارا اسمعیل مذہب ص ۸۵)

۲۲۔ مولانا معز کی دعاؤں میں اسماعیلیوں کے خود ساختہ پیغمبر محمد بن اسماعیل کے زلیو شریعت محمدیہ کے معطل و منسوخ ہونے کی ایک نبیہ سید الاوصیاء

المنتجبین وعلی فاطمة الزهراء سيدة نساء العالمین وعلی سبطیہ الحسن والحسین وعلی القائم بالحق الناطق

بالصدق التاسع من جدہ الرسول الثامن من ابیہ الکواثر السابع من آبائہ الائمة السابع الرسل من آدم وسابع الاوصیاء من شیت وسابع الائمة البررة صلوات اللہ علیہم اجمعین کما قلت سبحانک خلفا السموات و

الارض في ستة ايام سوا السائلين - ثم استوى الى السماء وهو استواء
 امر النطق بالسابع القائم صلوات الله عليه (كما ذكرنا انفاً) الذي
 شرفته وكرمه وعظمته وختمت به عالم الطبايع وعظمت بقيامه
 ظاهراً شريعة محمد صلعم الخ (ادعية الايام السبعة از مولانا المعز الدين الله)
 ترجمہ ۱۔ اور درود بھیج تو یا اللہ اپنے نبی کے بھائی علی پر جو اوصیاء منتخبین کے
 سردار ہیں اور قائم الزہراء پر جو عالمین کی عورتوں کی سردار ہیں اور ان کے دونوں نواسوں
 حسن اور حسین پر اور درود بھیج تو قائم بالحق اور ناطق بالصدق پر جو اپنے نانا رسول سے تویں
 اور اپنے باپ کوثر سے اکھڑیں اور اپنے ابا سے ساتویں ہیں اور جو آدم سے ساتویں رسول
 اور شیث سے ساتویں وصی اور نیک اماموں سے ساتویں امام ہیں۔ درود اللہ کا ان سب
 پر جس طرح فرماتا ہے تو کہ ”پیدا کیا ہم نے آسمانوں اور زمینوں کو چھ دن میں پھر بلند ہوا وہ
 اللہ آسمانوں کی طرف“ مراد اس سے ناطقوں کے امر کا بلند ہونا ہے قائم سابع سے درود
 اللہ ان پر (جیسا کہ ابھی ہم نے ذکر کیا ہے) اور وہ (یعنی محمد بن اسمعیل) ایسے ہیں
 جنہیں تو نے مشرف معظم اور مکرم کیا اور جن کے ذریعے سے تو نے عالم طبايع کو
 ختم کیا اور شریعت محمدیہ کے ظاہر کو معطل کیا۔ ”بحوالہ ہمارا اسمعیل مذہب ص ۱۲

(نوٹ) اوپر کا اقتباس مولانا معز کی سات دعاؤں سے لیا گیا ہے جن میں ہر دعا ایک دن
 کے لئے مخصوص ہے ہر دعا میں ایک ناطق (یعنی رسول) ان کے وصی اور چھ اماموں کا
 ذکر ہے۔ پہلی یکشنبہ کی دعا میں حضرت آدم کا بیان ہے اسی طرح سلسلہ وار سات دعاؤں میں
 سات ناطقوں (یعنی رسولوں) اور ان کے حدود پر درود بھیجا گیا ہے (ان دعاؤں کو بخوف
 طوالت ہم نے یہاں ذکر نہیں کیا صرف شنبہ کی آخری دعا (مع ترجمہ) نقل کر دی ہے جس میں
 مولانا محمد بن اسمعیل کی شان بتائی گئی ہے کہ وہ نبی اکرم صلعم کے بعد رسول بنا کر بھیجے گئے
 جنہوں نے شریعت محمدیہ کو منسوخ کر دیا یہ محمد بن اسمعیل، امام جعفر صادق کے پوتے ہیں،
 (از صفر غل)

اسماعیل مذہب کی حقیقت دریافت کرنے کے لئے محقق کو اس سے بڑھکر کسی اور
 دوسرے حوالے کی ضرورت ہی نہیں کیونکہ یہ ان کے ایسے امام کی رعایت ہے جن کی شان بہت
 بڑی ہے آپ ظہور کے اماموں کے چوتھے اور مولانا حسن سے چودھویں امام ہیں اور
 اور اسماعیل اصول کے لحاظ سے چوتھا اور ساتواں اعلیٰ اور افضل ہوتا ہے (اسی وجہ
 سے اسماعیل فرقے کو فرقہ سبعیہ بھی کہا جاتا ہے۔ از صفر علی) حوالہ کے لئے ملاحظہ ہو زیر المعال
 از سیدنا ادریس صفحہ ۵۶۸ بحوالہ ہمارا اسماعیل مذہب اور اس کا نظام ص ۹۵۔

۲۳۔ رسول اللہ صلعم کا اپنی اذان میں مولانا محمد بن اسماعیل اور مولانا
 القائم محمد بن عبد اللہ المہدی کی رسالت کی گواہی دینا۔
 دورِ ستر کے دوسرے
 راعی مطلق سیدنا ابراہیم

ابن الحسین الحامدی المتوفی ۵۵۵ھ جو ظہور کے آخری زمانے میں مولانا آخر کے عہد میں موجود
 تھے اپنی مہتمم بالشان کتاب کنز الولد میں اس طرح ارشاد فرماتے ہیں۔

واما محمد بن اسماعیل فہو مہتمم شریعتہ (ای شریعتہ محمد صلعم)
 وموفیہا حقوقہا وحدودہا وهو السابغ من الرسل۔ بیان ذلك فی ادعیہ
 مولانا المعز السبعۃ وهو الذی یشہد (ای البنی صلعم) لا وللقائم محمد
 بن عبد اللہ المہدی لانہ قائم القیامۃ الوسطی وقائم القیامۃ الاولی
 امیر المؤمنین وقائم القیامۃ الکبری صاحب الکشف فی اذانہ بقولہ
 اشہدان ان محمداً رسول اللہ واشہدان ان محمداً رسول اللہ لان الخلی
 یشہدون برسالۃ وہو یشہد لمہ دورہ وشریعتہ ومنہاجہ وہو
 منسوب الی عبد اللہ بن میمون فی التریبۃ۔

ترجمہ :- لیکن محمد بن اسماعیل وہ تو محمد (یعنی رسول اللہ صلعم) کی شریعت کے اتمام
 واکمال کرنے والے اور اس کے حقوق و حدود کو پورا کرنے والے ہیں اور ساتویں رسول
 ہیں جن کا بیان مولانا معز کی سات دعاؤں میں ہے اور وہ وہی ہیں کہ جن کے لئے اور

قائم محمد بن عبد اللہ المہدی کے لئے آپ (یعنی رسول اللہ صلعم) اشہداً محمد رسول اللہ
 اشہدان محمد رسول اللہ کہ گواہی دیتے ہیں کیونکہ مولانا محمد بن اسماعیل قیامت وسطی کے قائم
 اور امیر المؤمنین یعنی مولانا علی قیامت اول کے قائم اور صاحب الکشف قیامت کبری کے ہیں
 تمام لوگ آپ (یعنی رسول اللہ صلعم) کی رسالت کی گواہی دیتے ہیں۔ اور آپ صلعم خود اپنے دور
 اور شریعت کے پورا کرنے والے کی گواہی دیتے ہیں جو تربیت کے لحاظ سے عبد اللہ بن مسعود
 طرف منسوب ہیں (کنز الولد باب الحادی عشر ص ۵۰) بحوالہ ہمارا اسماعیل مذہب ص ۹۷
 مندرج بالا عبارت کا سلیس مطلب یہ ہے کہ (اذا صغر غل)

اذان کے پہلے کلمے اشہدان محمد رسول اللہ میں محمد سے مولانا محمد بن اسماعیل
 اور دوسرے کلمے اشہدان محمد رسول اللہ میں محمد سے مولانا القائم محمد بن عبد اللہ المہدی
 مراد ہیں۔ گویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں کی رسالت کی گواہی دیتے ہیں۔
 بحوالہ ہمارا اسماعیل مذہب اور اس کا نظام ص ۹۷

۲۴۔ اماموں اور مؤمنین (یعنی اسماعیلیوں) کا اپنی اپنی اذانوں میں	سیدنا محمد بن طاہر
رسول اللہ صلعم اور امام جعفر صادق کے پوتے (محمد بن اسماعیل کی	المکاسر سیدنا ابراہیم
رسالت کے گواہی دینا۔	بن الحسین الحامدی

سن ۵۸۴ھ اپنی علم حقیقت کی مشہور کتاب الانوار اللطیفہ میں اس طرح فرماتے ہیں:-
 وتسلیمہ (ای تسلیم رسول اللہ صلعم) محمد بن اسماعیل شہادتہ
 لہ بالرسالة فی الاذان عند قوله :- اشہدان محمد رسول اللہ
 لان شہادتہ صلعم لنفسہ غیر جائزة وانما كانت شہادتہ لمحمد بن
 اسماعیل۔ واما شہادة الائمة ومائتہ المسلمین فہی لہ رای الرسول اللہ
 صلعم لانہ الناطق السادس وكون الشہادة مثناة فی الاذان لما كانت
 الشہادة الاولى لہ (ای لرسول اللہ صلعم) والثانية لمحمد بن اسماعیل

الذی ہو متم دورہ و هو سابع الرسل والیہ اشار مولانا المعز فی دعائہ
یوم السبت اذ هو الناطق السابع - فاما قائم القيامة علی ذکرہ السلام مامور
اعلیٰ من ذلک لانه غیر منظم فی سلب الرسل -

ترجمہ ۱۔ اور آپ کے (یعنی رسول اللہ صلیع کے) محمد بن اسمعیل کو (علم و حکمت)
کے سوچنے کے یہ معنی ہیں کہ آپ نے اپنی اذان میں (شہد ان محمد رسول اللہ کے
محمد بن اسمعیل) کی رسالت کی گواہی دی ہے کیونکہ آپ کی گواہی خود اپنے
لئے ناجائز ہے۔ آپ نے محمد بن اسمعیل کی رسالت کی شہادت دی اور اماموں اور دیگر مسلمانوں
کی شہادت کے یہ معنی ہیں کہ یہ لوگ آپ صلیع کی اور محمد بن اسمعیل کی رسالت کی گواہی دیتے ہیں۔
کیونکہ آپ صلیع چھٹے ناطق (یعنی چھٹے رسول) ہیں اور محمد بن اسمعیل آپ کے دور کے متم اور
ساتویں رسول اور ساتویں ناطق ہیں اذان میں (شہد ان محمد رسول اللہ کے مکرر ہونے کے
یہی معنی ہیں اور اسی کی طرف مولانا معز نے اپنے یوم السبت (شنبہ) کی دعا میں اشارہ فرمایا،
لیکن قائم القيامة کا معاملہ اس سے اعلیٰ ہے کیونکہ وہ رسولوں کی رطبی میں منسلک نہیں۔

بحوالہ ہمارا اسمعیل مذہب ص ۹۸، ص ۹۹

(نوٹ) جب قائم القيامة کا امر (یعنی معاملہ) رسول سے اعلیٰ ہے تو اس کا یہی
مطلب ہو سکتا ہے کہ وہ الوہیت کے منصب پر فائز ہیں جیسا کہ مندرجہ ذیل حوالہ سے بھی
یہ بات بالکل روز روشن کی طرح واضح ہے۔ (ملاحظہ ہو نمبر ۱۲۵)

۱۲۵ امام قائم القيامة منصب وعدت والوہیت پر فائز | "وانساق الامر بعد مولانا
ومتکمن ہیں اور محمد بن اسمعیل رسالت پر | الحسين بن علی الی باقی الائمة

الی ان اتتھی الی مولانا محمد بن اسمعیل فكان محمد بن اسمعیل متم
الدور وخاتم الرسل المنہینہ الی غایۃ الشرائع المختومة بہ المثل
علی مراتب حدودها المحیط بعلومہم وهو القائم بالقوة صاحب

انکشفہ الاولی لان القائم بالفعل هو القائم الکلی الذی هو صاحب
 انکشفہ الاخری والبطشۃ العظمی لان القیامات کثیرۃ اولہا
 الماذون المكفوف و آخرہا قائم القیامات - وهو الذی یخلف العاشر
 فی موضعه بعد ارتفاعہ من هذه الدار وانما وقع علیہ اسم الناطق
 السابع لنطقہ بالامر الالہی وقولہ " انا " لانه غیر منظم فی سلك نطقہ
 دور الستراذ هو بخلافہ و لیس ہو بستم ولا رتب بحدودہ ولا ہو برسول
 بل هو منفرد برتبہ الوحیدۃ والا لوهیۃ وانما هو لانا محمد بن اسمعیل
 المخصوص بذلک لان نظامہ فی سلك مقامات دور السترون نطقہ
 فاذا عددت آدم ووصیہ و متمی دورہ الستۃ کان سابعہم ناطقاً
 وهو نوح — واذا عددت عیسی ووصیہ و متمی دورہ الستۃ کان
 سابعہم ناطقاً وهو محمد واذا عددت محمد ا ووصیہ و متمی دورہ
 الستۃ کان سابعہم ناطقاً وهو محمد بن اسمعیل — اذ بقیامہ
 تمام دور السترو اعتقاد دور انکشف ونسخ شریعۃ الرسول السادس
 صلعم و بذلک نطق مولانا المعز فی دعائہ یوم السبت حیث قال ، و علی
 القائم بالحق الناطق بالصدق — سابع الرسل من آدم وسابع
 الاوصیاء من شدیث وسابع الانعمۃ البررۃ الذی شرفہ وعظمۃ
 وکرمۃ و ختمت بہ عالم الطیائع وعظمت یقامہ ظاہر شریعۃ محمد
 صلعم کل ذلک بالقوۃ لا بالفعل لکونہ قائماً بالقوۃ -

ترجمہ :- اسی طرح امر امامت مولانا حسین بن علی کے بعد باقی متمین میں جاری رہا
 یہاں تک کہ مولانا محمد بن اسمعیل تک پہنچا جو دور کے پورا کرنے والے اور آخری رسول ہیں جن
 پر شریعتیں منسبتی اور ختم ہوئیں اور جو دور کے مراتب اور ان کے علوم پر محیط ہیں اور قائم بالقوۃ

صاحب کشف اولیٰ ہیں کیونکہ قائم بالفعل قائم کلی ہیں جو کشفاً آخری اور بسطاً عظمیٰ کے صاحب ہیں اس لئے کہ قیامتیں بہت ہیں جن میں پہلی قیامت ماذون مکفوف ہے اور آخری قیامت قائم القیامہ ہے جو اس گھر سے مرتفع ہونے کے بعد عقل عاشر کے خلیفہ ہوں گے اور آپ (یعنی مولانا محمد بن اسماعیل یا قائم القیامہ) ناطق سابع اسی لئے کہے گئے کہ آپ نے امر الہی بیان فرمایا اور آپ یعنی قائم القیامہ نے "انا" کہا کیونکہ آپ دورِ ستر کے ناطقوں میں شریک نہیں اس لئے کہ آپ اس کے خلاف ہیں اور نہ آپ متم ہیں اور نہ آپ کے لئے عدد دے رہے ہیں اور نہ آپ رسول ہیں بلکہ آپ مرتبہ وحدت والوحیہ کے ساتھ منفرد ہیں اور مولانا محمد بن اسماعیل کے اس فضیلت (یعنی رسالت) کے ساتھ مخصوص ہونے کی وجہ یہ ہے کہ آپ دورِ ستر اور اس کے نطقاً میں شامل ہیں۔

(مولانا محمد بن اسماعیل کی فضیلت کا مفصل بیان یوں ہے کہ) جب تم آدم اور آپ کے وحی اور آپ کے دور کے چھ متم (امام) شمار کرو تو ان کا ساتواں امام ناطق ہوگا جو نوح ہیں اور جب تم عیسیٰ اور آپ کے وحی اور آپ کے دور کے متم (امام) گنو تو ان کا ساتواں ناطق ہوگا جو محمد (یعنی محمد صلعم) ہیں اور جب تم محمد صلعم اور آپ کے وحی اور آپ کے دور کے چھ متم (امام) کا حساب لگاؤ تو ان کا ساتواں امام ناطق ہوگا جو محمد بن اسماعیل ہیں اس لئے کہ مولانا محمد بن اسماعیل کے قیام سے دورِ ستر پورا ہوا اور دورِ کشف شروع ہوا اور چھٹے رسول (یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کی شریعت منسوخ ہوئی جو ہمارا اعتقاد ہے اسی وجہ سے مولانا معز اپنی سیچر کی دعا میں یہ فرماتے ہیں "درود بھیج تو اے اللہ قائم بالحق ناطق بالصدق پر جو آدم سے ساتویں رسول اور شیت سے ساتویں وحی اور نیک اعمالوں سے ساتویں امام ہیں جن کو تو نے مشرف معظم مکرم کیا اور جن کے ذریعہ تو نے عالم طبائع کو ختم کیا اور جن کے قیام سے تو نے شریعت محمدیہ کے ظاہر کو معطل کیا۔ یہ سب بالقوۃ بقاء کہ بالفعل اس لئے کہ آپ قائم بالقوۃ ہیں۔ بحوالہ ہمارا اسماعیلی مذہب ص ۹۹ تا ۱۰۱

”نوٹ ۱۔ مولانا معز کی دعائیں بالقیوہ ذکر نہیں یہ سیدنا محمد بن طاہر کی طرف سے ذاتی اضافہ ہے۔ مولانا معز کی ہفتہ بھر کی دعاؤں میں تو صاف یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آدم کی شریعت کے طاہر کو نوح کے قیام سے معطل کیا اور نوح کی شریعت کے طاہر کو ابراہیم کے ظہور سے معطل کیا۔“

اسی طرح عیسیٰ کی شریعت کے طاہر کو آنحضرت صلعم کی بعثت سے معطل کیا اور آنحضرت صلعم کی شریعت کے طاہر کو مولانا محمد بن اسماعیل کے قیام سے معطل کیا۔ جب آدم وغیرہ کی شریعتوں کا طاہر بالفعل معطل کر دیا گیا ہے تو آنحضرت صلعم کی شریعت کا طاہر بھی مولانا محمد بن اسماعیل کے قیام سے بالفعل معطل کر دیا گیا ہے کیونکہ تمام انبیاء کی شریعتوں کی تعطیل ایک ہی نوعیت کی بتائی گئی ہے اور سیاق عبارت سے بھی یہی واضح ہے ”بحوالہ ہاراسمعیل مذہب اور اس کا نظام ص ۱۱۲“ یہ نوٹ ڈاکٹر زاہد علی کے ایک طویل تبصرے کا اختصار ہے۔ (اضع علی)

۲۲۔ ساتویں امام یعنی محمد بن اسماعیل | ”وان السابغ هو القائم بتبديل الشريعة“
نے شریعت محمدیہ کو منسوخ کر دیا۔ | لمن عرف ذلك وعقله فاذا ظهر

السابع وجب عليهم طاعته وترك الامور الاول الذي قامت الشريعة به۔

ترجمہ ۱۔ اور بے شک ساتواں امام ہی وہ امام ہے جو مبدل شریعت ہے (یعنی تبدیل شریعت کا کام انجام دینے والا ہے) یہ بات اس شخص کے لئے ہے جو سمجھتا اور عقل رکھتا ہے۔ جب ساتواں ناطق (یعنی رسول) ظاہر ہوتا ہے تو اس کی طاعت واجب ہوتی ہے اور امر اول جس سے شریعت قائم تھی متروک ہو جاتا ہے۔ اسرار النطق از سیدنا جعفر بن منصور البکین ص ۹۵۔ بحوالہ ہاراسمعیل مذہب ص ۱۲۳ تا ۱۲۴

۲۳۔ مولانا محمد بن اسماعیل کا دور مصطفیٰ کو پورا کرنا | وسابع النطقاء وهو مہتم

دور مصطفیٰ (ترجمہ) ساتویں ناطق ہی آنحضرت صلعم کے دور کو پورا کرنے

والے ہیں :- (کتاب الفترات والقرانات ص ۵۲) بحوالہ ہمارا اسماعیلی مذہب ص ۱۲۹

۲۸ - مولانا محمد بن اسماعیل کا ساتواں | ہذہ البیوت انما ہی المنطقاء
ناطق (اور مہبط وحی الہی) ہونا | الذین ينطقون بالتنزیل و

الشرائع فہم آدم ونوح وابراہیم وموسیٰ وعیسیٰ ومحمد و
احمد و محمد المہدی الناطق السابع فہر بیوت وحی اللہ۔
ترجمہ :- یہی گھر وہ نطقاء ہیں جو تنزیل اور شرائع بیان کرتے ہیں یعنی لاتے
ہیں۔ آدم، نوح، ابراہیم، موسیٰ، عیسیٰ، محمد جو احمد ہیں اور محمد المہدی جو
ساتویں ناطق ہیں یہ سب خدا کی وحی کے گھر ہیں جن میں وحی اترتی رہی ۔

(کتاب الکشف ص ۵۲) بحوالہ ہمارا اسماعیلی مذہب ص ۱۲۹

۲۹ - لا الہ الا اللہ میں ”اللہ“ سے مراد امام الزمان ہے | واعادة التکبیر
مرتين بعد ذلك (ای بعد حتی علی خیر العمل) مثل علی انه عند
انقضاء امر المتین من الاممۃ یقوم الخلفاء بدعوة القائم بتأیید
الاصیلین ثم یقول مرة لا الہ الا اللہ ای لا قائم الا امام الزمان
ولاصحاب العصر الا القائم بباطن الشرائع مجرداً محضاً
بلا ظاہر ووجہاً واحداً وحرفاً واحداً ۔

ترجمہ :- حتی علی خیر العمل کے بعد تکبیر کا دو دفعہ کہنا مثل ہے اس امر پر کہ
ائمہ متین کے بعد جو خلفاء ہوں گے وہ اصیلین (عقل و نفس) کی تائید سے، امام قائم
کی دعوت کو قائم کریں گے پھر لا الہ الا اللہ کہنے کے یہ معنی ہیں کہ نہیں
ہیں قائم مگر امام الزمان اور نہ صاحب عصر مگر قائم جو وجہ واحد کے لحاظ سے شریعتوں
کا باطن محض و مجرد بغیر ظاہر کے بتائیں گے۔ (اسنادیں الشریعین کلام الامام المعز ص ۵)
بحوالہ ہمارا اسماعیلی مذہب اور اس کا نظام ص ۱۳۲

۳۔ تکالیف شرعیہ کا گراویا جانا | "واما الشرائع فتحط عنهم التكلیفات كالصلوة
اور شرائع عقلیہ کا باقی رکھنا۔" والزکاة والصوم والحد والجهاد وتبقى معهم

الشرائع العقلیات التي هي النکاح والطلاق والموارث والاعلاک ودفن
الموتی وغسلهم الاجسام بالما واما شاکل ذلک من الشرائع العقلیات۔

ترجمہ :- لیکن شرعیہ تکلیفیں مثلاً نماز زکوٰۃ روزہ حج اور جہاد ان

سے گرا دی جائیں گی اور عقلی شریعتیں جو عقد نکاح طلاق ، موارث ، اعلاک ، دفن موتی

اور ان کا پانی سے دھونا اور ان کے مماثل جو عقلی شریعتیں ہیں باقی رہیں (اربع کتب اسمعیلیہ)

بحوالہ بہار اسمعیلیہ مذہب اور اس کا نظام ص ۱۳۶

۳۱۔ قائم مہدی کا دور علم کا ہے نہ کہ عمل کا | القائم المہدی دورہ دور العلم بلا

(کیونکہ وہ تمام احکام شریعت کے ناسخ ^{منعزل} ہیں) عمل والذہب من امثال القائم المہدی

صاحب دور البحر اواخر الدنیا و فاتح باب الآخرة وانما مثل بالذہب

لانہ صاحب الظہور ومبطل الشرائع کلہا ومستقر ظاہر النطق و

العمل بہ۔

ترجمہ قائم مہدی کا دور علم بلا عمل کا دور ہے "سونا" قائم مہدی پر مثل ہے جو دورہ

جزا کے مالک ہیں اور دنیا کے ختم کرنے والے اور آخرت کا دروازہ کھولنے والے ہیں۔

"سونے" کا آپ پر مثل ہونا صرف اس وجہ سے ہے کہ آپ ظہور کے صاحب تمام شریعتوں

کے باطل کرتے والے اور ناظروں کے ظاہر اور عمل بالظاہر کو ساقط کرنے والے ہیں۔

(تأویل الزکوٰۃ از سیدنا جعفر بن منصور الیمین ص ۶۲) بحوالہ بہار اسمعیلیہ مذہب ص ۱۳۹

۳۲۔ امام اور ولی کا عالم الغیب والشہادہ | سیدنا جعفر بن منصور الیمین

ہونا اور حوادث آشہدہ کی خبر دینا۔ فرماتے ہیں۔

القائم بالسیف یعلم الجہر من القول وما کنتم تکتمون۔

ترجمہ ۱۔ شمشیر بردار امام اس بات کو بھی جانتا ہے جو بلند آواز سے کہی جائے

اور اس بات کو بھی جانتا ہے جو تم چھپاتے ہو۔ (کتاب الکشف ص ۱۲۸)

سیدنا مذکور اپنی دوسری تصنیف میں فرماتے ہیں کہ۔

اولیاء اللہ یعلمون افعال العباد ویطلعون علی سرائر العباد۔

ترجمہ ۱۔ اولیاء اللہ کو بندوں کے افعال کا علم ہے اور وہ ان کی مخفی باتوں کو جانتے ہیں

(سرائر النطق ص ۲۵۵)

سیدنا حمید الدین کرمانی کا ارشاد ہے ولا (ای مولانا الحاکم) معجزہ بل

معجزات و اخبار الکائنات قبل کونها و اظہار العلم المکنون۔

ترجمہ ۱۔ مولانا حاکم کا ایک معجزہ نہیں بلکہ کئی معجزات ہیں آپ حادثوں کی خبر ان کے

وقوع سے پہلے دیتے ہیں اور آپ پوشیدہ علوم کو جانتے ہیں۔ یعنی مولانا حاکم عالم الغیب

والشہادۃ ہیں (المصابیح ذکر مولانا الحاکم) بحوالہ سہار اسماعیل مذہب ص ۲۵۷

۳۳۔ اللہ تعالیٰ کا اسمعیلیوں کے امام

اسماعیل بن جعفر کی طرف وحی بھیجنا

و لم یعلموا ان اسماعیل لم یغیب عن

الدار حتی خلق ولداً کاملأ وان الامر رجع الیہ بامر اللہ و وحیہ

وانتہ لما حضرہ ما اراد اللہ من امرہ اوحی اللہ ان یسلم الامر الی ولدہ

محمد۔

ترجمہ ۱۔ وہ لوگ نہیں جانتے کہ مولانا اسماعیل دنیا سے اس وقت تک غائب نہیں

ہوئے جب تک کہ آپ نے اپنے بالغ بیٹے کو خلیفہ نہ بنا دیا جس کی طرف امر امامت خدا کے

حکم اور اس کی وحی سے راجع ہوا (یعنی ان کے سپرد ہو) جب آپ کی وفات کا وقت قریب ہوا

تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف وحی بھیجی کہ آپ امر امامت کو اپنے بیٹے (مولانا) محمد کے سپرد کریں

(سرائر النطق ص ۲۲۵) بحوالہ سہار اسماعیل مذہب ص ۲۵۷

نوٹ ہے :- یہاں دوسری بات یہ ہے جو اس کی طرف سے کہی جاتی ہے کہ
خدا کے امر کے بعد اس کی وحی کا ذکر ہے ۔ بحوالہ مدار السلف ص ۲۵۸

۳۴ - امام کا فواجش و منکرات کا مرتکب ہونا ، فواجش کا ارتکاب کرنے سے
امام کی شان یا اس کے ایمان میں کچھ فرق نہیں آتا ۔ لیکن ان فواجش کے ارتکاب میں
اسے ملوث دیکھ کر اگر " مومن " اس کی امامت میں شک کرے تو اس کا ایمان جاتا رہتا
ہے ۔ اور اس کی دنیا و آخرت برباد ہو جاتی ہے ۔

امام کے کس فعل کو برا نہ سمجھنا چاہیے اگرچہ ہم سے اپنی آنکھوں سے شرعی عورت
کا مرتکب ہوتا ہوا بھی دیکھیں ۔ یہ مسئلہ بہت ہم پر ایم ہے اس لئے ہم یہاں سیدنا قاضی
نعمان بن محمد کی عربی عبارت بحسن نقل کرتے ہیں ۔

وقد جاء عن بعض الدعاء المحمدي الاثمة قول يصير عن
جميع ذلك ويأتي على جملة (اى الابتكار على الاثمة في افعالهم مما
يتعلق في تقرير العمال على بلادهم ۔ وكذلك ينكر بعض الجاهل
على الاثمة ما يفعل الناس في زمانهم ويأتيه من خالف امرهم من عمالهم
وذلك ان بعض الاولياء من خراسان سأل داعية الاذن في المسير الى
بعض الاثمة فلم يأذن له في ذلك قال عليه فقال له ويحك ههنا اسلم
لك داعي قال وكيف ذلك قال انت ههنا على يقين ومعرفه باعمالك والاثمة
لعمالك والظهور امر الله لم تقم امرهم الا بمعاملة اهل الدنيا بالدنيا واخشى عليك
ان سرت الى دار الامام ان ترى بعض ذلك فتكره بلسانك او تقبل فتقبل
ويحيط عملك قال ما كنت بالذي انكر شيئاً من ذلك كما نأما ما كان قال عليه
بالاذن فقال ان لم يكن في ذلك بدا اخذ عليك العهد كما اخذته اولاً
منك انت ان رايت الامام بعينك يرفى ويشرب الخمر ويأتي الفواحش

وقد اعاد الله الاثمة من ذلك لا تنكر ذلك بقلبك ولا بلسانك ولا
 يتخارج الشك فيه انه صواب وحق قال نعم فخذ علي فخذني ذلت عليه
 قال الرجل فوالله لو لاها كان منه الى ليلتك كما قال ولكن اذا رايت امرا
 انكرت ما كنت ما كان منه وهذا امر ما يدخل في معناه اشبه بشي مما
 قد مر ذكره من قصة موسى والعالم فيما انكره موسى وصوصا بوحق
 ترجمہ :- خراسان کے ایک "مومن" نے اپنے داعی سے امام

کی خدمت میں حاضری کی اجازت چاہی داعی نے اجازت نہ دی - "مومن" نے بہت اصرار
 کیا داعی نے کہا بھلے آدمی تیرے لئے یہیں ٹھہرنا زیادہ اچھا ہے اور اسی میں تیری (دینی) سلامتی
 ہوگی "مومن" نے کہا کس طرح؟ داعی نے کہا تو یہاں اپنے امام کے متعلق "یقین و معرفت"
 پر قائم ہے المذنب اللہ تعالیٰ کی تائید نصرت سے صاحب اقتدار ہوئے تو ان کے معاملات اس
 وقت تک درست نہیں ہو سکتے جب تک کہ وہ اہل دنیا کے ساتھ دنیاوی برتاؤ نہیں کرتے مجھے
 ڈر ہے کہ اگر تو امام کے حضور میں جائے گا تو کچھ ایسی باتیں دیکھے گا کہ انہیں اپنے دل اور
 زبان سے منکر (یعنی بُرا) سمجھے گا نتیجہ اس کا یہ ہوگا کہ تو اس بد اعتقادی کے سبب برباد
 ہو جائے گا (یعنی "مومن" نہیں رہے گا) اور تیرا عمل رائیگان چلا جائے گا - "مومن"
 نے کہا کہ میں ایسا نہیں ہوں کہ امام کی کسی بھی بات کو منکر (یعنی بُرا) سمجھوں خواہ کچھ ہو - اس پر اس
 نے اصرار کیا - داعی نے کہا خیر تو جانا ضروری سمجھتا ہے تو میں تجھ سے وہ عہد و پیمان لیتا ہوں
 جو میں نے تجھ سے اس سے پہلے لیا ہے کہ اگر تو اپنی دونوں آنکھوں سے امام کو زنا کر کے شراب
 پیتے اور دیگر فواحش کا مرتکب ہوئے ہوئے بھی دیکھے تو تو اسے اپنے دل اور زبان سے
 منکر (یعنی بُرا) نہ سمجھنا اور اس کے درست اللہ حق ہونے میں دل میں کچھ شک نہ لانا کیونکہ اللہ تعالیٰ
 نے ائمہ کو ان کاموں سے محفوظ اور معصوم رکھا ہے - "مومن" نے کہا بہت اچھا آپ مجھ سے ایسا ہی
 عہد و پیمان لیں داعی نے عہد و پیمان لیا "مومن" نے کہا خدا کی قسم اگر داعی مجھ سے عہد و پیمان نہ لیتا تو میں
 جیسا کہ اس نے کہا تھا - ہلاک ہو جاتا - یعنی امام

کی بد فعلیاں دیکھ کر بد عقیدگی کی وجہ سے «مومن» نہ رہا (لیکن جب میں کوئی بُری بات
 دیکھتا تو اس عہد و پیمان کو یاد کر لیتا تھا۔ یہ اور (فواحش کے) اس جیسے دیگر واقعات زیادہ
 مشابہ ہیں حضرت موسیٰ اور عالم کے قصے سے جسے ہم نے پہلے بیان کیا ہے حضرت موسیٰ نے
 عالم کے افعال کو بُرا سمجھا حالانکہ وہ درست اور حق تھے۔ بحوالہ ہمارا اسمعیل مذہب ص ۲۶۱
 فہرطے۔ یہ واقعہ تیار قاضی نعمان نے اپنی بلند پایہ تصنیف معروف بہ کتاب الہمت
 فی آداب اتباع الائمہ میں بیان کیا ہے اس کی صحت میں کچھ شک نہیں ہو سکتا اس کتاب کے
 لکھنے کی غرض یہ ہے کہ «مومنین» اماموں کے آداب سے واقف ہوں اس میں بڑی
 اہم ہدایتیں ہیں منجملہ ان کے ایک یہ ہے کہ مومن امام کے دربر والیے ادب سے کھڑا ہے
 جیسے وہ نماز میں کھڑا ہوتا ہے جو کچھ آدمی کھاتا ہے وہ «غنیمت» ہے اس سے
 امام کو پہلے «خمس» یعنی پانچواں حصہ دے پھر باقی ماندہ میں سے زکوٰۃ ادا کرے۔ حالانکہ
 خمس (صرف کفار سے حاصل ہونے والے) مال غنیمت میں ہوتا ہے۔ نیز اس کتاب میں
 امام کو سجدہ کرنے کی ترغیب دی گئی ہے یہ عبارت ملاحظہ فرمائیں۔
 وليت الغنيمۃ ما اخذ من ايدي المشركين خاصة بل ذلك وكل كسب
 كسبه المرء فهو غنيمۃ۔ فمأكسب احدكم من كسب او افاد من فائدة
 فليخرج خمسة في وقت وصوله فيرفعه الى امامه ثم ينظر الى ما بقى في
 يده فيزكيه لكل عام واجب الزكاة فيه وليس فيه بعد ذلك خمس
 (کتاب الہمت فی آداب اتباع الائمہ ص ۱۳۱)

تقبيل الارض بغیرنية السجود علی انہ لو سجد ساجد لولی من
 اولیاء اللہ اعظما ما للہ لم یکن بعنکر (کتاب الہمت ص ۱۳۱)

اور اپنے متعلق لکھتے ہیں۔ فدخلت الى مجلس الخلافة واجتهدت عند
 وقوعي الى الارض ساجداً لولی السجود ومستحقاً (السيرة النبوية ص ۶۵)
 (بحوالہ ہمارا اسمعیل مذہب ص ۲۶۲)

۱۔ بہر حال ائمہ کی عیش پرستی بد مذہب کاری اور شراب نوشی کو مذہبی تقدس کے پردے میں چھپانے کی کوشش کی گئی ہے اور ان کو ہر قانون الہی سے بالاتر قرار دیا گیا ہے۔ (ازہر علی)
 نوٹ ۱۔ (اپنے ائمہ کے لئے) شرعی محرمات کے جواز کی تائید میں حضرت موسیٰ اور عالم کی مثال پیش کی گئی ہے لیکن یاد رکھنا چاہئے کہ یہ مثال یہاں بالکل موزوں نہیں ہے کیونکہ ائمہ معصومین کا مسئلہ ہے جن کے متعلق سیدنا جعفر بن منصور الہمن نے فرمایا ہے کہ ان سے ہرگز کوئی گناہ سرزد نہیں ہو سکتا بخلاف انبیاء و مرسلین کے جن سے گناہ سرزد ہوئے ان انبیاء و مرسلین میں ہوسنی تو ایک طرف خود آنحضرت صلعم تک شامل ہیں جیسا کہ پہلے معلوم ہو چکا ہے۔ بحوالہ ہمارا اسمعیل مذہب ص ۳۶۶

۳۵۔ امامت کے سوا اللہ تعالیٰ کی | مولانا جعفر صادق سے یہ (نام نہاد) حدیث
 مشیت کا ہر چیز میں جاری ہونا۔ | منسوب کی جاتی ہے۔

ان البداوة والمشيئة لله تعالى في كل شيء الا لامامة اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مشیت کو ہر چیز میں دخل ہے لیکن امامت کے مسائل میں اس کی مشیت کچھ نہیں کر سکتی یہ حدیث مولانا اسمعیل بن جعفر کی وفات کے سلسلہ میں درج کی گئی ہے (یہ بات سرائر النطق میں آٹھ عشر یوں کے ساتھ ایک اختلافی مسئلہ کے ضمن میں کہی گئی ہے) (ازہر علی)

فلما غاب شخصه (اسمعیل) في حياة ابيه كما تقدم القول في اسمعيل بن ابراهيم ما بدا الله في شيء كما بدا في اسمعيل اذ قبض في حياة ابيه وقد روينا نحن وانتم انه قال ان البداء والمشيئة لله في كل شيء الا لامامته فعظمتم الفرقية (سرائر النطق ص ۲۴۴)۔ بحوالہ ہمارا اسمعیل مذہب ص ۳۶۹

۳۶۔ سلمان فارسی نے رسول اللہ صلعم کو سجدہ کیا | سلمان فارسی نے رسول اللہ صلعم

کو ایک دن اس وجہ سے سجدہ کیا کہ آپ کی پیشانی میں "امامت کا نور" تھا۔

تاویل الزکوٰۃ از جعفر بن منصور الہمن ص ۱۴ (بحوالہ ہمارا اسمعیل مذہب ص ۳۸۱)

۳۷۔ عیسیٰ بن مریم سے علی بن حسین یعنی سیدنا جعفر بن منصور العین فرماتے ہیں کہ

امام زین العابدین  مراد ہیں  آیت کریمہ : "ولما ضرب ابن مریم

مثلاً اذ قومك منه يصدون" میں ابن مریم سے مولانا علی بن حسین یعنی

امام زین العابدین مراد ہیں۔ واما القول لله تعالى ولما ضرب ابن مریم مثلاً

اذ قومك منه يصدون فيعني بهذا علي بن الحسين بن علي۔

کتاب الشواہد والبیان ص ۲۱۱ بحوالہ ہمارا اسمعیل مذہب ص ۳۸

۳۸۔ لا الہ الا اللہ کا مطلب اور شرک کی حقیقت | کلمہ طیب یعنی لا الہ الا اللہ

کی (اسما علیوں کے ہاں) مختلف تاویلیں۔

لا الہ الا اللہ تاویل۔ لا امام الا امام الزمان۔ (تاویل الشریعہ من کلام

امام العزالدین اللہ ص ۳۷)

اسم اللہ فی التأویل "ول الزمان" الذی یعرف الناس ربہم لو کان

فیہما الہیۃ الا اللہ لفسدنا یعنی بہ الامام (تاویل الزکوۃ از سیدنا جعفر بن منصور ص ۲۲)

ولن نشرک برینا احداً ای لا نشرک معہ (ای مع علی) احداً

فی منزلہ۔ (تاویل الزکوۃ ص ۱۵۸)

واعبدوا اللہ ولا تشرکوا بہ شیئاً اشارۃ الی الامام علیہ السلام لانہ

هو باری البرایا ببارک اللہ تعالیٰ عن ان یکون لہ شبیه ولا شریک

لکنہ هو القائم عن اللہ وداعی الخلق الی عبادتہ۔

تاویل سورۃ النساء از سیدنا جعفر بن منصور العین ص ۳۷۔ ہمارا اسمعیل مذہب ص ۳۸

نوٹ: مندرج بالا عوالوں کے اعتبار سے لازم ہے کہ بندہ کلمہ لا الہ الا اللہ

کہتے وقت "امام الزمان" کا تصور کرے نہ کہ ذات وعدہ لا شرک لہ کا جس نے امام کو

پیدا کیا ہے۔ (فیما للجب) ہمارا اسمعیل مذہب ص ۳۸

۳۹۔ ابوطالب کے بعد نبوت کے اصل وارث علی تھے اور آپ صلعم تو علی کے
 جوان ہونے تک مستودع یعنی عارضی اور عبوی پیغمبر تھے یعنی یہ حقیقت آپ صلعم کا
 منصب نہیں تھا۔
 سیدنا اور ایسی کا ارشاد ہے کہ رسول اللہ صلعم
 سے بھرا (دور عبوی)

کے آخری امام (ایک دای میں علی اور نبوت کی میراث جوان کے پاس تھی وہ آپ کے سپرد کی جس
 کی وجہ سے آپ نبی مشہور ہوئے اس کے بعد آپ اپنی قوت کے کمال کو پہنچے اور وحی آپ پر نازل
 ہوئی جس کی بدولت آپ رسول ہوئے اب آپ کو یہ گمان پیدا ہوا کہ ابوطالب کے بعد میرے سوا
 کوئی امام نہیں ہے اس گمان کی وجہ سے اُن مواردِ حانیہ میں جو آپ کو حدودِ علویہ کے ذریعہ
 پہنچتے تھے فوراً پڑ گیا اور ان کا سلسلہ ٹوٹ گیا یہ آپ صلعم کا پہلا گناہ ہے کیونکہ آپ صلعم کے نفس
 نے ایک ایسا رتبہ حاصل کرنے کی کوشش کی جو آپ کا نہ تھا۔ پھر آپ کو مفلوم ہوا کہ اس میں تو
 اللہ کا ایک راز ہے اور حقیقی امام دوسرا ہے آپ صرف مستودع ہیں یعنی یہ رتبہ آپ کے پاس
 امانت کے طور پر رکھا گیا ہے اس کا مالک تو دوسرا ہے۔ اس لئے آپ نے توبہ کی اور خدا کی
 طرف حدود کا وسیلہ اختیار کیا پھر آپ کو منسطر اور قائم منسطر کی معرفت حاصل ہوئی اور آپ زمین
 کی طرف گرائے گئے یعنی خدیجہ کی طرف جو صاحبِ عصا کی رحمت تھیں سپرد کئے گئے
 کہ وہ آپ کو تعلیم دیں یہی آپ کا ہیوط یعنی گرنا ہے۔

(تذوکیل الزکوٰۃ ص ۱۱، زیر المعانی صفحہ ۳۹۲) بحوالہ ہمارا اسمعیل مذہب اور اس کا نظام ص ۵۳۱ اور طہ ص ۲۳۱ پر

(نوٹ ۱۔ اس حوالے کا حاصل یہ ہے کہ مولانا ابوطالب مستقر امام تھے اور چاروں
 مراتبِ نبوت، رسالت، وصایت اور امامت کے مالک تھے۔ آپ نے آنحضرت صلعم
 کو قائم کر کے یہ کہا تھا کہ آپ کے پاس امامت سے کادتبہ امانت رکھا جاتا ہے اس کا اصل
 وارث میرا لڑکا علی ہے آپ اس کو نامزد کر کے یہ امانت اس کے سپرد کر دیں
 مگر آنحضرت سے اس رتبہ کے اپنے لئے نا حق خواہش کر کے گناہ کا ارتکاب کیا
 جس کی حدودِ علویہ کے وسیلہ سے معافی ملانی ہوئی۔ از: اصغر علی)

۴۰۔ تحریف قرآن مجید | قرآن مجید کی تحریف و تبدیل کے متعلق سیدنا جعفر بن منصور العین کا قول گزرتا ہے اور یہ بھی معلوم ہو چکا ہے کہ مولانا علی نے ایک علیحدہ قرآن مجید جمع کیا تھا جسے اہل ظاہر (صحابہؓ) نے قبول نہیں کیا اس قسم کی تبدیل و تحریف کی بزعم اسماعیلیہ (پند مشائیر) میں ہے۔

۱۔ یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک فان لم تفعل فما بلغت رسالتہ یہ آیت یوں بھی یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک فی علی وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ۔

۲۔ فاذا فرغت فانصب (بفتح الصاد) یہ آیت یوں بھی۔ فاذا فرغت فانصب بکسر الصاد یعنی فاذا فرغت من اقامة الفرائض فانصب علی الناس ففعل صدرة اللہ علیہ۔ (شرح الاخبار ص ۷)

۳۔ لا تحرك به لسانك لتعجل به ان علينا جمعه وقرآنہ فاذا قرأناه فاتبع قرآنہ ثم ان علينا بیاتہ یہ آیت یوں بھی لا تحرك به لسانك لتعجل به ان علیاً جمعه وقرأ به فاذا قرأہ فاتبع قرآنہ ثم ان علیاً بیئہ۔ فتخوف من الناس ومن لفاق محججہ بعدہ فضا ق صدر رسول اللہ صلیع وکان (ای صلیع) یرجوان لا یكشف حقیقہ مرتبہ وصید الارمزا حتی یبلغ الکتاب اجلہ فقال تعالی لا تحرك به لسانك لتعجل به ان علیاً جمعه وقرأ به ان

(ذکر المعانی ص ۴۵) بحوالہ سہار اسماعیل مذہب اور اس کا نظام ص ۵۲۷، ۵۲۸

(نوٹ) ہم جو قرآن مجید پڑھتے ہیں بزعم اسماعیلیہ یہ اصلی منزل من اللہ قرآن نہیں ہے بلکہ یہ لوگوں کی تصنیف و تالیف ہے جو کہ تحریف و تبدیل میں تورات و انجیل جیسا ہے اصلی قرآن مولانا علی کے پاس ہے جیسے قائم القیامہ کی کھولیں گے۔

اسما غلیوں کے معتبر و مستند پیشواؤں سیدنا جعفر بن منصور السمنی . سیدنا حمید الدین

کرمانی اور سیدنا قاضی نعمان بن محمد کا یہی مذہب و عقیدہ ہے ۔ (از اصغر علی)

” ۴۱ - ظاہری شریعت کی تعطیل اور ” سیدنا عبداللہ بن میمون القدراسی نے اپنے اسماعیلی

باطنی شریعت کے استراء | مذہب کی بنیاد اس اصول پر رکھی کہ آنحضرت صلعم نے

ظاہری شریعت کی تبلیغ کی باطنی شریعت کے لئے آپ نے مولانا علی کو قائم کیا مولانا علی

اور آپ کے بعد چھ امام گزشتہ انہوں نے باطنی شریعت کو مکمل کیا جس کی وجہ سے

یہ سب متمین کہلائے ۔ ساتویں امام مولانا محمد بن اسماعیل نے شریعت مجددیہ کے ظاہر کو

معطل کر کے باطنی شریعت جاری کی اسی وجہ سے تاریخ میں اس فرقے کا دوسرا نام ۔

” سبعیہ “ پر گئی (بزعم اسماعیلیہ) آپ سے (محمد بن اسماعیل) سے روحانی دور شروع

ہوا آپ ہی وہ مہدی ہیں جن کی کہ آپ صلعم نے بشارت دی تھی یہ شرف آپ کو اس وجہ سے

حاصل ہوا کہ آپ ساتویں امام ہونے کے علاوہ ساتویں باطنی اور ساتویں رسول بھی تھے

جیسا کہ مولانا معز کی دعاؤں کے حوالہ سے پہلے بتایا جا چکا ہے گویا آپ کے زمانہ سے

ظاہری شریعت کے اعمال مثلاً نماز روزہ حج وغیرہ کے ادا کرنے کی اور شرعی محرمات

سے بچنے کی ضرورت نہیں رہی بلکہ ان کی تاویل کی معرفت ہی کافی ہے ۔

(بحوالہ ہمارا اسماعیلی مذہب اور اس کا نظام ص ۶۲)

” ۴۲ - دعوت کے حدود و ان کی تعداد ان کے مناصب ان کے فرائض | اپنے مذہب کی

اشاعت کے لئے ہم فرقہ اسماعیلیہ نے جو نظام اور سلسلہ قائم کیا ہے اُسے ” دعوت “

کہتے ہیں ۔ دعوت کے صدر کو داعی کہتے ہیں خواہ دینی ہو یا دہشی یا امام ” اسے ” خدا علی “

بھی کہتے ہیں اس کے چند مددگار بھی ہوتے ہیں جو حدود کہے جاتے ہیں جو شخص داعی

کی دعوت کا جواب دے اور دعوت میں داخل ہوا ہے ” مستبیب “ کہتے ہیں ۔ دعوت کے

دس حدود ان کے عہدے اور ان کے فرائض ” راحۃ العقل “ کی ترتیب

کے مطابق حسب ذیل ہیں۔

نمبر شمار	حدود ارکان	عہد سے	فرائض
۱	ناطق	رتبہ تنزیل	ظاہری شریعت کی تعلیم دینا۔
۲	اساس	رتبہ تاویل	تاویل یعنی باطنی شریعت کی تعلیم دینا
۳	اہم	رتبہ اہم	ظاہری اور باطنی شریعت کی حفاظت کرنا اور دینی و دنیوی حکومت قائم کرنا۔
۴	باب	رتبہ فصل الخطاب	آخری فیصلہ کرنا۔
۵	حجت	رتبہ حکم درمیان حق و باطل	حق کو باطل سے علیحدہ کر کے بتانا
۶	داعی بلاغ	رتبہ احتجاج و تعریف معاً	آخرت کے مسائل سمجھانا۔
۷	داعی مطلق	رتبہ تعریف حد و علویہ عبادات	حد و علویہ اور باطنی دعوت کی تعریف کرنا۔
۸	داعی محی و یا محصور	رتبہ تعریف حد و سفلیہ عبادات	حد و سفلیہ اور عبادت ظاہر کی تعریف کرنا۔
۹	مازوں مطلق	رتبہ اخذ عہد و میثاق	مستحبین سے عہد و پیمان لینا۔
۱۰	ملاؤں محدود یا محصور اسے مکاسر بھی کہتے ہیں	مخالفتین سے مناظرہ بازی	مخالفتین کے عقائد کو کسر کر کے یعنی توڑ کر انہیں مستحب بنانا۔

بحوالہ مدار اسمعیل مذہب اور اس کا نظام ص ۲۹۹ تا ص ۳۰۲

۳۳۔ دعوت کے حدود کی اصلیت اور اُن کا ماخذ _____ !
دعوت کی تنظیم کے بارہ میں ہم نصاریٰ کے ممنون ہیں
اس بارہ میں ہم نے اُن ہی کی پیروی کی ہے جیسا کہ یہاں

جعفر بن منصور الیمین فرماتے ہیں ۱۔

المسیح نصب دینہ علی سبعہ حدود و ظاہرہ و ہم

۱۔ البطریق ۲۔ المطران ۳۔ الاسقف ۴۔ القس

۵۔ الشام ۶۔ الموم ۷۔ الدوس

جعلهم مستودعين علماً وحكمة - نصبها الالب لقيام الدعوة و
 على باطنها يكون انقضاء دوره ونسخ شريعته —
 فالطريق مثل على الناطق والمطران على الاساس والاسقف على
 الماتم والقس على الحجبة والقوس على الداعي والشماس على
 الماذون والدوس على المومن البالغ (سر امر النطقا ص ١٢١)
 (بحوالہ ہمارا اسماعیل مذہب ص ٣٢٩)

(نوٹ) ان حدود کے قیام کی نسبت حضرت عیسیٰ کی طرف کی گئی ہے یہ ہرگز درست
 نہیں کیونکہ نہ انجیل میں ان کا کہیں ذکر ہے اور نہ ہی کوئی اسے انجیل سے دکھا سکتا ہے
 بلکہ اسے تو وہ من کہتھولک چرچ کے پادریوں نے اپنا اقتدار قائم کرنے کے لئے ایجاد کیا ہے۔
 (بحوالہ ہمارا اسماعیل مذہب ص ٣٣٠)

و اسماعیل دعوت کے حدود کی تنظیم سیدنا عبداللہ بن میمون القدراس کی اختراع ہے
 جن کے باپ میمون جو قدراس کے نام سے مشہور ہیں۔ ابو الخطاب کے شاگردوں
 میں تھے اسماعیل دعوت کے حدود اور اس کی خفیہ کاروائی اور رازداری یہ سب ایسے اصول ہیں جن
 کا مقابلہ فری میسنوں یا چرچ مذکورہ بالا کے اصول سے کیا جا سکتا ہے۔

(بحوالہ ہمارا اسماعیل مذہب ص ٣٣٠)

اسماعیلیوں کی جدید کتابوں کے حوالوں کے لئے یہاں سے مولانا
 طاہر شاہ صاحب کے تراجم کردہ مجموعہ نقول فرٹوا سیٹے کے اقتباسات
 شروع ہوتے ہیں۔ از اصغر علی دارالعلوم کراچی ۱۴

(ب) ہم اسماعیلیوں کے جدید کتابوں سے حوالے پیش کرتے ہیں۔

۴۴۔ حقیقی کلام | اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمداً

رسول اللہ واشہد ان امیر المومنین علیؑ اللہ -

ترجمہ - میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ
 بے شک محمد اللہ کے رسول ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ علی اللہ ہیں (یا علی اللہ میں سے ہیں)
 (شکستہن مالا مطبوعہ اسماعیلیہ السیوسی ایش برائے ہند بمبئی)

۴۵ - سب کچھ امام پر روشن ہوتا ہے یعنی جو کچھ ہو چکا | امام حاضر عقل کل ہے - اسی وجہ
 وہ بھی اور جو ہونے والا ہے وہ بھی - سے جو ہو چکا، جو ہو رہا ہے
 اور جو ہونے والا ہے یہ سب امام پر روشن ہے (یعنی وہ عالم الغیب والشہادہ ہے)
 اور قرآن شریف سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ ہر ایک چیز امام ظاہر میں سمجھتی ہوئی ہے -
 (درسی کتاب درجہ سوم ص ۷ شائع کردہ اسماعیلیہ السیوسی ایش برائے ہند بمبئی)

۴۶ - اللہ تعالیٰ حاضر امام کے روپ | چوتھا وید یعنی اظہر دیکھو جو لوگ برابر پوری طرح
 میں ظاہر ہو کر تشریف فرما ہے | سمجھتے ہیں ان کا یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے
 رسول اور آدمیوں پر رحم کرنے والا پروردگار مولا " حاضر امام مکے روپ میں
 ظاہر ہو کر تشریف فرما ہے -

(تعارف ص ۲ شکستہن مالا حصہ دوم شائع کردہ شعبہ تعلیم اسماعیلیہ السیوسی ایش برائے ہند بمبئی)
 ۴۷ - یا علی مدد | " یا علی مدد " ہمارا سلام ہے " مولا علی مدد " سلام کا جواب ہے
 یا علی بابا ہماری مدد کرتے ہیں - اٹھتے بیٹھتے " یا علی مدد " بولتے رہنا - گھر سے
 باہر نکلنے وقت " یا علی مدد " ہونا - گھر میں داخل ہوتے وقت یا علی مدد کہنا - ماں باپ
 اور بھائی بہنوں کو (سلام کے طور پر) یا علی مدد کہنا - شکستہن مالا ص ۷

۴۸ - امام، مکھی اور کامڑیا لوگوں کے | ہر چاند رات کو اور بڑے تہوار کے دن اور
 دانستہ اور نادانستہ گناہ معاف کر سکتے ہیں | امام حاضر کے فرمانوں کے تحت بیت الخیال
 کی مجالس میں چھینٹے ڈال کر مکھی اور کامڑیا دانستہ یا نادانستہ گناہوں کو معاف

کرتے ہیں - (مارگ درشکا از مشرعی علی بھائی بالوائی ص ۲۸ مطبوعہ اسماعیلیہ السیوسی ایش برائے ہند بمبئی)

۴۹۔ پیغمبر سے امام کا درجہ بڑا ہے | **سوال** :- پیغمبر یعنی ناطق اور "اساس" اس لیے کہ امام کا کام پیغمبر کے کام سے بڑا ہے | یعنی امام ان دونوں میں سے کسی کا درجہ بڑا ہے

جواب :- اساس ۔ کا درجہ بڑا ہے کیونکہ جو کام پیغمبروں سے نہیں ہو سکتا تھا وہ اساس (یعنی امام) کر سکتے تھے ۔ اور پیغمبروں میں سے اماموں کو بنانے کا اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کیلئے ہوا تھا ۔ اس سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ "اساس" کا درجہ بڑا ہوتا ہے ۔ پیغمبر اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچاتے ہیں اور اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی پہچان کراتے ہیں جبکہ "اساس" یعنی امام اپنی خود کی طاقت سے بذاتِ خود ہدایت کرتے ہیں اپنی پہچان آپ کراتے ہیں اور ان کو کسی کی مدد کی ضرورت نہیں ہوتی ۔
(مدک و شیعہ کا حصہ اول صفحہ ۷۷ از مشنری علی بھائی بابوالی شائع کردہ اسماعیلیہ السوسی ایشن)

۵۰۔ خدا تعالیٰ ۔ امام کے روپ میں | جو وہاں اور یہاں خدا کہلاتا ہے اس نے انسانی جسمانی شکل میں ظہور کیا اور اپنا نام رکھا ۔

۱۔ مقدس گنان کا مجموعہ صفحہ ۲۵۱ کے از مطبوعات اسماعیلیہ السوسی ایشن برائے ہندوستان
۵۱۔ محمد صلعم ، علی کی بیوی ہیں | اول ہی سے جو اللہ ہے اس کو علی کہتے بنی محمد صلعم نے (اسماعیلیوں کی کمال ہے حیاتی ۱۳ منہ) اپنے شوہر (یعنی علی) کو پہچانا ۔
(مقدس گنان کا مجموعہ صفحہ ۱۳۲)

۵۲۔ علی کو اللہ کہہ کر اس کا سہارا حاصل کرو | جو لوگ دل سے علی کو اللہ مانیں گے ان کی آل اولاد میں اضافہ ہوگا اور وہ فلاح پائیں گے اس وجہ سے نر علی کی اطاعت و عبادت کرنا ۔ اس نرجی کو دشمن (دسواں حصہ) دینا اگر آپ نر علی کو دشمن دیتے رہیں گے تو آپ کی آل اولاد اور مال میں برکت ہوگی اور وہ (یعنی علی) آپ کا ایمان سلامت رکھے گا اس لئے کہ ہمارے نر علی (پوری کائنات کا) خالق مطلق ہے ۔

۱۔ گنان مومن چیتامنی از سید امام شاہ ، مقدس گنان کا مجموعہ صفحہ ۱۳ شائع کردہ اسماعیلیہ السوسی ایشن

۵۳۔ علی ربّ الکائنات ہے | آسمان سے بادل آئیں گے ادھر ادھر برسیں گے یہ سب

مولیٰ علی کے ہاتھ میں ہے جس نے ساری کائنات پیدا کی اور سب کا رب وہی ہے ۔

گنان مومن چیتا منی ازید امام شاہ ، مقدس گنانوں کا مجموعہ صفحہ ۱۲۲ شائع کردہ اسٹیل ایسوسی ایشن

۵۴۔ قرآن مجید کے چالیس پائے ہیں | قرآن مجید کے چالیس پائے ہیں جس میں سے

تیس پائے اس دنیا میں ہیں اور دس پائے جو باقی ہے وہ اس کے (یعنی امام کے) گھر

میں ہیں ان دس پیاروں کو " اطرودید " کہتے ہیں ۔ ست گر (یعنی امام) کی زبان یہی

(دس پائے) ہیں ۔

(گنان مومن چیتا منی ازید امام شاہ ، مقدس گنانوں کا مجموعہ صفحہ ۹۵)

۵۵۔ بنی محمد صلعم ، گروہر بہاجی کے اوتار ہیں | بنی محمد گروہر بہاجی کے اوتار ہیں

بنی محمد صلعم پیدا ہوئے ان کا سلسلہ نصب پہلا ۔ ست گر بہاجی اور محمد ایک ہی ہیں ان

کا پیدا کرنے والا اوتا دشنو ہے ۔

(گنان مومن چیتا منی ازید امام شاہ ، مقدس گنانوں کا مجموعہ صفحہ ۱۰۲)

۵۶۔ شاہ مرداں شیریزداں حضرت علی کے مختلف دس روپ | پہلا اوتار شاہ نے

مچھلی کے روپ میں لیا ، دیونکھا سر ۔ کی گردن مروڑ کر شاہ نے مار ڈالا اور چاروں دید اس

سے لے آئے ۔ (۲۱) دوسرا اوتار کچھوے کی صورت میں لیا اور " دیومدھو

لنگ " کو مارا اور پوری دنیا کا بوجھ اپنی پیٹھ پر اٹھایا ۔ (۳) شاہ نے تیسرا اوتار دارا

(یعنی سور) کے روپ میں لیا اور شاہ نے " مور دیو " کو مارا اور دیو " ہرناکس " کو

بھی مارا اور " پرھلاد " اور پانچ کرڈر مریدوں کو نجات دلائی ۔

(۴) شاہ نے چوتھا اوتار " واین " کے روپ میں لیا اور " دیوبلی " کو مارا ۔

(۵) شاہ نے " پرشورام " کے روپ میں پانچواں اوتار لیا اور " شیستراجن " دیو کو

مارا ۔ (۶) چھٹا اوتار شاہ نے " دام " کے روپ میں لیا اور دس سر والے " راون "

کومارا " سیتارانی " کو اذاد کرایا اور راجہ " و بھشتنی " کو سری لنکا کا راجہ بنایا ۔

۔ ۷ ۔

(۸) آنکھوں اوتار شاہ نے " کرشن " کے روپ میں لیا " مند " کے گھر پیدا ہوئے

کالے مہیب ناگ کے ناک میں نکیل ڈال دی اور " کناسور " کومارا ۔

۹ ۔ شاہ نے نواں اوتار " بدھ " کے روپ میں لیا اور دیو " دیو دھن " کو

ہلاک کیا ۔ پانچ پانڈؤں کو بچایا اور راجہ " پودھشٹر " کو نو کروڑ مریدوں کے ساتھ نجات

دلائی ۔ (۱۰) آج کل دسویں اوتار میں " علی " کے روپ میں شاہ کا ظہور ہے ۔

(مقدس گانوں کا مجموعہ گنان ۱۴ ص ۱۴ مرتبہ ، پرشمنس از مطبوعات اسماعیلیہ السیسی ایشن)

(۱۱) خدا تعالیٰ کا ظہور اول :- شاہ امام " مچھلی " کے روپ میں دنیا میں آیا اور پانی کے

اندھ اترے اور " شکھاسر " نام دیو کو مار کر چار وید لاکر " برہما " کو دیئے ۔

(۱۲) دوسرا ظہور :- شاہ (امام) کچھوے کا روپ دھار کر دنیا میں آیا اور اپنی پٹھری

سارے بوجھ اٹھایا اور " بدھوکنگ " نام دیو کو ہلاک کیا اور " نورتن " کو چمکایا ۔

۳ ۔ تیسرا ظہور :- شاہ یعنی امام " سور " کے روپ میں دنیا میں آیا اور اپنی داڑھ

میں پورے آسمان کو رکھ لیا اور " مورڈے " نام دیو کو ہلاک کیا ۔

۴ ۔ چوتھا ظہور :- شاہ یعنی امام نرسی (آدھا جسم انسانی اور آدھا جسم شیر کا) کے

روپ میں دنیا میں آیا اور " ہیراناکنش " دیو کو ہلاک کیا اور راجہ " پرھلاڈ " اور اس کے

پانچ کروڑ مریدوں کو بچایا ۔

۵ ۔ پانچواں ظہور :- شاہ (یعنی امام) " وائمن " کے روپ میں اس دنیا میں آیا اور

" برے " دیو کو ہلاک کیا ۔

۶ ۔ چھٹا ظہور :- شاہ (امام) " پرشورام " کے روپ میں دنیا میں آیا اور

" کھشتری " لوگوں کو ہلاک کیا ۔

۷۔ ساتواں ظہور ۱۔ رام چند جی کے روپ میں دنیا میں آیا اور "راون" جس کے دس سر تھے اس کو ہلاک کی سیٹا کو بچایا اور لٹکا کو چلایا۔

۸۔ آٹھواں ظہور ۱۔ کرشن کے روپ میں شاہ (امام) اس دنیا میں آیا مہیب کالنے ناگ کو دریائے جمن میں آنکھیں ڈال کر مارا۔

۹۔ نواں ظہور :- شاہ (امام) مہاتما بدھ کے روپ میں دنیا میں آیا کوہ دھوؤں کو قتل کیا اور پابنچ پانڈوؤں کو بچایا۔

۱۰۔ دسواں ظہور :- شاہ (امام) نے اپنا نام تک تک بتایا اور پابنچ سات، نو اور بارہ کروڑ انسانوں کو بچایا۔ پچھلے اوتاروں کی نیکیاں پھل ہوئیں۔

یہ دس اوتار گنن میں پروردگار نے بیان کئے اور دس لوگوں کو شاہ (امام) کا دیدار دکھلایا اور گنن سے غافل انسان شیطان کی طرح راستے سے ہٹ گئے۔

(مقدس گنن کا مجموعہ گنن ص ۱۸۲ ص ۱۸۳ از پروردگار مطبوعہ اسماعیلیہ السوسی ایشن)

۵۷۔ دشمن دین سے "اواگون" سے نجات ملے گی | دشمن (یعنی دسواں حصہ) دین سے رہے اور دسویں دنیا کی کاتے رہے اسی کے ذریعہ آپ کو اواگوں کے چکر سے نجات ملے گی (انت اکھاڑ و صفحہ ۳ کے از مطبوعات اسماعیلیہ السوسی ایشن کراچی)

نوٹ ۱۔ اواگوں ہندوؤں کے ایک عقیدے کا نام ہے جس کی رو سے لاپنے اعمال کی پاداش میں چور اسی جوئی یعنی چور اسی تائب بدلتا ہے اواگوں کے عقیدے کو ہی کتابوں میں تناسخ ابدان کا نام دیا گیا ہے (جو کا فرقہ عقیدہ ہے۔ رفیع)

۵۸۔ اسمعیلیوں کے پاس کوئی کتاب ہدایت نہیں | آپ جانتے ہیں کہ انسان کی زندگی اور

دنیا ہر وقت بدلتی رہتی ہے ہر چیز بدلتی رہتی ہے۔ جس میں صحیح ہدایت امام مہربان سے ملکتے ہیں اسمعیلیوں کے پاس ہدایت کے لئے کوئی لکھی ہوئی کتاب نہیں ہے۔ (امام ہے ہدایت کے لئے) (کلام امام مبین حصہ دوم ص ۲۹۲ زبان ۵۳ کے از مطبوعات اسماعیلیہ السوسی ایشن)

۵۹۔ هو المحی القیوم کی عملی تصویر امام ہے | امام حاضر دنیا میں موجود ہونا ہی چاہیے امام کے ساتھ

دنیا ٹھہری ہوئی ہے ۔ (آغا خان سوم کے فرامین کا مجموعہ کلام امام حسین حصہ اول صفحہ ۱۵)

جماعت خانے میں داخل ہوتے وقت ” جی زندہ “ بولو ” جی زندہ “ کا معنی ہے ” حاضر امام “

رتکسٹن مالا حصہ اول سبق ۳ صفحہ ۵۵ درسی کتاب برائے شاہ سکول اسماعیلیہ السوسائٹین بمبئی)

۶۰۔ شاہ پیر کی عبادت | اس دنیا میں جو مومن پہلے تھے اور جو مومن اس وقت ہیں اور جو آئندہ

ہوں گے یہ سب مومن شاہ پیر یعنی امام کی عبادت کرتے تھے کرتے ہیں اور کرتے رہیں گے ۔

(گینان برہم پکاش از پیر شمس مقدس گیتانوں کا مجموعہ صفحہ ۲۹۷)

(نوٹ) پیر شاہ بولکر ” نبی اور غلی “ مراد ہوتے ہیں حوالہ کیلئے رتکسٹن مالا سبق ۱۱ (صفحہ

۶۱ ۔ یا عل تو ہی رب ہے تو ہی رحمن ہے وغیرہ | یا علی تم ہی حق تعالیٰ ہو تم ہی پاک ذات ہو

مہربان بادشاہ ہو علی تم ہی تم ہو یا علی اتو ہی رب ہے تو ہی رحمن ہے یا علی !

تو ہی اول ہے ، تو ہی آخر ہے اور تو ہی قاضی الحاجات ہے ۔ یا علی اتم ہی نے پیدا کیا تم ہی نے

پرورش کی ۔ یا علی اخالق مطلق تم ہی ہو ۔ یہ سمندر کا پانی ، یہ زمین یہ آسمان ان سب میں تمہارا

ہی حکم چلتا ہے ۔ یا علی اتیری سی دوستی میں پیر شمس بولے کہ یا علی اسب کچھ

تم ہی ہو ۔ (چھپن گیتانوں کا مجموعہ گینان ۱۰ مطبوعہ اسماعیلیہ السوسائٹین برائے پاکستان کراچی)

۶۲۔ عورتوں کو پردے کی ضرورت نہیں | عورتیں جو برقعے پہنتی ہیں وہ اچھی بات نہیں ہے مگر

اپنے دل کی آنکھوں پر حیا کا برقعہ ڈالنا کہ تمہارے دل میں کبھی کوئی برا خیال نہ آئے ۔

(آغا سوم کے فرامین کا مجموعہ فرمان ۱۱۱ کلام امام حسین حصہ اول صفحہ ۲۴۲ مطبوعہ بمبئی)

۶۳۔ گناہوں کی معاف کا اعلان | آج کے دن تک جتنے گناہ آپ لوگوں نے کئے ہیں وہ

سب ہم معاف کرتے ہیں اب آئندہ گناہ نہ کرنا ۔ کلام امام حسین صفحہ ۲۴۳ فرمان ۱۵۵

۶۴۔ سلطنت برطانیہ سے وفاداری کی تلقین ، ہمارے سارے روحانی بچوں کا مذہبی اور

سائبرنل فرض اولین ہے کہ اپنی پوری وفاداری سے اور کل طاقت سے برٹش حکومت

(یعنی سلطنت برطانیہ) سے تعاون کریں۔ سلطنت برطانیہ اپنے مذہب اپنے مقصد کا اور اپنی آزادی کا محافظ ہے اس لئے اس وقت پر غلو میں ونا داری کے ساتھ لامتناہی خدمات انجام دینی چاہئیں۔

(کلام امام مبین حصہ دوم صفحہ ۲۸۷ فرمان ۴۴۱ کے زیر ملاحظہ اسمعیلیہ السیوسی ایشن بمبئی)

۶۵۔ حضرت علی اپنی طاقت سے گناہ بخش کر | مرشد یعنی امام حاضر (کو ہر بات خبر جنت میں بھیج سکتے ہیں) ہے اگر وہ (اپنی تصویر کے بجائے)

شراب کو سجدہ کرنے کو کہے تو کرنا چاہیے کیونکہ وہ مرشد یعنی امام حاضر کا زمان ہے مرتضیٰ علی بزرگ ہیں ان کے فرمان ماننے چاہئیں۔ کیونکہ وہ خود اپنی قدرت سے گناہ بخش کر جنت میں بھیج سکتے ہیں۔ (کلام امام مبین حصہ اول صفحہ ۵۵۔ فرمان ۱۸)

۶۶۔ قرآن مجید کے چالیس سپاروں میں سے آخری دس پیائے حضرت علی گھر واپس لے گئے اور موجودہ قرآن، اللہ تعالیٰ کی کتاب نہیں بلکہ حضرت عثمان کی کتاب ہے۔

حضرت علی مرتضیٰ نے لوگوں کو فرمایا کہ یہ کتاب مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے اور آپ لوگوں تک پہنچانے کی وصیت کی ہے اس لئے آپ اس کو لیجئے اس پر سب لوگوں نے کہا کہ ہمارے پاس حضرت عثمان کی کتاب ہے اور وہ ہمیں کافی ہے آپ کی کتاب کی ہمیں ضرورت نہیں، اس پر علی مرتضیٰ نے فرمایا کہ اس کتاب کی رتی برابر خبر آپ لوگوں کو قیامت نہیں ملے گی۔ یہ کہہ کر کتاب اپنے گھر واپس لے گئے۔ وہ کتاب بقیہ دس پیائے ہیں جن کے بارے میں پیر صدر الدین نے گناہ میں سمجھا دیا ہے اس کے مطابق عمل کرو۔

(کلام امام مبین حصہ اول صفحہ ۶۴۴ فرمان ۲۰)

۶۷۔ اماموں کا زمان قرآن مجید کے برابر ہے | انزل وحی کا سلسلہ ختم ہونے کے بعد زمانہ

کے اماموں کی معرفت ان کے فرمانوں کی شکل میں جو ہدایات کی جاتی ہیں وہ اللہ کے کلام کے برابر ہیں۔ اللہ نے حضرت پیغمبر کی معرفت تیس پیائے (باقی دس پیائے) زمانہ کے

اماموں کی معرفت ان کے فرمانوں کی شکل میں ظاہر ہو رہے ہیں۔

(کلام الہی اور فرمانِ امام از عالیجا سلطان مفتاح نور محمد صفحہ ۶۲ کے از مطبوعہ اسماعیلیہ السیوسی ایشین سرائیہ)

۶۸۔ قرآن مجید تو صدیوں کی بوسیدہ کتاب ہے | آپ لوگوں کے لئے جو علم ہے وہ گناہ ہے

اب امام کا فرمان ہی قابلِ عمل ہے | قرآن شریف کو تیرہ سو سال ہو چکے ہیں وہ

ملکِ عرب کی آبادی کے لئے ہے۔ گناہ کو سات سو سال ہوئے ہیں تم لوگوں کے لئے گناہ ہے

اور اسی پر عمل کرنا۔ (کلام امام مبین حصہ اول صفحہ ۸۱ فرمان ۳۱)

۶۹۔ قرآن شریف بھی حق تھا مگر حضرت عثمان کے وقت میں اس میں رد و بدل کر دیا گیا | جس

امام کی باری ہوتی ہے اس کے فرمان پر عمل کرنا تو فائدہ ہوگا اصل میں تورات انجیل زبور اور فرقان

یہ سب کتابیں الگ الگ قوم پر الگ الگ وقف پر نازل ہوتی تھیں۔ قرآن مجید بھی حق تھا مگر خلیفہ

عثمان کے وقت میں اس میں رد و بدل کر دیا گیا۔ آگے کے الفاظ دیکھیے اور دیکھیے

کے الفاظ آگے رکھ دیئے گئے ہیں۔ اس معاملے میں سارے خلاصے ہمارے پاس ہیں تم

لوگ ہم سے پوچھو گے تو ہم تم کو یہ خلاصے دکھائیں گے۔

(کلام امام مبین حصہ اول صفحہ ۹۶ فرمان ۳۸ مطبوعہ اسماعیلیہ السیوسی برائے ہند بھٹی)

خلیفہ عثمان کے وقت میں کچھ حصہ قرآن مجید میں سے نکال دیا گیا اور کچھ حصہ بڑھا دیا گیا

امام حاضر کے پاس ہر وقت ایک نئی چیز ہوتی ہے یہ اس وقت بتانے کی نہیں ہے بعد میں ہم

بتائیں گے۔ (حوالہ بالا)

۷۰۔ تفسیر شریعت کا اعلانِ امام | تیسویں (۲۳ ویں) امام حضرت شاہ حسن علی ذکرہ السلام

نے ۷۱۵ھ میں بھر سے دربار میں فرمایا۔ ہر آج کے دن سے آپ کو میں

ساری شریعت کی پابندیوں سے آزاد کرتا ہوں، آج کے دن تم لوگوں کے لئے رحمت کے

دردازے کھل گئے ہیں۔ آج کے دن ہم نے پوری دنیا کو شریعت اور قیامت کے مفہوم

سے آگاہ کر دیا ہے آج کے دن کے بعد سے جو کوئی نہیں پہچانتا تو ہم واضح الفاظ میں

بتا دیتے ہیں ۔

” ہم زمانہ کے (ناصح شریعت) امام ہیں اور زمانہ (اب شریعت کی نہیں بلکہ علم ہماری تائیدی کے لئے تیار ہے ۔ نور مبین پبلیشن چارم کے صفحہ نمبر ۲۵۲

مذکورہ بالا حوالوں سے پر اجمالی تبصیر

ایسے مذہب کو اسلام اور اس کے ماننے والوں کو مسلمان نہیں کہا جاسکتا۔ جس مذہب میں کلمہ توحید لا الہ الا اللہ کی تفسیر ”لا امام الا امام الزمان“ ہو، جس میں ”لو کان فیہا الہة الا اللہ لفسدتا“ میں اللہ سے اشارہ امام کی طرف ہو جس میں ۔
هو اللہ الخالق الباری المصور سے عقل اول یا امام الزمان مراد ہوں، جس میں ۔
عالم الغیب والشہادۃ سے مقصود امام قائم ہوں جو قیامت کے دن ظاہر ہوں گے جس میں سورت اخلاص یعنی سورت قل هو اللہ احد میں اللہ تعالیٰ کی بجائے عقل اول یا پختن کے اوصاف بیان کئے گئے ہوں جس میں شرک کی تعریف خدا کے ساتھ کسی کو شرک کرنا نہ ہو بلکہ خلافت و امامت میں علی کے ساتھ دوسروں کو شرک کرنا ہو، جس میں رتبہ وصایت و امامت کی حیثیت سے آنحضرت صلعم ”مستودع“ یعنی عارضی اور حضرت علی مستقر یعنی مستقل سمجھے گئے ہوں جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کیا اور ساتواں رسول پیدا ہو گیا ہو جس میں انبیاء (جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی شامل ہیں) گناہگار ہوں اور صرف اللہ معصوم سمجھے گئے ہوں جس میں حضرت علیؑ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی تک آپ کی رسالت میں شریک ہوں جس میں حضرت علیؑ اور ائمہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے چار درجے افضل مانے گئے ہوں جس میں حضرت علیؑ نفس اللہ معبود ملکہ اور غافر خطیبہ الرسول سمجھے گئے ہوں جس میں آنحضرت صلعم کی اذان کے پہلے کلمے ۔ (أَشْهَدُ أَنْ مُحَمَّدًا أَرْسُولُ اللَّهِ) سے محمد بن اسمعیل، کی اور دوسرے کلمے ۔ (أَشْهَدُ أَنْ مُحَمَّدًا أَرْسُولُ اللَّهِ) سے ظہور کے دوسرے امام، القائم محمد بن عبد اللہ المہدی